

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب الطلاق
کتاب الذیاع
کتاب الطہ

کتاب النکاح
کتاب الحقیقہ
کتاب الاسرود

کتاب التفسیر
کتاب الاطعمہ
کتاب الضاحی

دفتر اشاعت دارالاشاعت
کراچی پاکستان 2213768-021

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۴۲۴۵
 احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظیمی صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

باب	عنون	صفحہ	باب	عنون	صفحہ	باب	عنون	صفحہ
۱	اکلیسواں پارہ	۲۱	۲۵	قاری سے کہنا کہ بس کرو	۳۶	۵۱	رماعت کی حرمت	۵۶
۲	سورہ فاتحہ کی فضیلت	۲۱	۲۶	کتبی مدت میں قرآن ختم کرنا چاہیے	۵۱	۵۲	دو سال کے بعد رماعت نہیں	۵۷
۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۲۲	۲۷	قرآن کی تلاوت کے وقت ردنا	۳۸	۵۳	رماعت کا تعلق شوہر سے	۵۸
۴	سورہ کہف کی فضیلت	۲۳	۲۸	فخر کے لئے قرآن پڑھنا	۳۹	۵۴	دو دھ پلانے والی شہادت	۵۹
۵	سورہ فتح کی فضیلت	۲۳	۲۹	دلچسپی تک تلاوت کرنا چاہیے	۴۰	۵۵	حلال و حرام عورتوں کا ذکر	۶۰
۶	قل ہوا اللہ کی فضیلت	۲۴	۳۰	کتب النکاح	۵۵	۵۶	بیویوں کی بیٹیاں	۶۱
۷	موذات کی فضیلت	۲۴	۳۱	نکاح کی ترغیب	۵۶	۵۷	دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے	۶۲
۸	تلاوت کے وقت نزول ملائکہ	۲۵	۳۲	جر نکاح کی استطاعت رکھے	۵۷	۵۸	بیوی کی چھو بھی سے نکاح	۶۳
۹	حفاظت قرآن پر امت کا دعویٰ	۲۶	۳۳	نکاح کی استطاعت نہ ہونا	۵۸	۵۹	نکاح شغار	۶۴
۱۰	قرآن کی فضیلت	۲۶	۳۴	کئی بیویاں رکھنا	۵۹	۶۰	کیا عورت اپنا آپ بہرہ کر سکتی ہے	۶۵
۱۱	کتاب اللہ پر عمل کی وصیت	۲۷	۳۵	عمل کا مدار نیت ہے	۶۰	۶۱	احرام میں نکاح	۶۶
۱۲	قرآن کا لگا لگا کر پڑھنا	۲۸	۳۶	تنگ دست کی شادی	۶۱	۶۲	نکاح متوکی مانعت	۶۷
۱۳	صاحب قرآن پر رشک	۲۸	۳۷	ایشا رد بھائی چارہ کی ایک صورت	۶۲	۶۳	عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا	۶۸
۱۴	قرآن میں سب سے بہتر جو قرآن سکھے	۲۹	۳۸	عبادت کے لیے نکاح سے پرہیز	۶۳	۶۴	بیٹی یا بہن اہل غیر کو دینا	۶۹
۱۵	تلاوت قرآن حافظ کی مدد ہے	۳۰	۳۹	کنزایوں سے نکاح	۶۴	۶۵	عورت کو پیغام نکاح	۷۰
۱۶	ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا	۳۱	۴۰	غیبات سے نکاح	۶۵	۶۶	غلبہ کو دیکھنا	۷۱
۱۷	سواری پر تلاوت	۳۱	۴۱	کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی	۶۶	۶۷	عورت کا نکاح بیڑی کے درست نہیں	۷۲
۱۸	بچوں کا تلاوت کرنا	۳۲	۴۲	کس سے نکاح کیا جائے	۶۷	۶۸	دلی سے نکاح	۷۳
۱۹	قرآن کو بھولنا	۳۲	۴۳	باندیوں سے تعلق نکاح	۶۸	۶۹	نا بالغ بچوں کا نکاح	۷۴
۲۰	کسی سورۃ کا نام رکھنا	۳۳	۴۴	باندی کا مہر	۵۰	۷۰	بیٹی کا نکاح امام سے	۷۵
۲۱	تلاوت میں ذکر کرنا	۳۴	۴۵	تنگ دست کا نکاح	۵۱	۷۱	بادشاہ بھی دلی ہے	۷۶
۲۲	تلاوت میں ملن میں آواز اٹھانا	۳۵	۴۶	نکاح میں کفو دین	۵۲	۷۲	باپ بغیر رضا چکی کا نکاح مذکر سے	۷۷
۲۳	خوش الحالی سے تلاوت کرنا	۳۶	۴۷	مال میں کفو	۵۳	۷۳	بیٹی کا نکاح جبراً کرنا	۷۸
۲۴	دوسرے سے قرآن سننا	۳۷	۴۸	عدت کی تحست سے پرہیز	۵۴	۷۴	تیم رو کی کا نکاح	۷۹
			۴۹	آزاد عورت غلام کے نکاح میں	۵۵	۷۵	دلی کا مہر باندھنا	۸۰
			۵۰	چار عورتیں ایک وقت نکاح میں	۵۶	۸۱	پیغام نکاح پر پیغام نہ دیا جائے	۸۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷۶	پیغام نکاح کا ذکر	۷۶	۱۰۴	دعوت شادی قبول کرنا	۸۹	۱۲۱	کنزاری کے بعد ثیب سے نکاح	۱۰۶
۷۷	خطبہ نکاح	۷۷	۱۰۵	عورتوں اور بچوں کی شمولیت ولیمہ	۹۰	۱۲۲	متحد بیویوں سے تعلق خاص	۱۰۷
۷۸	نکاح اور ولیمہ میں دقت	۷۸	۱۰۶	دعوت سے لوٹ آنا	۹۰	۱۲۳	دن میں بیویوں سے تعلق	۱۰۷
۷۹	مہر کی ادائیگی کا ذکر	۷۹	۱۰۷	نئی دھن ولیمہ میں	۹۱	۱۲۴	بیاری میں کسی بیوی سے اجازت	۱۰۷
۸۰	قرآن پر نکاح کرنا	۸۰	۱۰۸	شادی کا مشربوب	۹۱	۱۲۵	کسی بیوی سے محبت کی زیادتی	۱۰۸
۸۱	انگوٹھی مہر میں	۸۱	۱۰۹	عورتوں کی خاطر داری	۹۲	۱۲۶	حاصل نہ ہونے والی چیز پر غور کرنا	۱۰۸
۸۲	نکاح کی شرطیں	۸۲	۱۱۰	عقد ترقی کے بارے وصیت	۹۲	۱۲۷	خیریت	۱۰۹
۸۳	وہ شرطیں جو جائز نہیں	۸۳	۱۱۱	خود کو اور بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ	۹۲	۱۲۸	عورت کی ناراضگی	۱۱۱
۸۴	شادی والے کے لیے زرد رنگ	۸۴	۱۱۲	بیوی کے ساتھ حسن سلوک	۹۳	۱۲۹	غیرت کے معاملہ میں	۱۱۲
۸۵	باب ۸۵	۸۵	۱۱۳	اپنی بیٹی کو نصیحت	۹۳	۱۳۰	مرد کم ہو جائیں گے۔	۱۱۲
۸۶	دو لہا کو دعا دینا	۸۶	۱۱۴	شوہر کی اجازت بغیر نفلی روزہ	۹۴	۱۳۱	غرم کے سوا	۱۱۳
۸۷	دھن کا بناؤ سنگی ر	۸۷	۱۱۵	عورت کا بستر سے الگ ہونا	۹۴	۱۳۲	لوگوں کی موجودگی میں	۱۱۳
۸۸	غزوے سے پہلے دھن کے پاس	۸۸	۱۱۶	شوہر کے گھر آنے کی اجازت	۹۵	۱۳۳	عورتوں کی چال	۱۱۴
۸۹	زنا مال کی دھن	۸۹	۱۱۷	باب ۱۱۷	۹۵	۱۳۴	تہمت کا خوف نہ چھوٹو	۱۱۴
۹۰	سفر میں دھن کے ساتھ	۹۰	۱۱۸	شوہر کی ناشکری	۹۶	۱۳۵	عورتوں کا باہر نکلنا	۱۱۵
۹۱	دن کے وقت غنوت	۹۱	۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق	۹۶	۱۳۶	عورتوں کا سیدہ کیلئے اجازت چاہنا	۱۱۵
۹۲	دھن کا نعلی کا بچھونا	۹۲	۱۲۰	بیوی شوہر کے گھر کی نگران	۹۷	۱۳۷	رضاعت کا ذکر	۱۱۶
۹۳	دھن کا بناؤ سنگی ر	۹۳	۱۲۱	مرد کی برتری	۹۷	۱۳۸	کوئی عورت شوہر سے دوسری	۱۱۶
۹۴	دھن کا نعلی کا تحفہ	۹۴	۱۲۲	آپ کی بیویوں سے ایک ماہ علیحدگی	۹۸	۱۳۹	عورت کی بات نہ کرے	۱۱۶
۹۵	دھن کے لیے کپڑے	۹۵	۱۲۳	عورتوں کو مارنا	۹۸	۱۴۰	کسی مرد کا کہنا الخ	۱۱۷
۹۶	جب خاوند بیوی کے پاس آئے	۹۶	۱۲۴	عورت کی اطاعت نہ کرے؟	۹۹	۱۴۱	طویل سفر کے بعد رات کو الخ	۱۱۷
۹۷	ولیمہ ضروری ہے	۹۷	۱۲۵	شوہر کی طرف سے نفرت کا خطرہ	۱۰۰	۱۴۲	بابیسواں پارہ	۱۱۸
۹۸	ولیمہ ایک بکری کے گوشت سے	۹۸	۱۲۶	عزل کا حکم	۱۰۰	۱۴۳	بچہ کی خواہش	۱۱۸
۹۹	ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ	۹۹	۱۲۷	سفر کے لیے انتخاب بیوی	۱۰۱	۱۴۴	جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو	۱۱۹
۱۰۰	ایک بکری سے کم کا ولیمہ	۱۰۰	۱۲۸	عورت اپنی باری دے سکتی ہے	۱۰۱	۱۴۵	عورت کی زینت خاوند کے لئے ہے	۱۱۹
۱۰۱	دعوت ولیمہ قبول کرنا	۱۰۱	۱۲۹	بیویوں میں انصاف	۱۰۲	۱۴۶	نابالغ بچے	۱۲۰
۱۰۲	دعوت میں شرکت نہ کرنا	۱۰۲	۱۳۰	ثیب کے بعد کنزاری سے شادی	۱۰۳	۱۴۷	بچی کو غصہ سے مارنا	۱۲۰
۱۰۳	سری پائے سے دعوت	۱۰۳						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۵۶	طلاق کا طریقہ	۱۲۱	۱۸۴	لعان اور طلاق	۱۴۷	۲۱۲	دست رضاعت	۱۶۹
۱۵۷	حائضہ کی طلاق	"	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا	۱۴۸	۲۱۳	منفوق الخیر کی بیوی کا خرچ	"
۱۵۸	بیوی کے سامنے طلاق	۱۲۲	۱۸۶	سنگسار	۱۴۹	۲۱۴	عورت کا گھر کا کام	۱۷۰
۱۵۹	مریض کی طلاق	۱۲۳	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۵۰	۲۱۵	عورت کے لیے خادم	"
۱۶۰	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۱۲۵	۱۸۸	لعان کرنے والوں سے	۱۵۱	۲۱۶	مرد کا بال بچوں کی خدمت کرنا	۱۷۱
۱۶۱	طلاق کے انعقاد کے بارے میں	۱۲۶	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی	۱۵۲	۲۱۷	اگر مرد خرچ ذکر سے	"
۱۶۲	تر "نہر پر حرام ہے"	"	۱۹۰	رط کا لعان کرنے والی کا ہونگا	"	۲۱۸	شوہر کے مالی سے خرچ لینا	۱۷۲
۱۶۳	لم تحرم ما اصل اللہ	۱۲۷	۱۹۱	اے اللہ معاملہ صاف فرما دے	"	۲۱۹	عورت کا کپڑا	"
۱۶۴	قبل نکاح کے طلاق نہیں	۱۲۸	۱۹۲	بیوی کو تین طلاق دینا	"	۲۲۰	عورت کی مدد	"
۱۶۵	کسی کے چہرے سے بیوی کو بہن کہہ دیا	۱۲۹	۱۹۳	مطلقہ کو اگر حیض نہ آئے	۱۵۳	۲۲۱	سنگ دست کا خرچ کرنا	۱۷۳
۱۶۶	زبردستی کی طلاق	۱۳۰	۱۹۴	حمل والیوں کی میعاد	"	۲۲۲	وارث کے ذمہ	"
۱۶۷	خلع	۱۳۱	۱۹۵	مطلقہ عورتیں	۱۵۴	۲۲۳	لا وارث بچے	۱۷۴
۱۶۸	اختلافات کا ذکر	۱۳۲	۱۹۶	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ	۱۵۵	۲۲۴	واپس کا دودھ پلانا	"
۱۶۹	کینیز کی بیع	"	۱۹۷	مطلقہ اگر خوف کھائے	۱۵۶	کتاب الاطعمہ		
۱۷۰	غلام کے نکاح میں کینیز کا اختیار	۱۳۵	۱۹۸	مطلقہ اگر حمل سے ہو	"	۲۲۵	پاکیزہ چیزیں کھاؤ	۱۷۵
۱۷۱	بریرہ کی سفارش آپ نے فرمائی	۱۳۶	۱۹۹	اگر دو طلاق دی ہوں	۱۵۷	۲۲۶	کھانا شروع کرتے وقت ہم اللہ کا	۱۷۶
۱۷۲	باب ۱۷۲	"	۲۰۰	حائضہ سے رجعت	۱۵۸	۲۲۷	برتن میں سامنے سے کھانا	۱۷۷
۱۷۳	مشترک عورتوں سے نکاح نہ کر د	"	۲۰۱	بیوہ کا سوگ	"	۲۲۸	جس نے تل کر کھایا	"
۱۷۴	اسلام قبول کرنے والی	۱۳۷	۲۰۲	عدت میں سرمرہ لگانا	۱۵۹	۲۲۹	کھانے میں دانتا ہاتھ استعمال کرنا	۱۷۸
۱۷۵	نصرانی یا عربی عورت	۱۳۸	۲۰۳	عدت میں خوشبو لگانا	۱۶۰	۲۳۰	شکم سیر ہو کر کھانا	"
۱۷۶	ایلا کا ذکر	۱۳۹	۲۰۴	عدت میں رنگے کپڑے	۱۶۱	۲۳۱	اندھے تل کر کھانا	۱۸۰
۱۷۷	منفوق الخیر کا حکم	۱۴۰	۲۰۵	مرنے والوں کی بیویاں	"	۲۳۲	چپاتی اور خوان	"
۱۷۸	تہبار	۱۴۱	۲۰۶	زنا کی کٹائی	۱۶۲	۲۳۳	ستو	۱۸۲
۱۷۹	طلاق میں اشارہ	۱۴۲	۲۰۷	مہر اگر غلوت ہو چکی ہو	۱۶۳	۲۳۴	کھانا سلوم ہونے کے بعد کھانا	"
۱۸۰	لعان	۱۴۳	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا فرمان	"	۲۳۵	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے	۱۸۳
۱۸۱	لعان کرنے والے کی قسم	۱۴۴	۲۰۹	نفقہ کے مسائل	۱۶۴	۲۳۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	"
۱۸۲	لعان کر نیوالے کی قسم کھانا	"	۲۱۰	بیوی بچوں پر خرچ کرنا واجب ہے	۱۶۵	۲۳۷	مومن کا کھانا	"
۱۸۳	لعان کی ابتداء	"	۲۱۱	مرد کا خرچ بچ کر کرنا	۱۶۶	۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا	۱۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۳۹	بھنا گوشت	۱۸۵	۲۶۶	کھجور کے درخت کا گوند	۲۰۱	۲۹۱	مکڑی کی چوڑائی سے شکار	۲۱۵
۲۴۰	خزیرہ	"	۲۶۸	عجڑہ کھجور	۲۰۲	۲۹۲	تیرکان سے شکار	"
۲۴۱	پنیر	۱۸۶	۲۶۹	دو کھجور ایک ساتھ کھانا	"	۲۹۳	کنکری اور غلہ سے شکار	۲۱۶
۲۴۲	چندر اور جو	۱۸۷	۲۷۰	مکڑی	"	۲۹۴	کتے سے شکار	"
۲۴۳	گوشت کا ترچا	"	۲۷۱	کھجور کے درخت کی برکت	"	۲۹۵	کتا اگر شکار سے کھائے	۲۱۷
۲۴۴	دست کی ہڈی کا گوشت	"	۲۷۲	ایک وقت دو طرح کا کھانا	۲۰۳	۲۹۶	جب شکار ایک دو روز بعد ملے	۲۱۸
۲۴۵	پھری سے گوشت کاٹنا	۱۸۸	۲۷۳	مہانوں کو گروہ گروہ بنا کر کھانا	"	۲۹۷	شکار کے ساتھ دوسرا کتا پاتا	"
۲۴۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۱۸۹	۲۷۴	لبس وغیرہ	۲۰۴	۲۹۸	مشق شکار	۲۱۹
۲۴۷	جو میں پھونکنا	"	۲۷۵	پیلو کا درخت	"	۲۹۹	پہاڑوں پر شکار	۲۲۰
۲۴۸	نبی کریم کیا کھاتے تھے؟	"	۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا	"	۳۰۰	وریا کا شکار	۲۲۱
۲۴۹	تلبینہ	۱۹۱	۲۷۷	انگلیاں چاٹنا	۲۰۵	۳۰۱	ٹڈی کھانا	۲۲۲
۲۵۰	ثرید	"	۲۷۸	رد مال	"	۳۰۲	خجریوں کے برتن	"
۲۵۱	کھانے کی چیز دیکھنا	۱۹۲	۲۷۹	کھانے کے بعد دعا	"	۳۰۳	ذبیحہ پر بسم اللہ، اللہ اکبر	۲۲۳
۲۵۲	حیس	"	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا	۲۰۶	۳۰۴	جو جانوروں کے نام ذبح کیا گئی	۲۲۴
۲۵۳	چاندی کے برتن میں کھانا	۱۹۳	۲۸۱	کھانے کے بعد شکر یہ	"	۳۰۵	اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے	"
۲۵۴	پیلو کا گوشت	۱۹۴	۲۸۲	ایک کی دعوت ہو تو دوسرے کا حکم	"	۳۰۶	پتھر اور دھوا جو خون بہا دے	۲۲۵
۲۵۵	کھانے کا ذکر	۱۹۵	۲۸۳	اگر کھانا حاضر ہو	۲۰۷	۳۰۷	عورت اور کنیز کا ذبیحہ	۲۲۶
۲۵۶	سالن	"	۲۸۴	کھانا کھا چکنے کے بعد	"	۳۰۸	دانت وغیرہ سے ذبیحہ	"
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہید	۱۹۶		کتب المعقینہ	"	۳۰۹	گنواڑوں کا ذبیحہ	"
۲۵۸	کدو	۱۹۷	۲۸۵	اگر عقیقہ کا ارادہ نہ ہو	۲۰۹	۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ	۲۲۸
۲۵۹	مکلف کا کھانا	"	۲۸۶	عقیقہ میں	۲۱۰	۳۱۱	پالتو جانور جو بدک جائے	"
۲۶۰	دوسروں کو کھانا	"	۲۸۷	فرع	۲۱۱	۳۱۲	سحر اور فنج	۲۲۹
۲۶۱	شوربہ	۱۹۸	۲۸۸	عتیرہ	۲۱۲	۳۱۳	زندہ جانور کا کھانا	۲۳۰
۲۶۲	گوشت کے خشک ٹکڑے	"		تہذیب ۲۳		۳۱۴	مرغی	۲۳۱
۲۶۳	دستر خوان سے نکال کر دینا	۱۹۹		۱۱		۳۱۵	باب ۳۱۵	۲۳۲
۲۶۴	تازہ کھجور مکڑی کے ساتھ	"		کتاب الذبائح		۳۱۶	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۳۳
۲۶۵	باب ۲۶۵	"	۲۸۹	شکار پر بسم اللہ کہنا	۲۱۳	۳۱۷	درندہ اگر گوشت کھائے	۲۳۴
۲۶۶	تازہ اور خشک کھجور	۲۰۰	۲۹۰	مکڑی سے شکار کرنا	۲۱۴	۳۱۸	مردار کی کھال	"

باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ
۳۱۹	مشک	۲۳۵	۲۳۵	جب شراب حرام ہوئی	۲۵۱	۲۴۳	مبتکر مشروب	۲۶۷
۳۲۰	خوگوش	"	۲۳۶	شہد کی شراب	۲۵۲		کتاب الموصیٰ	
۳۲۱	گروہ	۲۳۶	۲۳۷	جو عقل کو مخمور کر دے	۲۵۳	۲۴۸	مریض کا کفارہ	۲۶۸
۳۲۲	جب مایگی میں چوہا گر جائے	"	۲۳۸	جو شراب کا نام بدل لے	"	۲۴۵	مرض کی شدت	۲۶۹
۳۲۳	جانوروں کے چہروں پر داغ	۲۳۷	۲۳۹	نبیذ بنانا	۲۵۴	۲۴۶	سخت آزمائش	۲۷۰
۳۲۴	مجاہدین کی جماعت الخ	"	۲۴۰	ممانعت کے برتنوں کی اجازت	"	۲۴۷	بیچارہ پرسی	"
۳۲۵	کوئی اونٹ اگر بدک جائے	۲۳۸	۲۴۱	کھجور کا شربت	۲۵۵	۲۴۸	بے ہوشی کی عیادت	۲۷۱
۳۲۶	پاک چمیزوں سے کھاؤ	۲۳۹	۲۴۲	ہر نشہ کی ممانعت	۲۵۶	۲۴۹	مرگ کا مریض	"
	کتاب الاضاحی	۲۴۰	۲۴۳	شیرہ کا حکم	"	۲۵۰	تائینا کی فضیلت	۲۷۲
۳۲۷	قربانی سنت ہے	۲۴۰	۲۴۴	دودھ پینا	۲۵۷	۲۵۱	عورتوں کی عیادت کرنا	"
۳۲۸	قربانی کے جانور	"	۲۴۵	میٹھے پانی کی طلب	۲۵۸	۲۵۲	بچوں کی عیادت	۲۷۳
۳۲۹	سافر اور عورتوں کی قربانی	۲۴۱	۲۴۶	دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش	۲۵۹	۲۵۳	لسبقی والوں کی عیادت	"
۳۳۰	قربانی کے دن گوشت کی خواہش	"	۲۴۷	میٹھی چیز کا شربت	۲۶۰	۲۵۴	مشک کی عیادت	۲۷۴
۳۳۱	بقر عید کے دن قربانی	۲۴۲	۲۴۸	کھڑے ہو کر پینا	"	۲۵۵	مریض کے پاس جماعت	"
۳۳۲	عید گاہ میں قربانی	"	۲۴۹	اونٹ پر بیٹھ کر پینا	۲۶۱	۲۵۶	مریض پر اٹھ رکنا	"
۳۳۳	آپ کی قربانی	"	۲۵۰	پینے میں دابھی طرت سے	"	۲۵۷	مریض سے کیا کہا جائے	۲۷۵
۳۳۴	بکری کے ایک سالہ بچہ کی قربانی	۲۴۳	۲۵۱	جلس میں اگر بڑا آدمی ہو	"	۲۵۸	عیادت کے لیے سوار ہونا	۲۷۶
۳۳۵	قربانی کا جانور اپنے اٹھ سے ذبح کرنا	۲۴۵	۲۵۲	حوض سے منہ لگا کر پینا	۲۶۲	۲۵۹	مریض کا کچھ کہنا	۲۷۷
۳۳۶	دوسرے کی قربانی ذبح کرنا	"	۲۵۳	بچوں کی خدمت کرنا	"	۲۶۰	مریض کا کہنا کہ چلے جاؤ	۲۷۸
۳۳۷	نماز عید کے بعد قربانی کرنا	"	۲۵۴	برتن ڈھکنا	"	۲۶۱	مریض سے دعا کرنا	"
۳۳۸	نماز سے پہلے کی قربانی	۲۴۶	۲۵۵	مشک میں منہ لگانا	۲۶۳	۲۶۲	مریض کی موت کی تنہا	"
۳۳۹	ذبیحہ پر پاؤں رکنا	۲۴۷	۲۵۶	مشک کے منہ سے پینا	"	۲۶۳	مریض کے لیے دعا	۲۸۱
۳۴۰	ذبح کے وقت اللہ اکبر	"	۲۵۷	برتن میں سانس لینا	۲۶۴	۲۶۴	مریض کی عیادت کے لیے وضو کرنا	"
۳۴۱	قربانی کا ہانا نورحرم میں بھیجا	"	۲۵۸	دو یا تین سانس میں پینا	"	۲۶۵	بخارا اور دوا بخ ہونے کی دعا	"
۳۴۲	کتنے گوشت کھایا جائے	"	۲۵۹	سوسنے کے برتن میں پینا	"	۲۶۶	کتاب الطب	
	کتاب الاشیویہ	۲۴۰	۲۶۰	چاندی کے برتن میں پینا	"	۲۶۷	ہر بیماری کا علاج ہے	۲۸۲
۳۴۳	بلاشبہ شراب حرام ہے	۲۵۰	۲۶۱	پایلوں میں پینا	۲۶۲	۲۶۷	کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا	"
۳۴۴	انگوڑی کی شراب	۲۵۱	۲۶۲	آپ کے پیالہ میں پینا	"	"	علاج کر سکتی ہے؟	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۹۸	تین چیزوں میں شفا	۲۸۳	۲۲۶	طاعون میں صبر	۲۹۹	۲۵۲	گدھی کا دودھ	۳۱۶
۳۹۹	شہد سے علاج	"	۲۲۷	قرآن اور سحوات سے دم	"	۲۵۳	جب مکھی برتن میں پڑ جائے	۳۱۷
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج	۲۸۴	۲۲۸	سودہ فاتحہ سے دم	"			
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج	"	۲۲۹	جھاڑنے میں بکریوں کی شرط	۳۰۰			
۴۰۲	کلونجی	۲۸۵	۲۳۰	نظر بد کے لیے	"			
۴۰۳	مریض کے لیے تبیینہ	"	۲۳۱	نظر لگنا حتیٰ ہے	۳۰۱			
۴۰۴	ناک میں دوا ڈالنا	۲۸۶	۲۳۲	سانپ اور بکھیر میں جھاڑنا	"			
۴۰۵	دریائی قسط	"						
۴۰۶	کس وقت پھنچے لگوانا	"						
۴۰۷	سفر میں پھنچے لگوانا	۲۸۷	۲۳۳	نبی کریم کا دم کرنا	۳۰۲			
۴۰۸	بیماری میں پھنچے لگوانا	"	۲۳۴	جھاڑنے میں پیڑ تک مارنا	۳۰۳			
۴۰۹	سر میں پھنچے لگوانا	"	۲۳۵	ٹکلیف میں دم کرنا	۳۰۵			
۴۱۰	آدھے سر کی درد کے پھنچے	۲۸۸	۲۳۶	عورت جو مرد پر دم کرے	"			
۴۱۱	سر منڈانا	"	۲۳۷	جس نے دم نہیں کیا	"			
۴۱۲	دماغ لگوانا	۲۸۹	۲۳۸	شگون	۳۰۶			
۴۱۳	آنکھ دکھنا	۲۹۰	۲۳۹	قال	۳۰۷			
۴۱۴	ہڈام	"	۲۴۰	ہمارے کوئی اصل نہیں	"			
۴۱۵	من آنکھ کی شفا ہے	۲۹۱	۲۴۱	کہانت	"			
۴۱۶	دوا میں ڈالنا	"	۲۴۲	جادو	۳۰۹			
۴۱۷	باب ۱۷	۲۹۲	۲۴۳	شرک اور جادو	۳۱۰			
۴۱۸	عذرہ	۲۹۳	۲۴۴	کیا جادو کو نکالا جاسکتا ہے	"			
۴۱۹	دستوں کا علاج	"	۲۴۵	جادو	۳۱۱			
۴۲۰	صغریٰ کوئی اصل نہیں	۲۹۴	۲۴۶	بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں	۳۱۲			
۴۲۱	ذات الجنب	"	۲۴۷	عجمہ سے جادو کرنا	"			
۴۲۲	خون بند کرنے کے لیے	۲۹۵	۲۴۸	ہمارے کوئی اصل نہیں	۳۱۳			
۴۲۳	بٹنار	"	۲۴۹	امراض میں تدبیر	۳۱۴			
۴۲۴	ناموافق زمین میں جانا	۲۹۶	۲۵۰	نبی کریم کو زہر دیئے جانے پر	"			
۴۲۵	طاعون کے متعلق	"	۴۵۱	زہر پینا	۳۱۵			

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- سورۃ فاتحہ فی فضیلتہ

باب فُضِّلَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَمَلِي قَدَحًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَمَلِي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِبُوا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ إِذَا دَعَاكُمْ تَعَرَّوْا قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخِذَ بِيَدِي قُلْنَا أَرَدْنَا أَنْ تُخْرِجَ تِلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُتُ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَحَدَكُمْ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السُّبُّهُ الْمُتَنَافِي وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُذِيتُ

۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غیب بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابوسعید امین معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا دھر میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اس نماز پڑھ رہا تھا، اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ ”اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو“ پھر آنحضرت نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضرت مجھے قرآن کی سب سے عظیم

سورت بتائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت ”الحمد للہ رب العالمین“ ہے۔ یہی ”سبع مثانی“ ہے اور یہی وہ ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔
۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک نوپڑی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو چھوڑے دس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں کیا تم میں کوئی جھاڑ چونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ چونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ چونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچانہ ہو چنانچہ ہم نے

۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دُهَبُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَتَزَلْنَا لِمَجَاعَةٍ جَارِيَةٍ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَقِّ سَيِّدُهُ وَإِنْ لَفَرْنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَأَى قَقَامَ مَحَارِجُلٍ مَا كُنَّا نَأْمَنُهُ بِرُؤْيَاهُ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ قَامَرَهُ بِشَلْهِينَ شَاءَ وَشَقَانَا كَبْنَا فَلَمَّا رَجِعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُخْبِرُنَا رُؤْيَاهُ أَكُنْتَ تُرَوِّقُنَا قَالَ لَا مَا رَأَيْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكَيْتِ قُلْنَا لَا تُخْبِرُنَا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيه أَنَّهَا رُؤْيَاهُ أَفَسُمُّوْا مَا ضَرَبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

ہشامؓ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِينَرٍ عَنْ حَدَّثَ شَيْءٍ مَعْبُدُ
ابْنِ سِينَرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَحْدُثُ +
اور مہر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔
ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

باب فُضِّلَ الْبَقْرَةُ +

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَرَأَ بِالْأَيَّتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْأَيَّتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ
الْبَقَرَةِ فِي نَيْلَةٍ كَفَّتْ لَهُ دَعْوَةُ عُثْمَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ وَكَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ
زَكَوَةِ رَمَمَانَ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْلٍ يَعْتُو مِنِّي الطَّلَامَ
فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَا تَعْمَلْكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَصَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا
أَدَيْتَ إِلَى ذِي رَأْيِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ تَنْ
يُزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ
حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ +
نہارے قریب بھی آگئے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اس نے تجھے صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ
شیطان تھا +

۴۔ سورۃ کہف کی فضیلت +

۴۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث
بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۃ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان
کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

باب فُضِّلَ سُورَةُ الْكَهْفِ

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَلَمَّا جَانِبَهُ حِمَانٌ مَرْبُوطٌ
بِشَظْتَيْنِ فَخَشْتُهُ نَحَايَةً فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْنُو

مکڑا ان پر سایہ لگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (بادل کا گھوڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۔ سورہ فتح کی فضیلت :

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والدین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرمؐ سے تین مرتبہ امر ار کیا۔ اور آنحضرتؐ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اذنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ

وَجَعَلَ قُرْسُهُ يَنْفُذُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ :

باب فضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ :

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَنْفَارِهِ وَحُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ تَبْلًا مَسَّاهُ عُمَرُ عَنْ نَحْوِي فَلَمَّا يُجِئُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمَّا يُجِئُهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمَّا يُجِئُهُ فَقَالَ عُمَرُ تَكَلَّمْتَ أَمْ لَكَ نَزَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَرَّاتٍ كُلِّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بَعْضِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَعَنُ خَفِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَعَنُ أَنْزَلْتَ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةَ كُحِّي أَحَبُّ إِلَيَّ وَمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا :

عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ کی تلاوت کی :

باب فضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - فِيهِ

عُمَرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابْنِ أَبِي صَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

۵۔ ”سورہ قل ہوا اللہ احد“ کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ ہما سلمہ عائشہ رضی

اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی

انھیں عبدالرحمن نے، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صمعہ نے انھیں

ان کے والد نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب

(خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن لعمان

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۃ قل ہو اللہ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) انہوں نے فرمایا اس فات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابوہریرہؓ کے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسامیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے جانی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ" ادا پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو

يُرْوَدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيذِي تَفْعَلِي يَبِيدُهَا لَهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَرَأَى أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا السَّمْعِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي تَنَادَا بَيْنَ الثَّوْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرَأُ مِنَ التَّحَرِيرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يُزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا

دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح :

۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ ادا اللہ الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ فریبری نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ کے کاتب ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے مسئلہ اور ضحاک مشرق سے مسئلہ سنا۔

۶۔ موقوفات کی تفصیل :

۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو موقوفات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفا میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر انہوں کے ہاتھوں سے انہوں کے

۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَصَابِيهَ أَيْ عَجْزًا أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيْتَا يُؤَيِّسُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرِيبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَأَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ

باب فُضِّلَ الْمُعَوَّذَاتِ

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَغْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ دَيْفَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِبَيْدِي

جسد مبارک پر پھرتی تھی برکت کی امید میں :

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے روایت کی کہ ان سے مفسر نے روایت کیا کہ ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے بیٹھتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قلیٰ ہمدانہ (سورہ احلاس) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے :

۱۰۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول :

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابیہان نے حدیث بیان کی کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رگ گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے بھی جو کہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس دُرسے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو واپس سے ہٹا دیا۔ پھر ادر پر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حفص! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میری کمرہ کھل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر ادر پر اٹھایا اور پھر کبھی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری می دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا :

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَلَاحِ شَبَهٍ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا قَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَاحُ مَرَاتٍ :

باب نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ :

۱۰۔ قَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْبَقَرَةِ الْبَقَرَةَ دَفَرَسَهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَتْ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَتْ وَكَانَ ابْنُهُ يَخْبِي قَوْمًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تَصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا لَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْلُعَ يَخْبِي وَكَانَ مِنْهَا خَيْرٌ يَبَا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَمَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَارِيحِ خَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ يَذْكُرُ الْمَلَائِكَةُ دَقَّتْ بِصَوْتِكَ وَتَوَقَّاتٌ لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ
انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے تھے اور ابن ابی ہریرہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ حدیث عبد اللہ بن حباب نے بیان کی، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے اسید بن حصیر رضی اللہ عنہ نے۔

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دو لوگوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَوْ يَتْرُكُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ
الْيَدَيْنِ

۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، شداد بن معقل نے آپ سے پوچھا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے سوا کوئی اور چیز بھی چھوڑی تھی؟ جو قرآن کا جزو ہے لیکن اس کے ساتھ محفوظ نہ رکھا گیا ہو؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم نے (وہی مسئلہ) جو کچھ بھی چھوڑا تھا وہ سب بلا استثناء دو لوگوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے، عبد العزیز ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت نے جو بھی دینی شے چھوڑی، وہ سب دو لوگوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
هَذَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَادُ
ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَى بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَادُ بْنُ
مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الْيَدَيْنِ قَالَا
وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيفِ فَقَالْنَا هَذَا
مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الْيَدَيْنِ

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ حَالِدٍ أَبُو حَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَبْشَامٌ حَدَّثَنَا تَنَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَوْسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَذَرْيَعُهَا
طَيِّبٌ وَ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا
طَيِّبٌ وَ لَا ذَرْيَعُهَا وَ مَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْبَيْتِ لَا يُحْيِيهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا
مُرٌّ وَ مَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا ذَرْيَعُهَا

۱۲۔ ہم سے ابو خالد ہدیب بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے تنادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، سنتے کی ہے جس کا مزاج بھی لذت بخش ہو تب ہے اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔ اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزاج تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر (منافق) کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن اس کے پھول کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مزاج کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا، اندر اُن کی سی ہے جس کا مزاج کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندہ شتہ استون کی عمر کے مقابلہ میں بخاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور بخاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک ڈو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا کچھ حق مارا گیا ہے انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت :

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن منقول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرف کی پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرمائی گی کسی کرم مسلمان کو تو وصیت کا حکم ہے۔ اور خود بخود غصہ نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گام نہ نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔“

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوبکر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں بخشی جتنی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھنے بخشا، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (تنبیہ کا) منہم یہ ہے کہ باوازا بلند پڑھتے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلَكُمْ فِي أَجَالٍ مِنْ خَلَاءٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَقْلُكُمْ دَمْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَنَاءً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرٍ أَطَقَعِيَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ قَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَرِ الْهَلِينِ قِيَرًا هَلِينٍ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَ عَطَاءً قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ لِي مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَهَلِي أُوْتِيَهُ مِنْ شَيْئٍ .

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَالِحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمُرُوا بِهَا وَلَعَبُؤُوسٍ قَالَ أَدُمِّي بِكِتَابِ اللَّهِ .

وَأَخْبَرَنَا عَنْهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَأْتِي الْفَتْحُ مَا أَزِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى بِالنَّعْلَانِ وَقَالَ صَاحِبُ لَهُ يُرِيدُ يَجْمُرُ بِهِ .

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَأْتِي الْفَتْحُ مَا أَزِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى بِالنَّعْلَانِ وَقَالَ صَاحِبُ لَهُ يُرِيدُ يَجْمُرُ بِهِ .

۱۷۔ طائوس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَنْفِي عَنْكَ آذِنَ لِلَّذِي أَنْ يَنْفَسِي بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَفْعِي بِهِ +

بَابُ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ +

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّتُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ +

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَيْهِ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَنْلُوهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُدْرِيَتْ وَمَعْلُ مَا أُدْرِي فَلَا تَقْعِلْتُ وَمَعْلُ مَا يَمْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابویہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی نوحہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قذفان پڑھتے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "تینٹی" کا مفہوم ہے "تینٹھ"۔

۱۷۔ صاحب قرآن پر رشک +

۱۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دُوبی پر ہوتا چلبیئے، ایک تو دوجے اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸۔ ہم سے علی بن ابیہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے انہوں نے ذکوان سے سنا اور انہوں نے ابویہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دُوبی پر ہونا چاہیئے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سس کہہ کر اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

دلیہ از صفہ سابقہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے ہجر اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو میرے بھائی! ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل نقشے میں مبتلا ہوں گے۔ دراصل تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس لگتا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا محضو لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں "عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قزوات اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی غنیوں اور دوسری اپنے گانے کی محضو محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں +

بُحْبُكُهُ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُدْرِيْتُ وَمَا
أَدْرِي فَلَوْلَا قَعِيلْتُ وَمَا يَعْمَلُ :

**باب ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ :**

۱۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِي عَنْ عُثْمَانَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ مَا قُلْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فِي امْرِئٍ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ
الَّذِي أَتَعَدُّ فِي مَقْعِدِي هَذَا :

۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو تَوَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِي
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ :

۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهَا
قَدْ دَعَيْتُ نَفْسَهَا إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي التَّلَاوُثِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ
رَجُلٌ رَوَّجِبَهَا قَالَ أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ
قَالَ أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حديدٍ مَا عَمِلَ لَهُ
فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ
فَقَدْ رَوَّجِبَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ :

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

بَابُ ۱۴ الْقِرَاءَةُ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ :

اسے حق کے لیے ٹٹا رہا ہے (میں نے دیکھ کر دوسرا شخص کہا اٹھتا ہے کہ کاش
مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

۱۳- تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور
سکھائے :

۱۹- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ
سے سنا، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے اور انھوں نے عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے
بیان کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت
سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی

آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس بلکہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا کر رکھا ہے۔

۲۰- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے
ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن
سیکھے اور سکھائے۔

۲۱- ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول
کے لیے مہر کر دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت
نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح
مجھ سے کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لاکے دو
انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میر نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر انھیں
کچھ دو۔ ایک لڑکے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

۱۴- تلاوت قرآن، حافظ کی مدد سے :

۲۲۔ حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا كَدْ يَقُصُّ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ يَكُونُ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَذَرِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرَ هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَهْلٌ سَأَلَهُ وَدَاوُودُ فَلَمَّا سَمِعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْتَمِدُ بِإِزَارِكَ إِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ يَكُونُ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَإِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ تَكُونُ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْتِيًا قَامَرِيَهُ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْفُتْرَانِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ أَتَقْرَأُ وَهَكَذَا عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْ كَفَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُتْرَانِ

نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انہیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

باب لَا سِتْرَ كَارِ الْفُتْرَانِ وَ

تَعَا هُوَ ۝

۲۲۔ م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا دیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اسٹھ اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ دھبہ کے لیے بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میرے پاس ہے۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! اللہ! مجھے کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر دیکھ لو، ایک لہو ہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! لہو ہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میرے پاس نہیں، البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے جس قدر کرم کرنے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اسٹھ۔ آنحضورؐ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انہوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ

۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا ہے

۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اڑنے والے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو دوک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴۔ ہم سے محمد بن عمر غمرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دیل گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسان کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریر نے کی، ان سے عبدہ نے، ان سے شقیق نے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۶۔ ہم سے محمد بن علقمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے ان سے ابورمدہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی توڑ کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

۱۶۔ سوامی پر تلاوت +

۲۷۔ ہم سے حجاج بن نہبال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابویاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ النفع کی تلاوت کر رہے تھے +

۱۷۔ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم +

۲۸۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابورمدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ای سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِذْلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ +

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْ مَا لِأَحَدِهِمْ إِنْ يَقُولَ تَسِيْتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ لَيْسَ وَاسْتَدَّ كِرْدُ الْقُرْآنِ فَاتَّاهُ أَشَدُّ تَفْوِثًا وَسُنَّ مَدُّ وَرِ الْوَجَالِ مِنَ النَّعْوِ +

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَدَةَ عَنْ شَقِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَاقِدِي نَفْسِي بِسَبِّهِ لَهْوٍ أَشَدُّ نَفْثِيًّا مِنَ الْإِذْلِ فِي عَقْلِهَا +

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ +
۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبَايَا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ النَّفْعِ +

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ +
۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَنَا

کہ جن سورتوں کو تم ”مفصل“ کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہمیشہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابو بشر نے خبر دی، انہیں سعید ابن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ ”مفصل“

۱۸۔ قرآن مجید کو جہوں۔ اور کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطے سے کی۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن الحارث نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

الَّذِي تَدْعُوهُ الْمَفْصَلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا ابْنُ عَشِيرَ سَنَيْنَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمَفْصَلُ

بَابُ مَنِيَانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلُ اللَّهِ خَالِي سَنَقِرُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ هِشَامٍ وَكَانَ اسْقَطَهُمْ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابِعَهُ عَيْسَى بْنُ سَهْرٍ وَدَعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَجَّاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَلِيلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ قُسَيْمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِإِحْيَا هُوَ يَقُولُ

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورہ (نام کے ساتھ)

کہنے میں کوئی حرج نہیں :

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمن بن یزید نے، اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخرمہ، اور عبدالرحمن بن عبد القاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حوام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نمازی میں ان کا سر کپڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سوتیں جنہیں ابھی ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرات سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم میں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضورؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انھوں نے اسی طرح اس کی قرات کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

لَسِيْتُ آيَةً كَيْتَ دَكَيْتَ بَلْ هُوَ لَتِيْجٌ ۝

بَابُ مَنْ تَدَبَّرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ

سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةَ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا آدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ تَدَبَّرَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ ۝

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهَبِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حَوْامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُوهَا فَإِذَا هُوَ يَتَرَاهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ كَمَا يَقْرَأُ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدْتُ أَسْأَرُكَ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَكَلْبَتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ فِي هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْدُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ نَبِيُّهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَ نَبِيَّ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا تَقْرَأُهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ

قراوت کی جس طرح آنحضرت نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جیسی میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن تو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرنناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے داسل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالفضل نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرات سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی تھیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حصہ ہے۔

۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مولیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

فَقَرَأْتُمَا الَّتِي آتَيْنَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ إِدْمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّلِيلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ تَقْدَرُ أَذْكَرُفِي كَذَا ذَكَرْنَا آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

بَابُ التَّنْزِيلِ فِي الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلِهِ وَقَرَأْنَا قُرْآنَهُ لِيَتَقَرَّاهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنٍ قَرَأَ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُقَرَّاهُ كَهَذَا الشَّعْرِ يُفَرِّقُ يُفَصِّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُرْآنَهُ فَصَّلْنَاهُ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَدْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَدُ الشَّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْفَرَادَةَ وَإِنِّي لَأَحْفِظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ الْخَصَرِ ۝

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّانِ بِهِ لِسَانَكَ

لَتَعْلَمَ بِهِ قَالُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مَتَابِعُهُ لَيْسَ لَهُ وَشَقَّتْ لَهُ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرِضُ مِنْهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الْكِنْيَ فِي لَا أَنْسَهُ بِمَعْنَى الْفَيْحَةِ لَا تُخَوِّفُ بِهِ لَيْسَ أَنْ لَتَعْلَمَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا تَجْمَعُهُ وَقُرْآنُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ لَنْ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تُبَيِّنَ لَيْسَ أَنْكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَلْهَوْا فَإِذَا أَهَبَ قَرَأَهُ لَمَّا وَعَدَهُ اللَّهُ ۖ

آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

باب مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۖ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَبْرِيلُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۖ

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ بلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ "لا اقسام یوم القیامت" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے مرثعہ بیان کی ان سے جبریل بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ان الفاظ میں مد کیا کرتے (کہیں گے پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ ہم سے عمرو بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے ۖ

۲۲۔ قرأت کے وقت حلق میں آواز نہ گھمانا۔

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَنَّا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ كَيْفَ تَأْتُ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۖ

باب التَّرْجِيحِ ۖ

۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ دَهِي تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَةً يَقْدُرُ

وَهُوَ يَجْمَعُ : کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آوازِ کُحْل میں گھاتے تھے بلکہ

۲۳۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت ۔

۴۱۔ ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو یحییٰ حمادی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

۲۴۔ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سنتا پسند کیا۔

۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۲۵۔ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت ”کَیْفَ اِذَا جُنَّ مِنْ كُلِّ امْرٍءٍ بِشَهِيدٍ وَجُنَّابُکَ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ شَہِیدًا“ پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۲۶۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ :

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَدِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُرِيْتُ مُزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ :

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ :

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ :

بَابُ قَوْلِ الْمُفَرِّقِ لِلْقَارِي حَبْلَكَ :

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَرَأْتُ سُورَةَ التَّيْسَاءِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جُنَّابُکَ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ شَہِیدًا قَالَ حَبْلُکَ الْاِنْ فَاَنْتَقَطَ لِاٰیَتِہِ فَاِذَا عَيْنَاہُ تَدْرِیَا :

بَابُ قَوْلِ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالٰی فَاَنْزَلْنَا مَا تَنْفَعُ مِنْهُ :

لہ بعض روایتوں میں ہے کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی۔ تصد! آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَابِلٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُسْلِمَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فَلَمْ أَجِدْ سُورَةَ آتِلَ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا
يَبْكُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ آتِلَ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ حَفْصَةَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ أَخْبَرَنَا عُلُقَمَةَ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ وَتَقِيَّةُ دَهَوِيَّ طَوْتُ بِأَنْبَسِ
فَدَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ
قَرَأَ يَلَا يَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي
لَيْلَةٍ كَفَّتَا هُ :

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ نَجَّاهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ دَاخِلُ حَيْثُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ
يَتَعَاهَدُ لَنَسْتَهْ كَيْسًا لَهَا عَنْ بَعْلَاهَا فَتَقُولُ
يَعْقُوبُ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ تَوَيْطًا لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ
يَفْتَحْ لَنَا كَنَفًا مِنْ أَتَيْنَا هُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ
عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
الْقَبِيضُ بِهِ فَلَقِيْنَاهُ بَعْدَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ
كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ
مُحَرَّرٌ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَأَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَ أُطْيُنٍ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ
مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَنْظِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ
قُلْتُ أُطْيُنُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْصَلَ
الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ حِينَ يَوْمٍ وَلَا نَظَرَ يَوْمٍ
وَأَقْرَأَ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً فَكَيْتَنِي قِيلَتْ
رُخْصَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ
لِأَنِّي كُيُوتُ وَصَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ابن شہرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے خود کیا کہ کتنا
قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین
آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے
لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم
سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابانیم
نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں
ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے
ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے سورہ بقرہ
کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث
بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ
عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ
میری میری سے بار بار اس کے شوہر یعنی خود آپ کے متعلق پوچھتے
تھے۔ میری میری کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے
انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا
حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی
ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے
دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ
دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہر رات
اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر چھینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن
ایک چھینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے
اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے
کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے
بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب
سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

أَهْلِيهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِأَلْفَيْ دَرَجَةٍ يَفْقَهُ
يَعْرِفُهُ مِنَ التَّهَارِيرِ يَكُونُ أَحَقَّ حَلِيلٍ بِالنَّبِيلِ
فَإِذَا أَلَاكَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَا مَا مَا حَصَى وَ
صَامَ وَشَدَّ لَتَ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَزَكَّ شَيْئًا فَارَى
الْعَبْدُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيلُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ دَفِي خَيْرٍ وَأَكْثَرُهُمْ
عَلَى سَبْعٍ ۝

ایک دن بارہ روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو آپ
فرماتے: کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب
میں بولہوا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید
کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے
وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی
سے پڑھ سکیں اور جب نفوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے، نفوت مائل
کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھنے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر

لتنے ہی دن ایک ساتھ ہدزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے
کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن ہیں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات
دن میں ختم کی روایت کی ہے ۝

۴۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ نَقَرُّوا الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَا حُسْبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ
فِي شَهْرٍ قُلْتُ لِي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى قَالَ فَاقْرَءُوا
فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ ۝

۴۶- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں
ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
خبر دی، انھیں شیبان نے، انھیں یحییٰ نے، انھیں بنی زہرہ کے مولیٰ محمد
ابن عبد الرحمن نے، انھیں ابو سلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے
زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس
زیادہ بلند پروازی نہ کرو ۝

۴۷- قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونما ۝

۴۷- ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں
سفیان نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ
عمر بن مرہ کی واسطہ سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ)
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

۴۷- حَدَّثَنَا الْبُكَائِيُّ عَنْ قَدَّاحٍ الْقُرْآنَ ۝
۴۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى لَبُعَى الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرٍو
أَبْنِ مَرْثَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعَثَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السُّخْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أَشْتَرَيْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ الرِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ كَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امْتَةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفْتُ أَوْ أَمْسِلُ فَرَأَيْتُ عَيْنِي تَذَرِي قَانِ :

کہ سہ جاؤ آنحضرت نے کُفْتُ فرمایا یا "امس" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَتِيبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي :

بَابُ مَنْ ذَاكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ فَخَرٍ بِهِ :

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِجْرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ هَدَنَاءُ الْأُسْتَانِ سَقَمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قُلِّ الْأَبْرِيَّةِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجِبَا دَرْأِيْنَا هُجْرًا حَتَّى جَرَهُمَا فَإِنَّمَا لَيْقِبَنَّاهُمَا فَاتْلُوهُمَا فَإِنَّ تَلَّهُمَا أَجْرٌ لِمَنْ تَلَّهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عربوں مرہ نے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالفضلی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضورؐ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ہؤلؤا شہیدا" پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ ہم سے قتیب بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناتا ہوں، آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۴۸۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا فخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے سدید بن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو بار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تبی نے،

انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اعلان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی ناز و کران کی غماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے مددوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے مدد سے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کر پاد کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی مغالئ کے ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اسے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پیر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

۵۱۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اعلان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، مسکرتے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی نرعت انگیر اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بہ بھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑا ہوتا ہے (مادوی کو شک ہے کہ لفظ مفر ہے یا خبیث) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید اس دقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

الْحَارِثُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ نَبِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ السَّائِلِينَ كَمَا يَمْرُقُ الشَّوْطُ مِنَ الزَّرْمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا فَيَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا فَيَنْظُرُ فِي الرَّيْشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَ يَتَمَارَى فِي الْفُوقِ ۝

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّتْ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّتْ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرَجَّتْ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي لَحِظْطَلَتْ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ حَمِيَّتْ وَرِيحُهَا مُرٌّ ۝

بَابُ ۲۹ اِقْرءُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ تَلْوَهُ

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْبَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقْرءُوا

لے یعنی جس طرح تیر شکار کرتے ہیں اسی طرح قرآن پڑھنا ہے، ہر مال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آئے ہی توقف کیے بغیر ہر جہاں میں گئے اور جس طرح تیر شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی مال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا ہے فائدہ اور بے اثر ۝

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو :

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران کے حوالہ سے کی اور حاد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں دیا اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو عمران نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا (انھوں نے اس روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا) اور ابن عدون نے بیان کیا ان سے ابو عمران نے، ان سے عبد اللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال ابن سبرہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے مطابق) پڑھو (شعبہ کہتے ہیں کہ) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

يُسْمِعُ اللَّهُ السَّامِعِينَ الشَّاهِدِينَ

نکاح کا بیان

۳۰۔ نکاح کی ترمیم۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ"

الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ فَعَمُّوْا عَنْهُ :

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ فَعَمُّوْا عَنْهُ : تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبِيدٍ وَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ ابَانُ وَقَالَ غَدَمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ : قَالَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَ أَكْثَرُ :

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَا مَعَهَا فَاحْذَرْتُ يَمِيْدًا فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا مُحْسِنٌ فَأَقْرَأَ الْكُتُبَ عَلَيَّ قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَعُوا فَأَهْلَكْتُهُمْ :

كِتَابُ النِّكَاحِ

بَابُ التَّرْمِيمِ فِي النِّكَاحِ يَقُولُهُ
تَعَالَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ
النِّسَاءِ :

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ ثَلَاثُ لُؤْهَاتٍ فَقَالُوا دَارَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصْلَى النَّبِيِّ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا الْآخَرُ أَنَا النَّسَاءُ فَلَا أَرْزُوحُ أَبَدًا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكُذًّا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خُفَاءَ لَكُمْ دَأْبُكُمْ لَهُ لَكُمُيْ آمُومٌ وَأُنْطَرُ وَأُمُيْ دَارُكُمْ وَأَرْزُوحُ النَّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى دِينَ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْضُوا إِلَى إِلَهِكُمْ فَمَا تَلْبِثُوا مَا كَلَّابَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءِ مَثْنَى وَثَلَاثَ وَدُبْعٍ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْثَىٰ إِنِّي تِلْكَ تَكُونُ فِي حَجْرٍ وَلَيْتَهَا دَرَبَتْ فِي مَالِهَا وَجَمَلِهَا مَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّةِ صَدَائِقِهَا فَتَهْذُو أَنْ يَتَكَبَّرُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ تَقْضُوا لَهُنَّ نِكَاحٌ أَلَا تَعْلَمُونَ الصُّدَاقُ دَأْبُ مَا يَنْكَحُ مَنْ سَوَاهُنَّ مِنَ النَّسَاءِ ۝

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علمی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، انھوں نے تو تمام اگلی پچھلی نغز میں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی غمناہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کن رہ کشی اختیار کروں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے یہی باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں درات میں، اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۝

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا ”اور اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم نبیوں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو۔ یا جو کثیر بھارتی ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی تیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو، وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لکھیں گے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
لَا تَلَهُ أَعْيُ لِلْبَصِيرِ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا رِبَ لَهُ فِي

الزَّكَاءِ ؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُمَانُ يَمِينِي فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي ابْنَتَ حَاجَةٍ فَخَبَّرْتُ فَقَالَ عُمَانُ
هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ يَكُنَّ
تُزَوِّجُكَ مَا كُنْتُ تَعْتَهُدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشْأَمَ لِي فَقَالَ يَا
عَلْقَمَةُ فَأْتِيهِ ابْنَتُكِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَيْتُ قُلْتُ
ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ
فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ ؟

نکاح کر لینا چاہیے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ
فَلْيَصُمْ ؟

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي هَمَادٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَ
الْأَسودِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا تَوَحَّدُ نَبِيًّا
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَإِنَّهُ أَغْنَى لِلْبَصِيرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی
استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نظر کو
نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور
کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت
نہ ہو؟

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ارمیہ والہ نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی۔
اور فرمایا ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات
تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبد الرحمن!
کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کریں، جو
آپ کو گزرے ہوئے ایام کے نشاط و شباب کی یاد دلا دے۔ چونکہ
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے
مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما
رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ

رکھنا چاہیے۔

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے عمار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان
کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور
اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت
ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو

يَسْتَلْظِمُ عَلَيْهِ بِالنَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاهٌ ۖ

حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

باب كَثْرَةُ النِّسَاءِ ۖ

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے مسئلے میں ۖ

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنْ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي قَطَاةٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ لَعَنَهَا فَلَا تَزِرْ عَزْوَهَا وَلَا تَزِلْ لَوْهَا وَارْقُفُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَتْ يَفْسِيهِ لِيَمَانٍ وَلَا يَفْسِيهِ لِدَاخِلَةٍ ۖ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو رکے کہ چلنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، اٹھ کے لیے تم آپسے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی بلکہ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي كُلِّهِ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعٌ نِسْوَةٍ وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُدَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۖ

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِحُجْرُ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ فَلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۖ

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے طلحہ ایمنی نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا

لِتَزَوِّجَ امْرَأَةً فَلَهُ مَا نَوَى ۖ

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَيْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن زریعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

لہ ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بڑھی ہوئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ان سے علقمہ بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے (اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف

قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی

بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۴۳۔ ہم سے محمد المنثی نے حدیث بیان کی، ان سے بکئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو نعمتی کیوں نہ کریں؟

آنحضور نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرو۔ تم میری

جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے

دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سے بھی ہے۔

۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے

حمید طہیل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان

بھائی چارہ کو ادا کیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں

نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے

آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

اہل اور آپ کے مال میں بکثرت دے، مجھے تو باز اس کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ

آپ بانٹا دئے اور یہاں آپ نے کچھ پیر اور کچھ گنی کا نفع کیا یا چندوں کے

الحادث عن علقمہ بن وقاص عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية واما لامري ما اتوا فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة ينيكحها فهجرته الى ماها جبر اليه :

باب ۳۵ تزويج المعسر الذي معه

القرآن والإسلام فيه سهل عن

النبي صلى الله عليه وسلم :

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ أَبِي

مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَخْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُنَّا نَسَاءُ حَقْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَلَا تَسْتَعْمِلُنَا فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ :

باب ۳۶ قول الرجل لاخته انظر

آتي زوجي تشت حتى أنزل لك عنها

رواه عبد الرحمن بن عوف :

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

حُمَيْدِ الطَّلِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ

وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَمَنَ عَلَيْهِ أَنْ

يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُرْتُ فِي عَتَى اسْتَوَيْتَ مَا قَى اسْتَوَى

فَدَرَجَ شَيْئًا مَرَى أَوْطَى وَهَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَأَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ آتَايِهِ وَعَلَيْهِ

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبردنگ کی چکنا ہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے زیادتی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریزا دلنے آپ کو خفیہ بنا نا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور انھیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خفیہ کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر ایک مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ”ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کر دو جو تمھارے لیے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ اور صبح نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

وَصُرْتُ مِنْ صُغُرٍ فَقَالَ مَهْجَرٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ نَزَوْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَأَلْتَ قَالَ دُرٌّ نَوَاجٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدْلِيْكَ وَلَوْ بِسَاقٍ

فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَا خُتِصِّنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ لِيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلُ لَا خُتِصِّنَا

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعُودُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ تَتَخَلَّجَ الْمَرْأَةُ بِالتَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي بَنُو دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٌ وَدَانَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَتَّةَ فَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَلَّكَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَسَلَّكَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ

اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دو بارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سربارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرد گے اسے درج محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم حتی ہو جاؤ یا باز رہو؟

۳۸۔ کنز الدین کا نکاح، ابن ابی عیسیٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنزوری لڑکی سے شادی نہیں کی؟

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتربی اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے اچھی چرائی نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنزوری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت میں اٹھنے پڑنے میں اٹھنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

۳۹۔ یا ہی عورتیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازدواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بیٹیاں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ رَبِّ جَعَلْتُ لَكُمْ مِمَّا أَنْتَ لَاقٍ فَاحْصِينَ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرُّهُ

بَابُ نِكَاحِ الزَّانِكَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَوْ يَكْفِيكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَاهُ غَيْرُكَ؟

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ كَدُّ أَكْلِ مِنْهَا وَوَجَدْتُ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَتِهَا كُنْتُ تُرْتَعُ بِغَيْرِكَ؟ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعُ مِنْهَا تَعْبُحِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ يَكْرَاهُ غَيْرَهَا؟

۶۸۔ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ سَمَاعٍ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَوْرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَانْقِصْهَا يَا ذَاهِي أَنْتَ قَا قَوْلُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْصِهِ؟

بَابُ النِّكَاحِ. وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَحْوَاتِي كُنَّ؟

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُدْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْضِ لِي فَطُوفِي فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَخَسَّ بَعْضِي بِعَنْزَةٍ كَأَنَّهُ مَعَهُ فَأَطْلَقَ بَعْضِي كَأَجْوَدَ مَا أَنتَ رَاكِبٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَاضَةً عِنْدَ بَعْضٍ مِّنَ عَدُوِّ قَالِ يَكْرَأُ أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبًا قَالِ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ قَالِ تَلَمْنَا دَهَبًا لَيْسَ دُخْلُ قَالِ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِّكُنِي تَحْتِظُ الشَّعْفَةَ وَتَسْتَحِذُ الْمُعْبِيَّةَ ۝

۶۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عذوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آگیا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ جل پڑا، جیسا کہ کسی عہدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضورؐ کی دیر طہر عاراً احدثات ہو جائے تب داخل ہونا کہ پریشان بالوں والی لکھا کرے اور جن کے شرمہ موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُجَارٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذْرَاءِ وَلِغَارِبِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ ۝

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حواری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضورؐ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ حواری نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضرتؐ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

باب تزويج الصغار من الكبار

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا الْأَثَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَرَّابٍ عَنْ عَدْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ لَمَّا آتَا

۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراب نے اور ان سے عدوہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے

أَخْوَك فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَبِهِ
لِي حَلَالٌ ۝

باب إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَآلِ النَّسَاءِ
خَيْرٌ مِمَّا يَتَّخِذُ أَنْ يَتَّخِذَ لِنُطْقِهِ
مِنْ غَيْرِ ابْنِ جَابِ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ
تَزْكِيَنَّ الْأَيْلَ صَارِحُ نِسَاءٍ تَزْكِيَنَّ أَخْنَاهُ عَلَى
وَلَدِي فِي صَغِيرِهِ مَا رَأَى عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِي ۝

باب اتِّخَاذِ الشَّرَاقِ وَمَنْ آخَتْ
جَارِيَتُهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدِيُّ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا
رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيْدَةٌ فَعَلَمَهَا فَآخَسَ
تَعْلِيمُهَا وَآدَرَهَا فَآخَسَ تَأْدِيرُهَا ثُمَّ آخَتْهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِيَّاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْمِكْيَابِ آمَنَ بِنَيْبَتِهِ وَآمَنَ فِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَ
أَيُّمَا مَمْلُوكٍ آذَى حَقَّ مَوْلَاهُ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ
أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ قَدْ كَانَ
الزَّجَلُ يُرْجَلُ فِيمَا دُونَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَتْهَا ثُمَّ
أَصَدَّقَهَا ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْلِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی
کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔
۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور
مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقہ حیات
بنانا مستحب ہے؟

۴۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر
سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت تزلش کی صالح عورت
ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں
اس کی بہت عمدہ نگہبان دگران؟

۴۳۔ باندیوں کو ہمستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب
جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی؟

۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی
ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان
کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس
بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے
ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد
اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل
کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان
لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی
ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب
ملتا ہے۔ شعبی نے دلپے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد فرمایا کہ
بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے ماہیوں کو اس
سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابو بکر نے بیان کیا، ان
سے ابو حصین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا نکاح کرنے کے لیے، اور وہی آزادی اس کا اجر رکھا۔

۴۵۔ ہم سے سعید بن تیلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صنہیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی

روشنی میں کہ: اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں

مالدار کر دے گا۔

۴۵۔ ہم سے تیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔

آنحضور نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہن گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے حدیث بیان فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ کتنا

عن ثابت بن شعیب بن الجحاج عن انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احق صقيفة وجعل عتقها صداقها.

باب ۴۴ تزويج المسير لقوله تعالى:

ان يزوجوا فقد آوؤا بغنيمهم الله من

فضله.

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهْبَ لَكَ لَفْصِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّيْتُ لُحُوظًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ خِفَافٌ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَمَّ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ دَوَاحِشًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَمَّ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاصِمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِنْ رَأَيْتُ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ يَدَاؤُ فَلَمَّا يَضَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا ذَاكَ إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا خَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا فَقَالَ

لَقَدْ وَهَبْنَا عَنْ ظَهْرِي عَلَيْكَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ اِذْهَبْ
فَقَدْ مَكَتْكَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

بابُ الْوُكُفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ
قَدِيرًا ۝

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رِيبْعَةَ
ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ تَوَكَّانَ مَقَامَ شِهْدَاءِ بَدْرًا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنَّكَ
بُنْتُ أَخِيهِ هُنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ
رِيبْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتَّى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ
كَبَتْنِي رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ
دَوْرِيَّتَ مِنْ مَيْمَنِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ
إِلَّا بِأَيْهِمْ إِلَى قَوْلِهِ دَعَا إِلَيْكُمْ فَوَضَّأَ إِلَى آبَائِهِمْ
فَمَنْ تَمَرَّ يُعْلَمُ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْحِيًا وَآخًا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سَهْلٍ بِنْتُ سَهْلٍ بِنْتُ
الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ امْرَأَةً ابْنِي حُدَيْفَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا
قَدْ عَلِمْتُ فَذَكَرْنَا حُدَيْفَةَ ۝

موتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ
سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے
انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

۷۹۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ”اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے
پیدا کیا پھر اسے دودھ پالیا اور سرسراہ میں تقسیم
کیا“

۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ
عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پا کر بتایا۔
اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ
رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد
کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو
دجو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنا لے پا کر بنایا تھا۔ جاہلیت کے
زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پا کر بنالیتا تو لوگ اسے
اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پا کر اس کی میراث میں
بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انھیں ان کے آباد کی طرف منسوب
کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَمَا لَكُمْ“ تک، تو لوگ انھیں ان کے آباد
کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور
”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ
عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا
سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی ۝

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء سامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ابن کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صباہ بنت زہیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَبَاةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ ارْدَتْ الْحَجَّ

قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِي طَرِيقَ فُلَيْحٍ أَلَيْسَ بِمَعْنَى حَيْثُ حَبَسْتِي وَكَأَنْتِ تَحْتِ الْمَقْدَارِ بْنِ الْأَسْوَدِ ۖ

لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ فقہاء رضی اللہ عنہما مقلد ابن اسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ۛ

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَا رَهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَ رَهَا وَلِدَايْنِهَا فَأَخْضَرَ يَدَا ابْنِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَا ابْنِ الدِّينِ ۖ

۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے (ادان سے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ ٹہنی میں ملیں ۛ

۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرَىٰ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ مُقَدَّادِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرَىٰ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحْيَرُ مِنْ قَوْلِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا ۖ

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و وجاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، آنحضرتؐ نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش ہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ ان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ان نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص (فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

۴۶۔ مال میں نکاح۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَتَيْهِ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَنَّ خِفَتُهُمْ إِلَّا تَقْسَطُوا

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ۱۵ اور اگر تمہیں خوف ہو

فِي الْبَتَايِ قَالَتْ يَا أَبَتِ اُحْنِي هَذِهِ الْيَتِيمَةَ
تَكُونُ فِي حَجْرٍ وَلَيْتَهَا فَرَعَبٌ فِي جَاهِلِهَا وَمَا لَهَا
وَيُرِيدُ أَنْ يُنْقِصَ صَدَاقَهَا فَتُهَوِّعُ عَنْ نِكَاحِهَا
إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَ أُمِرُوا
بِنِكَاحِ مَنْ سَوَّاهُنَّ قَالَتْ لَسْتُ أَسْتَفْتِي النَّاسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَسْتُ أَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنِكَحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُنَّ أَنْ الْيَتِيمَةُ إِذَا
كَانَتْ قَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَ
كَسِبَهَا فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً
عَنْهَا فِي فَلَاةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذُوا
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَيْسَ لَهُنَّ أَنْ تَنِكَحُوهُنَّ إِذَا
رَغِبُوا زِينَتَهُنَّ إِلَّا أَنْ يُفْسِدُوا لَهَا مَا يُعْطُوها حَقَّهَا
الْأَدْنَىٰ فِي الصَّدَاقِ ۝

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے کہ متعلق سوال کیا۔
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہوا ورنہ اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان
کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن)
اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم
لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں
نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں
انصاف سے کام لیں آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش
یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو
اللہ تعالیٰ نے آیت ”دیتفتونک فی النساء“ سے ”ترغبون ان تنکحوہن“
تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر
خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں
اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں
حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں
چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی
طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سو اس کے کہ وہ ان
یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں ۝

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد کہ ”بلاشبہ تمھاری بیویوں اور تمھارے بچوں میں بعض
تمھارے دشمن ہیں۔“

بَابُ مَا يَنْتَقِي مِنَ شَوْمِ الْمَرْأَةِ وَ

قَوْلِهِ تَعَالَى إِن مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ وَآذَانِكُمْ

عَدُوٌّ لَّكُمْ ۝

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَ
النَّارِ وَالْفَرَسِ ۝

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْلَوِيُّ
عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشَّوْمَ عِنْدَ

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے
صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اعلان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھڑی اور
گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ ہم سے محمد بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخواست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے مردوں کے لیے عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان دہ اند کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں ہے

۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اقبیلہ دیا گیا رک اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا رچو لھے پر ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت

کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ودودا و تینین اور چار چار" اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "دودو، تین تین یا چار چار" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ الشَّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيَا الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْفَرَسَ ۚ

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ فَيَا الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْفَرَسَ ۚ

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۚ

بابُ الْأُحْرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ ۚ

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ عِنْتُكَ تَخْتَبِرُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْلَا لِمَنْ أَعْتَقْتُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ قَادِمٌ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ كَمْ أَرَا الْبُرْمَةَ قُفِيلَ لَحْمٌ تَصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ ۚ

بابُ لَا يَتَزَوَّجُ الْكَافِرُ مِنَ الْكَافِرَةِ

يَقُولُهُ تَعَالَى مَثْنً وَثُلُثَ وَرُبْعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْنَى مَثْنً أَوْ ثُلُثَ أَوْ رُبْعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ

”اولی اجنتہ شئی وثلث وثلث“ میں بھی شئی اولث اور باع (داد یعنی اد) ہے۔

ذِكْرُهُ أَدَّى أَجْحَتَهُ مَثْنَى وَثَلْتٌ وَرُبْعٌ
تَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ رُبَاعٌ ۝

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم بڑھک ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہیے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنَّ خِفْتُمْ أَلَّا تُغْنِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَرَدَّجُهَا عَلَىٰ مَا لَهَا وَيُسْجِي مُعَبَّهَا وَلَا يَصُولُ فِي مَا لَهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا كَابَ لَهُ مِنَ الْيَسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثَلْتٌ وَرُبَاعٌ ۝

پسند ہوں۔ در دو، تین یا چار سے

۵۰۔ ”اور تمہاری وہ امیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“ اور نہاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

بَابُ وَأَمَّا تِلْكَ الَّتِي أَرْضَعَتْكُمْ
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ۝

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام یا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں رخصت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنھیں نسب حرام کرتا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَآلُهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ دَخَلْنَا لِعَمَلِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ مُلَانًا حَتَّىٰ لَعَنَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَىٰ فَقَالَ لَعَنَ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوِلَادَةُ ۝

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن ربیع نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضور حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ لَأَنْهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ يُشْرِبُنِي عُمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ :

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے تنادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا :

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي أُخْبِرِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ تَحْتِينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَاجِبٌ مَن شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْبِرِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا تَا نَحْدَثُ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْلَا تَحَا لَمْ تَكُنِّي زَيْنَبِي فِي حُجْرِي مَا حَنَنْتُ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَابَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحْوَا تَكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثَوْبِيَّةٌ مُوَلَاةٌ لَزَيْنٍ كَهَيْبٍ كَانَ أَبُو هَيْبٍ أَعْتَقَهَا فَادَّخَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَيْبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرْحِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتِ قَالَ أَبُو هَيْبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَ كَوْنِي عِنْدَ أَبِي سُفْيَانَ فِي هَذِهِ بَعَثَاتَنِي ثَوْبِيَّةٌ :

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کر دو گی کہ تم تھاری سوکن تھاری بہن بنے، میں نے عرض کی، تمہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے دریدہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ آدَا أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ دَمَا يُحْرَمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ :

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے ان سے

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رخصت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے :

۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القیس کے بھائی انیس رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندرانے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ یہ کہ وہ کاحکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندرانے کی اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے

متعلق بتایا۔ آنکھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندرانے کی اجازت دوں۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت :

۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن ابی اییم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی ملیک نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے متیب بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی ملیک نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے دل ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے فرمایا اس (مٹھاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جبکہ یہ (حبشی) دغوی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انکلی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ سَاءَ كَأَنَّهُ كِرَّةٌ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي قَالَ أَنْظِرُونِي مِنْ إِخْوَانِكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّمَاحَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ :

بَابُ كَيْفَ الْفَعْلِ :

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ مَعَهَا مِنَ الرِّمَاحَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَّنِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ :

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ :

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُليْمُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ سَمْعَتَهُ مِنْ عُقْبَةَ لِكَيْتِي لِحَدِيثِ عَبِيدٍ أَحْضَطُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتُ فَلَانٍ فَبَاءَ تَنَا امْرَأَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِيَّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دِجِي كَارِيَةً فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دِجِيهِ قُلْتُ لَأَتَمَّهَا كَارِيَةً قَالَ كَيْفَ بَعَا وَقَدْ رَعِمْتَ أَتَمَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ وَأَشَارَ لِسُليْمِ بْنِ أَبِي صَبِيحٍ الشَّابَّكِ وَالْوُسْطَى تَحِيَّتِي أَيُّوبَ :

امْرَأَتُهُ دِيرِي عَنْ يَحْيَى النُّكْدِي
عَنِ الشَّعْبِيِّ بَابِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ
بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فَلَا يَنْزِلُ وَجَنَ
أُمُّهُ وَيَحْيَى هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ كَقَوْلِهِ
يُنَا بَعْرَ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تُحْرَمْ عَلَيْهِ
إِمْرَأَتُهُ وَدَيُّكَ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ حَرَّمَ ذَا بُوْنَصْرٍ هَذَا لَمْ
يُحَرِّمْ يَسْمَاعِيلُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرْدَى
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
وَالْحَسَنِ وَبَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرِمُ
عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى
يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَحْيَى بِيَعَامٍ وَجَوْدَةُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَهَرِيرَةُ وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَهَذَا
مَوْسِلٌ ۝

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبد اللہ نے
اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع
صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے)
سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں" مگر میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی
کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور
بجلی کندی سے روایت ہے کہ شعیب اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی
شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کر لے تو اس کی ماں سے
ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ بجلی (روایت کے راوی) غیر معروف
(بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت مصاب
بھی نہیں کرتی، اور مکرمر، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابو نصر کے واسطے سے
بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت
میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے
فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری
نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۝

بَابُ دَرَبَاتِ بَيْتِكُمْ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ
مِنْ تَسَاكُلِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيَسُ وَ
الْتِمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ وَنَوَاقِلُ بَنَاتٍ
وَأَكْبَاهُ مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ يَقُولُ
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ حَبِيبَةٍ
لَا تُعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِيَنَّ وَكَذَلِكَ
حَلَالٌ وَلَكِنَّ الْأَبْنََاءَ مِنْ حَلَالٍ

۵۵۔ اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پردش میں رہی
ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے محبت
کی ہے "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس،
اور تماس" سے مراد جماع ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی
کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی
طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حبیبہ رضی اللہ
عنها سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو
نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹیوں کی بیویوں کی طرح

الْأَبْنَاءُ وَهَلْ تَسْتَوِي الرَّبِيبَةُ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فِي حَجَرٍ دَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهَا إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا
وَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
ابْنَتِهِ ابْنًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْبِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ
قَالَ فَاِنْعَلْ مَاذَا أَفَلْتُ تَنْكِحُ قَالَ أَتُحِبُّنَ قُلْتُ
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبٌ مِنْ شَوْكِئِي نِكَاحُ أَخِي
قَالَ إِنَّمَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَعْنِي أَتَاكَ تَخْطُبُ
قَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ
رَبِيبَتِي مَا حَلَلْتُ لِي أَنْزَعْتَنِي وَأَبَاهَا تَوْبِيخٌ فَلَا
تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ وَقَالَ
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا هَشَامٌ ذُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ۝

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ”رہیبہ“ کہا جاسکتا ہے جو
اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ایک رہیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو نکاحات کے لیے
ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے
(حسن بن علی رضی اللہ عنہا) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے
ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب
رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان
ہے؛ حضور اکرم نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض
کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم سے پسند
کر دوں گا؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری
سوکھیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے
ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ
میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا
جاسکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیمانہ بھیجی ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟
میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری رہیبہ (بہوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے
اور اس کے والد کو تو بہرے دو وہ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا ۝

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) ”تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں)
جمع کرو۔ سو اس کے جو گزر چکا“ (کہ وہ عاف ہے)

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں
عروہ بن زبیر نے خبری اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے
خبری کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری بہن (عروہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور نے
فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں کوئی میں تنہا تو ہوں
نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی
شریک ہو جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے

بَابُ ۵۶ دَانَ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۝

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَتْ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أُحِبُّ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبُّنَ قُلْتُ لَعَمْرُ
لَسْتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبٌ مِنْ شَوْكِئِي فِي خَيْرٍ
أُخِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ
لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا لَخَدَاتُ

عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عاجزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی ٹوکی ہے۔ مجھے

اور ابو سلمہ کو تہمیدہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے

نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عامر نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے؟

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزنناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھے قیس بن ذریب نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی حرام ہونے میں اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتوں کو حرام کر دجو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؟

۵۸۔ نکاح شغارہ

۱۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

آتاکَ مُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؛ فَقُلْتُ لَعَنَ قَالَ قَدْ لَعَنَ. كَذَبْتُمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَدَّثْتُ لِي لَهَا لَا بِنْتَ أَخِي مِنَ الرَّمَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ تَوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ؛

اور ابو سلمہ کو تہمیدہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

باب ۵ لا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

حَمَتِهَا؛

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ نَحْيُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا؛

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ ابْنُ دُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَحْيُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا - فَتَرَى خَالَاتِ أَيْمَانِهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَرِهَ مُحَمَّدٌ مِنَ الرَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ؛

باب ۵ الثَّغَارُ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلِي عَنِ الْقَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ
يُزَوِّجَ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الزَّانُو
ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۝

**باب ۱۰۱۔ حَلُّ لِسْرَاةٍ أَنْ تَهَبَ
نَفْسَهَا لِأَخِي ۝**

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ حَوْلَةَ بِنْتُ
حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَنْجِي الْمَرْأَةَ
أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرْجِي
مَنْ تَفَاءَلُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى
رَبِّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَذَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ
الْمُؤَدَّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِزَيْدٍ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ ۝

باب ۱۰۲۔ يَكْرَاهِي الْمَحْرِمُ ۝

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عِيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۝

**باب ۱۰۳۔ تَمْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ تَكْرَاهِي الْمُتَعَةِ أَخِي ۝**

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عِيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَإِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلِي عَنِ الْمُتَعَةِ دَعَى
لِلْمُحْرِمِ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ وَمَنْ كَتَبَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی
شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے
اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو
۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو مہر
کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد
نے بیان کیا کہ حولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں
نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہر کیا تھا۔ اس پر
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے مہر
کرتے شرعاً نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو
میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے
معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مؤدب اور محمد بن بشر
اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت
کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ۝

۱۰۰۔ حالت احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے
خبر دی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی
اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۱۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع
کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن
ابن محمد بن علی اطلال کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے
واسطے سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گھر کے گوشت سے جنگ
خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا ۝

۴۰-۱۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حزمہ کے بیان کیا، کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر عمل کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ مرسوم ہو چکا ہے :

۶۲- عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا :

۶۰-۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو انھوں کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ: کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

۴۰-۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سِوَالٍ عَنْ مُنْعَبَةِ النِّسَاءِ فَدَخَصَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَنَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ يَلَهُ أَدْخَعَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ عَوْرَتِوْنَ كَمْ يَ اِ سَمِی سَوْرَتِوْنَ مِی ہر گز تَو ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا مَا تَسْتَمْتِعُونَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَذِنَتْ لَكُمَا تَسَارُكًا مِمَّا أَدْرَجْتَ أَمْرًا كَانَ لَنَا حَاشِيَةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ بَيَّنَّهُ عَلِيُّ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنسُوحٌ :

باب ۱۲ عَرَضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ :

۶۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ قَالَ أَنَسُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَاكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاةَهَا وَ سَوَآتَا وَ سَوَآتَا قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَصَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهَا :

بلے شرعی! لمئے بے شرعی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أُمِّ آةٍ عَرَصَتْ نَفْسُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّ جَنَدُهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَكَانَ أَذْهَبُ فَالْتَمِسْ دَلَّوْا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَاهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَكَانَ هَذَا الْأَرِيضُ دَلَّهَا يَضُفُّهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَالُهُ رِذَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ يَا نَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَهُ كُفْرٌ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَكَانَ لَيْسَتْ لَهُ كُفْرٌ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ مِنْ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِيُسْرِي يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ كُنْتَ كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عتّان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن امیہ رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضور نے دیانت فرمایا تمھارے پاس (مہر) کسے لیے، کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لمبے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لمبے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کڑتے کی جگہ اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہم کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پس لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں بے گام پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا دراوی کوان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ تم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

باب ۶۳ عَرَمَنِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ اخْتَهُ

عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ :

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَسْمَاءَ سَمِعَتْ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جِئَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنَ الْمُصَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا :

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کے وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِيَّ أَمْرِي
فَلَيْسَتْ لِي بَالِي لَمْ لَقِيْنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا
أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
فَقُلْتُ لَنْ يَشُتَّ زَوْجَتَكَ حَفْصَةَ يَنْبَغِي عُمَرُ
فَعَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَزَجِرْ لِي شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ
عَلَيْهِ مَنِيَّ عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْسَتْ لِي بَالِي لَمْ خَطَبَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ
فَلَقِيْنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّتْ وَجَدْتَ عَلَى جِبْنٍ
عَرَضْتَ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ
عُمَرُ قُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْفَعْنِي أَنْ
أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا رَأَيْتُ كُنْتُ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَوْ فُتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ۝

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو
پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ
دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس
فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو
میں آپ کی شادی حفصہ سے کروں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور
مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ
کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرتؐ
سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور
کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو
اس پر میرے طرز عمل سے تمھیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمھیں اس کا
کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی
تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا
اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ چھوڑ دیتے
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۝

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے یزید بن ابی صیب نے، ان سے عروک بن مالک نے اور انھیں
زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتؐ درہ بنت ابی سلمہ
سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے
باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر
میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی
اس کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں
کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے
میں کوئی بات اشارہ کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَدَّثْنَا
أَنَّكَ نَاكِحٌ ذَوَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلِي أُمَّ سَلَمَةَ كَوُ
لَهَا نِكَاحٌ أَمْ سَلَمَةُ مَا حَلَّتْ لِي لَئِنْ أَبَا هَا
أَخْبَى مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنَ خُطْبَةِ
النِّسَاءِ أَدَّيْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمَ

پرشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے: "اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور
علیم" تک۔ "اکنتم" بمعنی اضمحلت ہے۔ ہر وہ چیز جس کی
حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

۱۱۰۔ مجھ سے ملنے کے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے
منصوبہ۔ ان سے مجاہد نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیما
عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو،
کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صلح عدت
میں آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ (تقریبن یہ ہے کہ) عدت عدت سے
کہے کہ تم میری نظریں خلیف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ
تھیں بھلائی پہنچائے گا یا اس طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تقریبن وہ
کتنا یہ سے کہے صاف صاف نہ کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔
اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے
جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سنی ہے (بھرا حتم کوئی وعدہ
نہ کرے۔ ایسی عورت کا دلی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور
اگر عورت نے زنا عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد
میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو
دیکھنا +

۱۱۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے حامد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ
دجبریل علیہ السلام، رشیم کے ایک کڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا
کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تم
تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی
پیدا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

اللہ الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ
اَكُنْتُمْ اَصْحَابَكُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ
دَاخِرٌ مِّنْهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ

۱۱۰۔ وَقَالَ لِي طَلْقٌ. حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي مَا عَزَّ مِنْكُمْ يَقُولُ
لِي اُرِيدَ التَّزْوِيجُ وَلَا رَدُّتْ اَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي
اِمْرَاَةً صَالِحَةً وَقَالَ اَلْفَيْه يَقُولُ اِنَّكَ عَلَى كَرَمٍ
قَوِيٍّ يَنْبَغِيكَ اَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكَ خَيْرًا
اَوْ تَخُذُ لَكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَعْرِضُ مَنْ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ
اِنَّ لِي حَاجَةً وَاَلَيْسَ بِحَدَّثٍ بِحَمْدِ اللَّهِ تَأْتِيهِ
تَقُولُ هِيَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا
يُؤَاعِدُ وَلَيْسَ بِهَا يَغْيِرُ عَلَيْهَا وَاِنَّ قَاعِدَاتِ رَجُلٍ
فِي عِدَّتِهَا فَتَرَكْنَهَا بَعْدَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تَوَاعِدُ ذَهْنٌ مِّثْرًا اَلَا نَدِينُكَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلُهُ تَقْضَى الْوَعْدَةُ
مِنْ اِسْمِ نِكَاحٍ كَمَا تَوَدُّوْنَ فِي تَفْرِيقِ نَحْنِ كَرَاهِي جَائِزٌ لِّكَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ مَوْلَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
يَا بَابُ اَلْتَّزْوِيجِ اِلَى الْمِرْآةِ قَبْلَ
التَّزْوِيجِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيُكَ فِي الْمَنَامِ
يُبْعِي إِلَيْكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَبِيرٍ فَقَالَ لِي
هَذِهِ أَمْرُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ ذَيْبِهِكَ الْقُوبَ
فَإِذَا أَنْتُ هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ يُبْصِرُهُ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو مہر کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تھا سہ پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک سوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی ان صحابی نے کہا کہ ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمہارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہن گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنگایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے :

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ملے بغیر صحیح نہیں۔

برجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ”پس انھیں روکے مت رہو“ اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں“ اور ارشاد ہے کہ ”اور اپنے میں سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَ لَكَ تَسْبِيحًا فَمَنْطَرًا لِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَبْقَ فِيهَا شَيْءٌ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَذَرِي جَنِينَهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرِي دَكُورًا خَاتَمًا مِّنْ حَبِيدٍ فَذْهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَبِيدٍ وَلَكِنَّ هَذَا الزَّارِجِيُّ قَالَ سَهْلٌ تَالَهُ يَدَآءُ فَلَمَّا نَصَفَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ كُنْتَ تَكُونُ عَلَيْهَا مَعَهُ شَيْءٌ وَكَنْتَ تَكُونُ تَكُونُ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوتِرًا فَأَمَرَ بِهِ خُدًى فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مِثْرَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا فَذَٰهَا قَالَ أَتَقْرَأُ مِمَّنْ عَنْ طَهْرٍ قُلُوبُكَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ :

باب مَنِ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْزِلُوهُمْ فَدَخَلَ
بَيْنَهُ النَّعْبِيُّ وَكَذَلِكَ ابْنُ كُرَيْبٍ وَقَالَ
وَلَا تُنْكِحُوا النَّسْرَةَ حَتَّى يُوْمِنُوا
وَقَالَ وَابْنُ كُرَيْبٍ أَلَا يَأْتِي مِنْكُمْ :

لائٹوں اور میاؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے امین وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عہدہ بن زبیر نے خبر دی اور اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا ہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشرف میں سے ہوتا) جلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھو تا جی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا محل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ ماضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو محل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح ”نکاح استبصار“ کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ بھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا کہتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی، تو وضع محل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلائی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا حاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جن کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو رکھتی نہیں تھی۔ یہ کہیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشان سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی تو اس کے پاس آنے جانے

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَمِيٍّ عَنْ يُونُسَ قَالَ رَوَّعْتَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْدَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةٍ أَحَدُهُمْ كَيْفَ كَانَ مِنْهَا نِكَاحُ التَّائِسِ أَيُّوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَرْيَتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصِدُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ الْأَحْرَكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ لَا مَرَاتِي إِذَا طَلَعَتْ مِنِّي طَمِئْتُهَا أُرْسِلَ إِلَى فَلَانٍ فَاسْتَبْعِنِي مِنْهُ وَ يَنْكِحُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْتَبْعِنُ أَبَدًا حَتَّى يَنْبَغِيَنَّ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْعِنُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَلَا كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي تَحَايَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتَبْصَارِ وَنِكَاحُ الْخُرْجَتِيمِ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا وَإِذَا حَمَلَتْ وَدَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَفْعَلَ حَمْلُهَا أُرْسِلَتْ الْكِبَرَاءُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَسْتَنْبِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فَلَانُ تُسَبِّحُ مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ قِيلَ جَنِّي بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَنْبِعَ يَوْمَ الرَّجُلِ وَنِكَاحُ التَّائِسِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَافِرُ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَمْ يَنْصِبَنَّ حَتَّى آتَاهَا بِهَقٍّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ آتَاهَا هُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ لِحْدَهُنَّ وَدَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوا لَهَا وَدَعَا أَرْبَهُمُ الْفَقَاةَ ثُمَّ

والے جمع ہوتے اور کسی قیادہ شناس کو ملانے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے :

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وہ دآیات بھی جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو۔“ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائیداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ مقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی

الْحَقُّ وَاللَّهَ مَا يَلْتَمِزُ يَرُونَ قَالَتْ طَاهٍ وَدَعَى ابْنَةً لَا تَعْتَبُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ :

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُشْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمِّ الْيَسَاءِ إِلَّا فِي لَا تَوْتُوهُنَّ مَا لَيْتَ لَهِنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا تَرْغِبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضِلُهَا مَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرُهُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرِكَ أَحَدٌ فِي مَالِهَا :

نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطے سے)

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبد دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ثَوَّقِي بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَقِيتُ لُبَّالِي ثُمَّ لَقِيتُ فَقَالَ بَدَّ إِلَيَّ أَنَّ لَدَا أَنْزَوْتُ بِرَجُلٍ هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ :

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان

فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ
أَنَّهُ تَزَلَّتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أَحْسَنَ لِي مِنْ تَزْجِلٍ
لَطَلَقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَتْ وَيَخْطُبُهَا
فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَّشْتُكَ وَكَرَّمْتُكَ فَطَلَقَهَا
ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ لِيكَ أَبَدًا
وَكُنْتُ رَجُلٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ
تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَنْصُلُوهُنَّ
فَقُلْتُ أَلَا نَفْعٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا
إِلَيَّ ۝

یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فَلَا تَنْصُلُوهُنَّ" کی تفسیر کے سلسلہ میں
بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے
ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص
سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب مدت پوری ہوئی
تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا
کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے عھداری بری بنایا اور تمہیں
عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح
کا پیغام لے کر آئے ہو۔ مگر نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے
نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عزت بھی اس کے یہاں
والہیں جانا چاہتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو دو کو موت" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان

کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

باب ۶۱ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَ
خَطَبَ الْمُغَيَّرَةَ بِنِ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ
أَدْلَى النَّاسِ بِهَا فَا مَرَدَّ جَلًا فَزَوَّجَهُ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَدِمَ حَكِيمِهِ
بِنْتُ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ لِي
قَالَتْ لَعَنَهُ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكَ وَ
قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدُ آتَى قَدْ تَكَلَّمْتُكَ
أَدْلَى مَرَدَّ جَلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ
سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ
بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا ۝

۶۱۔ جب ولی خود لڑکی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرون شعبہ
رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔
آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک
صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح بڑھایا۔ اہد
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے
کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ
ہاں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے
نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گمراہ بنا
لینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان
کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ وہ نکاح کرادے، سہل رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ میں اپنے آپ کو انھوں کو ہمہ کرتی ہوں۔ پھر ایک

صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔

۶۱۔ (۱)۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معادیہ نے خبر دی
ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ
پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے؟
آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت تیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي
حَبْرٍ الرَّجُلِ قَدْ شَرَّ كُنْهُ فِي مَالِهِ خَيْرٌ عَبَّ

عَنْهَا أَنْ تَبْتَزَّ جَهًا وَيَكْرَهُ أَنْ يُبْتَزَّ جَهًا غَيْرَهُ
قِيْدُ خُلِّ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ يَتَحَيَّسُهَا فَتَرَاهَا هُوَ اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسًا تَجَازَعْنَا أَمْرًا تَعْرِضُ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ
فَنَحْمَقُ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ لَمْ يَرِدْهَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ لَرَجُلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ
وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنْ أَشَقُّ بَرْدِي هَذِهِ فَأَعْطَيْهَا التَّيْصِفَ
وَأَخَذَ التَّيْصِفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
كُنِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔
باب ۱۸ نکاح الرجل وكذا الصغار
يَقُولُهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ لَمْ يَحْضُرُوا
فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً أَشْهُرٍ قَبْلَ
الْبُلُوغِ ۝

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ
سِنِينَ دُخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَ
مَكَّنَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ۝

باب ۱۹ تزويج الأرب ابنته من الإماء
وَقَالَ عُمَرُ خَطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنْكَحَتْهُ ۝

پردوش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا
چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند کرتا ہو کہ کہیں
دوسرے شخص اس کے مال میں داخل نہ بن جائے اس عرض سے وہ لوگ کور ہو گئے
رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۝

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو
آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے انھیں نظر نیچی اور ادا پر کر کے دیکھا
اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت
فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو
کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں
نے عرض کی کہ ہاں ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی یہ چادر بچھاؤں
کے اداچی انھیں دیدوں گا اداچی خود کہوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں
تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضورؐ نے

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ ”اور وہ عورتیں جنہیں
ابھی حیض نہ آتا ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے
پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۝

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا
تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنحضورؐ کے پاس
آئیں اور نو سال تک آنحضورؐ کے ساتھ رہیں۔

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عروسی اللہ سے
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام
نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضورؐ سے کر دیا ۝

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ بْنُ أَصْبَاحٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَابْنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْتُ أَتَّهَا كَأَنْتَ حِنْدَةُ تِسْعِ سِنِينَ

باب السُّلْطَانُ دَلِيلُ يَقْبَلُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فِقَامَتَ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ تَزَوَّجْنَاهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيتَهَا أَيُّهَا جَلَسْتُ لَا زَادَ لَكَ فَالْتَمَسِي شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدَ شَيْئًا فَقَالَ أَلْتَمِسِي وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَوْ عَجِدْتِ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَ سُورَةُ كَذَا فَاسْتَوْرَسَتْهَا فَقَالَ تَزَوَّجْنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۰۔ ہم سے معتبیر بن اسباح نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب بن ہشام بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کی توان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضور کے ساتھ نو سال تک رہیں؟

۷۰۔ سلطان بھی دلی ہے، بوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دایک خاتون سے، اس ارشاد کے کہ ”میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔“

۱۲۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انھیں بھر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضور نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہے، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں؟

۷۱۔ باب یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیابا بی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے؟

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

باب لَا يُكْرَهُ الْأَدَبُ دَخِيرَةُ الْبِكْرِ وَالْتَّيِّبُ إِلَّا بِرِضَاهَا

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيُّمُ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسَأْذِنَ

نہ مل جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضور نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی)۔

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بیٹھنے نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو جعفر نے ادران سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرفاق ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جاسکتی ہے۔

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْنُكَ تَسْتَحْيِي قَالَ رَضَاهَا صَتَهَا

بَابُ إِذَا دَوَّجَ ابْنَتُهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَيَكَا حَهُ مَرْدُودٌ

۱۲۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمن اور مجمع ابنی یزید نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ تیسہ تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضور نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید نے خبر دی انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک مہمانی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَعْلٍ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ الْأَنْصَارِيَِّّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ تَقِيْتُ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ قَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ يَكَا حَهُ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَجَعْلَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَتَى النَّبِيَّ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ قَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ يَكَا حَهُ

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ اور اگر تھیں نوحہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انعام نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تعویڑی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ يَقُولُهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

وَإِذَا قَالَ يَتِيمٌ زَوْجَتِي فَلَا تَنْهَ تَمَكَّتْ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ قَالَ زَوَّجْتُهَا فَمَا جَاءَ بِئْرِ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ جِئْتُمَا إِلَّا تُقْسِطُوا فِي
الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا
ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْبَيْتُ مَعَكُمْ تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلِيَّتُهَا
تَبْرَعُ فِي جَمَائِلِهَا وَمَا لَهَا وَبِرَّيْدٍ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْ صَدَاقِهَا فَتَهْزَأَ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهَا فِي الرِّمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمُورَ بَيْتِهَا
مِنْ سِوَاهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَغْنَى
النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ دَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى أَنْ تَرْغَبُونَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ أَنْ
الْبَيْتُ إِذَا كَانَتْ ذَاتُ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا
فِي نِكَاحِهَا وَنَسِيَهَا وَالصَّدَاقُ وَإِذَا كَانَتْ
مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكَوْهَا
وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُمَا يَنْزِلُ عَنْهَا
حَيْثُ يَرْغَبُونَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَنْكِحُوهَا
إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيَعْطُواَهَا
حَقَّهَا الْأَذَى مِنَ الصَّدَاقِ ۝

جھڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے
سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

بَابُ إِذَا قَالَ النِّكَاحُ يُلَوِّحُ رَدِّ جُنَى
فَلَا تَنَاقُضَ فَقَالَ قَدْ رَدَّ جُنْكَ يَكُنْ أَوَّلًا
جَارَ النِّكَاحِ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِرَدِّ جُنَى
أَرَضِينَتِ أَوْ قِيلَتْ ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَمْرِأَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، اور بیہقی نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ”اور اگر تمہیں
خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے“ سے ”ما ملکت
ایمانکم“ تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال
کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح
کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا
ہے، سوئے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں
اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے
نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے
آیت ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں“ سے ”وَرَبُّنَا
تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب
صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے
اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب
مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے
ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں

جھڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے
سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

۱۲۷۔ اگر تکلیف دہی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح
کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے اتنے
میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے
کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ
ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا قَالَ مَا
عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطَاهَا دَلْوً
خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ
فَمَا جِئْتُكَ مِنَ الْفُقَرَاءِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ
فَقَدْ مَلَكَتْكُمْ بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُقَرَاءِ ۝

**باب لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةٍ
آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ
يَدَّعِ**

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْتَدِثُ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا
يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةٍ آخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ
الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ۝
۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَوْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِيَّاكُمْ دَانَتْ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَرُ الْخَبَرِ
وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا
وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى
خُطْبَةٍ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ۝

باب تَنْصِبُ تَرْكُ الْخُطْبَةِ ۝

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الرَّزْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

آپ کو آنحضرت کے لیے پیش کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی
مزدورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا
نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کپڑے
انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا اس
عورت کو کچھ دو، خواہ لہجے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرت نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا
محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے
بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عورت
سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ ہم سے مکی بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے
حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا
ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاد لگائیں (اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے
پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے
ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی
سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کر بد نہ کرو اور نہ
دلوگوں کی بھی گفتگوؤں کو کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔
بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام
نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت ۝

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بربہ ہوئیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صدمت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیسا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرمؐ کا راز کھدوں۔ ان اگر حضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۷۷۔ خطبہ :

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دواقراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جاوہر ہوتا ہے :

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا :

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن وکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ینیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دلہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اور چچا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مژبہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اہل مکہ سے کم مہر لگنا جائز ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

لَنَبِيٍّ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَتَكُنْتُكَ حَمَصَةً
بِنتِ عُمَرَ فَلَيْتَ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَضْنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَيْتَهُ لَكُمُ
يَمْتَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ لَيْلِكَ نِيْمًا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِي قَدْ
عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُدْفِنِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُ زَوْجًا لَعَلَّيْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَ
مُوسَى بْنُ حَفْصَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

بَابُ الْخُطْبَةِ :

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ
ابْنِ اسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِجْعًا :

بَابُ صَرَبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ
وَالْوَلِيمَةِ :

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضَلٍ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دُرَّكَانٍ قَالَ قَالَ تَالِيتُ الرَّبَّ بَعِثَ
بِنتُ مَعْوِذِ بْنِ عَمْرٍاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَيْثُ بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي
كَجُلُوسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوزِيَّاتٍ تَنَايَضِرُ بَيْنَ
يَا الدُّفِّ وَيَتَدُبُّنَ مَنْ قِئْلَ مِنَ الْبَاكِ يَوْمَ بَدْرٍ
اِذْ قَالَتْ اِخْذُحْنِ وَفِيْتَا نَبِيٍّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ
دَعْنِي هَذِهِ وَتَوَلَّيْ يَالَيْذِي كُنْتِ تَقُولِيْنِ :

خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے۔" آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ
مَدَقَاتِهِنَّ مِنْكُمْ وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَ
أَذَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَىٰ وَاتَّبِعُوا أَحَدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَلَا تَأْخُذْ بِمَا مِنْهُ شَيْئًا - وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَغْيِرُوا لَهَنَ - وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَلَّى خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "یا تم نے ان کے لیے کچھ دہر کے طور پر مقرر کیا ہو۔" اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ دوسرے کی ایک انگوٹھی ہی ہے:

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ تَزَوَّجَ لِمَرْأَةٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ لِمَرْأَةٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ دَعَنَ تَزَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ لِمَرْأَةٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ مِّنْ ذَهَبٍ

۱۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی توڑ کے ساتھ)

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ دِيغِيرِ صَدَقَةٍ

۸۰۔ تسمان مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ إِنِّي لَكِنِّي الْفَرَمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْهَا رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْهَا رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ لَهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْهَا رَأَيْكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكَيِّفِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبَ فَاطْلُبْ دَلَّوْا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابو حازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو ہمعصور کے لیے بیہ کر دی ہے۔ آنحضورؐ اب جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے بیہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں۔ حضور اکرمؐ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضورؐ کے لیے بیہ کر دیا آنحضورؐ جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت فرمایا انھوں نے پاس کچھ دہر کے لیے ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ
كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَمَّكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوسہ لے آگئی بھی اگر مل جائے
وہ گنتے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔
لوسہ کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا تمہارے پاس
کچھ قرآن ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس
قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے ۝

بَابُ الْأَمْرِ بِالْعُرْوَةِ وَخَاتِمِهِ
مِنْ حَدِيثٍ ۝

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوسہ کی انگوٹھی
مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكْوَانٌ عَنْ سَفِيْنٍ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَكَوْ
نَحَاتِهِ مِنْ حَدِيثٍ ۝

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی
ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ
لوسہ کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ
عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ
وَقَالَ الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ
فِي مَصَاهِرَتِهِمْ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي
فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَلَّى لِي ۝

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ
حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور جو
کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو
وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرْبٍ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ
أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۝

۱۳۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔
ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے،
ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ
پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا،
یعنی نکاح کی شرطیں۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي
النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسُودٍ لَا تَشْطَرُطُ
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِبَاهَا ۝

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط
نہ لگائے۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ زَكْوَانٍ
هُوَ ابْنُ أَبِي رَيْدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے
جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اِمْرَاَةٌ عَلَى وَرَينَ نَوَاحٍ مِّنْ ذَمِيْبٍ قَالَ يَا رَلَكُ
اَللّٰهُ لَكَ اَوْلِيَةٌ كَوْنِيْشَاةٌ ۝

باب الدعاء لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يَهْدِيْنَ
الْعُرُوْسَ وَالْعُدُوْسَ ۝

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُرْدَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَتِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْنِيْ أُحْمِي
فَادْخَلْتَنِيْ الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
فِي الْبَيْتِ نَقَلْنَ عَلَى الْخَبْرِ دَابَرَكُوْهُ وَ عَلَى
خَيْرٍ طَائِرٍ ۝

باب من أحب النِّسَاءَ قَبْلَ الْعَدُوِّ ۝

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ
فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِيْ رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ اِمْرَاَةٍ
وَهُوَ يَزِيْدُ اَنْ تَبِيْعِيْهَا وَلَوْ بَيْنَ يَحَا ۝

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہوا اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

باب من بنى بِاِمْرَاَةٍ وَهِيَ بِنْتُ

لِتَسْمِ سِنِيْنَ ۝

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بِنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ عُرْدَةَ
تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ
وَهِيَ ابْنَةُ سَيْتٍ وَبَنِيْ يَحَا وَهِيَ ابْنَةُ لِسْمِ
وَمَكَثَتْ حِنْدًا تِسْعًا ۝

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر
سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت
دے۔ دعوتِ دلیر کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۷۔ دُھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُھن

کو دعا۔

۱۴۱۔ ہم سے فردہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ
میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندسے لگائیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی
خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے دُھن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا، خبر د
برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ ۝

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُھن کے پاس جانا پسند کیا ۝

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے
حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے
ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور غزوہ سے پہلے اپنی قوم سے کہا
کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہوا اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۸۹۔ جس نے نوسال کی عمر کی بیوی کے ساتھ

خلوت کی ۝

۱۴۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی
اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضرتؐ کے
ساتھ نو سال تک رہیں ۝

لہ یہ حدیث اس سے پہلے ہی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں
عموماً نوسال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں پہلی جاتی تھیں۔
ابتداءً بلوغ کا تعلق موسمِ ادراب و ہوا کے ساتھ بھی بہت مد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس
بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے ۝

بَابُ الْبَيْتَاءِ فِي الشَّفَرَةِ

۹۰۔ سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا :

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسمعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں ردی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دسترخوان پکھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھمبہ پیرا رکھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ اہبات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے (انھیں کنیز ہی رکھا ہے) کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں (اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ اہبات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں۔ چنانچہ جب کوپہ ہمارا آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈالوایا :

۹۱۔ دن کے وقت دلہن کے پاس جانا، سواری اور روشنی

کے اہتمام کے بغیر :

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی العزرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے غمزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا :

۹۲۔ محل کے کچھوٹے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے :

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالرد چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالرد چادریں کہاں! آنحضورؐ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے :

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَعَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى وَاجِمَةٍ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا نَحْرٍ وَلَا لِنُطَاجٍ فَالْتَمَى فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَاللَّسْمِ فَكَانَتْ وَاجِمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لِمَ دَى أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ يَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا لَنْ نَجْعَبَهَا فَبَيَّ مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُجْعَبَهَا فَبَيَّ يَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أُرْخِلَ دَخِلَ لَهَا خَلْعَهُ وَهَمَّ بِالْحِجَابِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ :

بَابُ الْبَيْتَاءِ بِالنِّسَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

وَلَا نِزَارٍ :

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا كَعْبِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتْحِي فَأَدْخِلْتَنِي الدَّارَ فَلَوْ يَرُونِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُجِّي :

بَابُ الْأَنْطَا دَخْوَهَا لِلنِّسَاءِ :

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذَ لَكُمْ أَنْتَا طًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآفِي كُنَّا أَنْطَا قَالَ لَهَا سَتَكُونِي :

باب ۹۳ التَّيْنَةُ الَّتِي يُهْدِيَنِ الْمَرْأَةُ إِلَى نَفْسِهَا

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكَ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ

باب ۹۴ الْهَدْيَةُ لِلْعَرُوسِ وَ قَالَ

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ رُسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَرَيْتُ فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَمَوْعَتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِحُجَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَرْثَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْتُنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا لَا تَفْعَلِي فَعَمَدَاتُ إِلَى تَمْرَةٍ مَمْنٍ وَاقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَنِيئَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأُطْلِفَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعِي لِي رَجُلًا سَتَاهُمْ وَادْعِي لِي مَنْ لَعِينَتْ قَالَ فَعَمَدْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ فَدَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَمَ يَدِي عَلَى تِلْكَ الْحَنِيئَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَذْغُوا عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں +

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسراریل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انصار نے ایک (تیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہارے پاس لہو (دھڑ) بجانے والا نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں +

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا،

ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (لہو کی) مسجد بنی رفاعہ میں مجھے سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گندہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کی طرف سے ہمتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انہیں سلام کہتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھے ام سلمہ نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ مزدودو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا طیبہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلاؤ اور انہیں جو بھی مل جائے اسے بلاؤ، بیان کیا کہ میں نے آنحضور کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور اپنا ہاتھ اس طیبہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ طیبہ کھانے کے لیے آنحضور بلائے گئے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ
تمام لوگ اس عیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ
چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں بائیں کرتے رہے رانس
رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ مجھے دان کے گھر میں مٹھرے
سہنے کی وجہ سے، بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ
اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازدواجِ مطہرات
کے مجرد کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔
اور آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف
لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت
حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت
کر رہے تھے ”لَا إِيْمَانَ دَلُوْا نَبِيَّ كُفْرُوْا فِيْ مَمْتٍ جَايَا
كُرُوْا بِحُزْنٍ اِسْوَءٍ“ اس وقت کے جب کھانے کے لیے تھیں (آنحضورؐ)
اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی
تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو
پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی
لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی
ہے۔ سو وہ تمہارا شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور
اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ابو عثمان کہتے ہیں کہ انسؓ نے

لَهُمْ اَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَتَبَايَسْ كُلُّ
رَجُلٍ بِصَاحِبِهِ قَالَ حَتّٰى تَصَدَّقُوْا
كُلُّهُمْ عَنْهَا فَنَخَّرَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ
وَبَقِيَ نَفَرٌ يَّتَخَذُوْنَ قَالٌ وَجَعَلْتُ
اَعْتَمْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِيْ
لَا شَرِيْهٍ فَقُلْتُ لَا تَهْمُ قَدْ ذَمَبُوْا فَرَجَعُ
فَدَخَلَ الْبَيْتِ وَارْتَحَى السِّتْرَ وَارْتَحَى
لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بِيُوْتِ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ
يُخْرِجَ نَكْرًا اِلَى طَعَامٍ غَيْرِ تَاْطِيْرٍ
اِنَّهُ وَلَكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَاَدْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَاَنْشِرُوْا وَلَا مَسْنَأَ لِيْنٍ
لِّحَدِيْثٍ اِنْ ذِكْرُكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ
فَيَسْتَحْجِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْجِيْ مِنْ
الْحَقِّ قَالَ أَبُوْ عَثْمَانَ قَالَ اَلَسْ اَتَاهُ
خَدَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَ سِنِيْنَ ۝

کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ۝

۹۵۔ دامن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار

باب ۹۵ اِسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ لِلْعَدُوْسِ

وَعِيْرَهَا ۝

لینا ۝

۱۴۹۔ مجھ سے عید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ سے جو رہا ننگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔
ماہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا دپانی نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے
نازبے دھو پڑی۔ جب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی
تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن خبیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو
جزلے خیر سے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو

۱۴۹۔ حَدَّثَنِيْ عِيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا
اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلَتْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْصِيْرًا اَمْعَابِهِ
فِيْ طَلِيْعِهَا مَا ذَرَكْتُهُمْ اِلَّا صَادِقٌ فَصَلُّوا اِلَيْهِ وَصَوَّوْ
فَلَمَّا اَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَوْا اَذْلَكَ
اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ النَّاسِمْ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ خُبَيْرٍ
جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَاَللّٰهُ مَا نَزَلَ بِكَ اَمْرٌ

قَطْرًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ جَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَهٗ ۝

باب ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مُنْصَبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَتَوَلَّى جَنَّتَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِأَسْوَأِ
اللَّهِ إِلَهُهُ جَنَّتْ بَنِي الشَّيْطَانِ وَ جَنَّتِ الشَّيْطَانُ
مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدَّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْفَعِي وَلَكِنْ
لَوْ يَتَوَلَّى شَيْطَانٌ أَبَدًا ۝

باب ۹۷ الْوَلِيْمَةُ حَتَّى ۝ وَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْلُو
وَلَوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَيْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ
سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ أَهْلًا فَيُؤَاظِمُنِي عَلَى خِدْمَةٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدْمُنُهُ عَشْرَ سِنِينَ
وَتُوَفِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ
عَشْرَيْنِ سَنَةٍ فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ
الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَدْلَى مَا أُنْزِلَ
فِي مُبْتَدَأِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبِ ابْنَتِهِ بِحُشٍّ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً وَدَاعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا
مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكْثَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و مہلت
نصیب ہوئی۔

۹۶۔ جب میان اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؟

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریب
نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بس اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔
اللَّهُمَّ جَنَّتْ بَنِي الشَّيْطَانِ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ
اور جو اولاد تو تم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے
یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری
مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی
تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ صلی
وہاں ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت
ناسل ہوئی اس سے میں... خوب واقف ہوں۔ اور اہل ثلثین نزول
آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دھن بنیں، تو
آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو
ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال
سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اور میں ٹپٹے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیل کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُٹھے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

خَرَجْتُ مَعَهُ يَكُنِّي يَخْدُجُوا فَمَسَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ كَأَنَّهُمْ يَقُومُونَ فَرَجَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَدَعَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ وَطَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسَّيْرِ دُؤْلَ الْيَعَابِ ۝

باب ۹ اُولَیْمَةِ دُلُوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ سَعْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَعْمًا مَدَّ فُتُهَا قَالَ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ ۝

۱۵۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَسًا قَالَ لَنَا مَدَامُ الْمَدِينَةِ نَزَلَ إِلَيْهَا جُرُونٌ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَتَايَسُكَ مَالِي وَانْزِلْ لَكَ عَنْ أَحَدِيْ امْرَأَتِيْ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَدَجَ إِلَى الشَّوْقِيِّ نَبَاعَ وَاشْتَرَى فَاَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمِينٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ دُلُوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ ۝

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو ۝

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے خادہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا وہ بولے ایک گٹھلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا ۝

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجرین میں آئے تو انھار کے گھروں میں اُتے۔ عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمن ابن عوف! میں تجھ اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک سیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمن بولے آپ کا مال اور میرا اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھٹی اور خبر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی ہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مال دیکھایا۔

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب نکاح کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لایا۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صنفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شعیب نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا۔

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (در جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھوں نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

شُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَقَ صَفِيَّةً وَنَزَّوَجَهَا وَجَعَلَ خُتْمَهَا مَدَاقِهَا وَأَذَلَّ عَلَيْهَا خَيْبٍ ۝

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَأُرْسِلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ ۝

۹۹۔ بَارِبٍ مَنِ أَدْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ الْبَعْضِ ۝

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذَكَرْتُ زَوْجِيَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَلَّ عَلَى أَحَدٍ نِسَاءً مَا أَذَلَّ عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَشَأْ ۝

بَابُ مَنِ أَدْلَمَ يَأْكُلُ مِنْ شَايَةٍ ۝ ۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ ۝

بَابُ حَتَّى إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَمَنِ أَدْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ دَعْوَةً وَلَمْ يُؤَقِّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ ۝

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا ۝

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُوا الْعَاقِبَةُ دَايِبُوا الدَّاعِيَ وَاعُودُوا الْمَرْيُوعَ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِسِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَمْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَمْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرْيُوعِ وَدَلَّتْ بَايَعُ الْجَنَادَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِيسِ قَابِزًا بِالْقَسْرِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَفُشَاءِ السَّلَامِ وَلَا جَابِدَ الدَّاعِيَ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَعَنْ آيَةِ الْبَيْتَةِ وَهَنْ الْمَيَّاسِ وَالْقَيْسَةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالِدِيَّاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِشْأَاءِ السَّلَامِ ۝

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو سَيِّدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُدِيهِ وَكَانَتْ أُمْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مَهُمٌ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ نَذَرُون مَاسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَبِلَ لَهَا تَمْرَاتٍ مِنَ التَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَتْ سَقَنَهُ إِيَّاهُ ۝

يَابِلُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ مَنْ آجَى مُرَبَّةً آتَتْهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہدیدوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور پیاروں کی عیادت کرو ۝

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا، اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ربیعی گڑے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں اور ربیعی اور پارچہ جات، کنان، استبرق کے عمدہ ربیعی کپڑے۔ ابو الاحوص کی ابو عوانہ اور شبیبانی نے لفظ انشاء السلام میں متابعت کی ۝

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دلہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھجور کھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں ۝

۱۶۳۔ جس شخص نے دعوت قبول کی اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ۝

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

اور غریب نہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوتِ ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی ۛ

۱۶۴۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہر شے بھی جائیں تو میں ان کو کھ لوں گا۔

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا ۛ

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی جو اہل بیت ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے مولیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ شادی وغیرہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے ۛ

۱۰۵۔ دعوتِ ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو

لے جانا ۛ

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو مصیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوتِ ولیمہ سے گئے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۛ

بَابُ مَنْ اجَابَ إِلَى كُرَاعٍ ۛ

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزَّعْمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَاجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ تَقَبَّلْتُ ۛ

بَابُ اجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا ۛ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَمَامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَاحِبٌ ۛ

بَابُ دَعَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

إِلَى الْعُرْسِ ۛ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُصَبِّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقِيلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَكَأَمَ مُنْتَشًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ۛ

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوبؓ کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمرؓ بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوبؓ نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہی مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیلؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالکؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافعؓ سے، ان سے عاصم بن عمرؓ نے، ان سے عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے تیکے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے امدانہ آئے میں نے آپؐ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپؐ فرمائی) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ تیکے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا میں نے یہ تیکے اس لیے خریدے ہیں کہ آپؐ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا تصویر دالوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور مردنرش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے زندہ کر دو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۱۰۷۔ نئی دھن کا دلیمہ میں مہان مردوں کی خدمت

کرنا۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسانؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سہلؓ نے، کہا کہ جب ابو اسیدؓ سعدیؓ نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرتؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرتؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

فِي السَّعَةِ وَرَأَىٰ مِنْ مَسْعُودٍ مَوْدَةٍ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَىٰ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْحِدَادِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هَلْبِنَا عَلَيْهِ النَّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَىٰ عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَىٰ عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَلْطَعُهُمْ كُلَّ طَعَامًا فَرَجَعَهُ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْفَارِسِيِّنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ مَرْقُوقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَلَّمَا دَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا بَدَأَ خُلِّيَ تَعَرَّفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَلَامَ حِينَ تَقَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ قَالَتْ تَقَلَّتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَبَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُجَدُّ بَوْنُ يَوْمِ النِّيمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ رِقَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي

الْعَرَسِ وَخَدْمَتِهِ فِي النَّفْسِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا حَرَسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَا قَرْبَةَ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ ثَمَرَاتٍ فِي ثَوْبٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنْ اللَّيْلِ فَلَمَّا نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَتْهُ لَهَا فَسَقَتْهُ فَتَجَعَّدَتْ بِذَلِكَ

۱۰۸۔ شادی سے موقع پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو ۰

بَابُ الْتَغْنِيمِ وَ الشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسَكِّرُ فِي الْعُرْسِ ۰

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَارَةً مُهْرًا يَوْمَئِذٍ وَجِيءَ الْعُرْدُوسُ فَقَالَتْ أَدْقَالُ أَتَدْرُونَ مَا أَلْقَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَعْتُ لَهُ ثَمَرَاتٍ مِنَ التَّلِيلِ فِي ثَوْبٍ ۰

بَابُ الْمَدَامَةِ مَعَ التَّسَاءُلِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَّا الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ ۰

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ لِأَنَّ أَقْمَتَهَا كَسَرْتَهَا فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ ۰

بَابُ الْوَصَائِي بِالنِّسَاءِ ۰

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُبَيْفِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا مِمَّا تَحَنَّنَ خُلُقُهُ مِنْ نِكَاحٍ فَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الصِّلَةِ أَغْلَاهُ فَإِنْ دَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَوَلَّاهُ كَوَيْلًا أَعْوَجَ فَأَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۰

۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ لہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا ۰

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں ۰

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے ۰

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت ۰

۱۰۹۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے ميسرة نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں ۰

۱۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے سہیل بن سلمان سے حدیث بیان کی کہ ابن عبد اللہ بن دینار نے اوسان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس خوف کے در سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمیں بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو ہم نے اسے خوب کھل کے گفتگو کی، خوش طبعی کی۔

۱۱۱۔ خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ۔

۱۴۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔ پس امام نگہبان ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے بیوی بچوں کا نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا، غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے سوال

ہوگا مال پس تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت، زیر نگرانی چیز کے بارے میں)

باب ۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت۔

۱۴۲۔ ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں میمنی بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کیے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاعزادہ کا گوشت ہے وہ بھی پیٹاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فریہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے خوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا ترنگا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو معنی دیتی ہوں، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تنہا میری رات کی طرح (مقتل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اُوسَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتَا نَبِيَّ الْكَلَامِ وَالْإِنْسَاطِ إِلَى نِسَائِهِنَّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيَّيَّةً أَنْ يَنْزِلَ فَيُنَازِلُنَا فَيَقُولُ فَمَنْ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَكُّمًا دَا نَبَسَطْنَا؟

باب ۱۱۱۔ تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَكُّمًا دَا نَبَسَطْنَا؟

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَلَا مَأْمُورَاجَ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ؟

ہوگا مال پس تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت، زیر نگرانی چیز کے بارے میں)

باب ۱۱۲۔ حُسْنُ الْمَعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ؟

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَکْتُ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ دَلْعَاقَدَنْ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارٍ أَزْوَاجَهُنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي تَحْتَهُ جَمَلٌ عَقِبَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٌ فَيَزِلُّنِي وَلَا سَهْلٌ فَيَسْتَقِلُّ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرًا إِنْ أَخَافُ أَلَا أَدْرَهُ إِنْ أَدْرَهُ أَذْكَرُ عَجَبَهُ وَبَحْرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي النَّعَشَقُ لَنْ أَنْطِقُ أُحَلِّقُ دِنْ أَسْكُتُ أَعْلَى قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي أَكْمَلِي يَهَامُهُ لَوْحًا وَدَقْرًا وَلَا مَخَانَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي لَنْ دَخَلَ مَهْدِي

وَإِنْ خَرَجَ أَحَدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عِدَّةٌ قَالَتِ السَّادِسَةُ
 زَوْجِي أَنْ أَكُلَ لَمْ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَقَتْ وَإِنْ اضْطَجَعَ
 التَّفْتُ دَلَّ يُرْجَى الْكُلُّ لِيَعْلَمَ أَنْتِ قَالَتِ السَّابِعَةُ
 زَوْجِي غَيَا يَأْكُلُ أَوْ يَشْرِبُ أَوْ يَطْبَخُ قَالَتْ دَاعِيَةٌ
 شَجَلِكِ أَوْ قَلْبِكِ أَوْ جَمْعُ مَلَا ذَلِكَ قَالَتِ الثَّامِنَةُ
 زَوْجِي الْمُسُّ مَسَّ الْأَرَبِ وَالزَّرِيحُ زِيحُ الرَّيْبِ
 قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي زَفِيعُ الْبَعْدِ طَوِيلُ التَّجَادِ
 عَظِيمُ التَّرَمَادِ قَوِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّارِ قَالَتِ
 الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ كَمَا مَاتَ مَالِكٌ خَيْرٌ
 مِنْ ذَلِكَ لَكَ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ كَلِيلَاتُ
 الْمَسَارِجِ وَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ آيَقَنَّ
 أَكْهَمْتَ هَوَالِكِ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو
 زَرْجٍ أَنَا مِنْ حُجِيٍّ أَذْنِي وَمَلَأَ مِنْ شَجْعٍ
 عَضْدَتِي وَتَحَجَّنِي فَبَعَجَتْ إِلَى نَفْسِي دَجْدَتِي
 فِي أَهْلِ غَيْمَةٍ يَشُقُّ جَعَلَتِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
 وَطَاطِيٍّ وَدَارِيٍّ وَنَتَقِي فَعِنْدَهُ أَقْوَرُ فَهَلَا
 أَكْبَحُ وَارْقَدُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ وَاشْرَبْ فَاتَّقَتُمْ أُمُّ
 أَبِي زَرْجٍ قَمَا أُمُّ أَبِي زَرْجٍ غَنُومَةٌ رَدَاخٌ وَبَيْتُهَا
 مَسَاخٌ إِنَّ أَبِي زَرْجٍ مَسَاخٌ إِنَّ أَبِي زَرْجٍ مُضِيحَةٌ
 كَمَلُ شَطْبَةٍ دَيْسِيخٌ لِي زَارِعُ الْجَعْرِ بِنْتُ
 أَبِي زَرْجٍ قَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْجٍ طَوْعُ أَيْبِهَا وَطَوْعُ
 أُمِّهَا وَمِلٌّ كَيْسَاتِيهَا وَغَيْطُ جَارَتِهَا جَارِيَّةُ
 أَبِي زَرْجٍ نَمَا جَارِيَّةُ أَبِي زَرْجٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا
 تَغْيِيثًا وَلَا تُنْقِثُ مِيزَتَنَا تَنْفِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا
 تَعْشِيثًا قَالَتِ خَدِجَةُ أَبُو زَرْجٍ وَالْأَدْكَابُ مُخَضُّ
 قَلْبِي أَمْرًا مَعَهَا وَكَدَانٌ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ
 مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرَمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَكَلَحَهَا
 كَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَآخَذَ
 خَطِيًّا وَارْحَ عَلَى نَعْمَا تَوْشَادَا أَعْطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکٹا ہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ
 جب گھر میں آتا ہے تو جیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔
 اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ
 میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب
 پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی
 کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد
 معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے
 دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، میری ہڈی یا زخمی
 کرے یا دونوں ہی گر کر رہے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھوٹا
 خرگوش کے چھوٹے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرب (ایک
 گھاس کی خوشبو کی طرح) ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اپنے ستونوں
 والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ (یعنی والا) دھنی ہے اس کا گھر دارا المشورہ
 کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور
 تھیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند والا ہے
 جو دین میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔
 لیکن صبح کو جب گاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز
 سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انھیں (بھانوں کے لیے) ذبح
 کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے
 میرے کانوں کو زبور سے بوجھ کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے
 بھر دیا ہے۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے
 چند بکریں کے مالک گھرانے میں ایک کونے میں پڑایا یا پھر وہ مجھے ایک
 ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑوں اور کچا وہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی
 کھیتی کو گا بننے والے اور نارج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود
 تھے) اس کے یہاں میں بوقت تو اس میں کوئی نکادت والا نہیں تھا، اور
 سوئی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں
 تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا ہوا تھا اور
 اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابو زرع کا بیٹا میں آپ کے اوصاف کیا
 بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ بنکٹے
 کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھری سے جسم کا تھا) اور بکری کے چارہ کے پھر کا

رَأَيْتُهَا زَوْجًا قَالَ كُلُّيْ أَمْ زَرْعٌ وَمِنْ بَيْتِي أَهْلًا
قَالَتْ فَكُلُوْ جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَطْعَامِيْ مَا بَكَرَ
أَصْغَبَ ابْنِيَّ أَبَى زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ كَلْبَ
كَافِي زَرْعٍ لَا مَرْزُوعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
تَعْمِيْشٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعْضُهُمْ فَاتَّقَعْتُمْ
بِالْمَيْمِ وَهَذَا أَصَحُّ ۝

دعہ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی اور زرع
کی بیٹی تو اس کی خویاں کیا گنوں، اپنے باپ کی بڑی ہی فزائبردار آتی
فرہموتی کہ چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و
غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیز، تو وہ بھی خویوں کی مالک تھی۔
ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں
نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھر رہی تھی، اس نے بیان کیا کہ
ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بولے
جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دو بچے
تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس
کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور رات میں خلی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے موشی لایا اور ہر ایک
میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھ
دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید
ابن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے ”دلائل تَعْمِيْشٍ بَيْنَنَا تَعْمِيْشًا“ بیان کیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے ”فاتقعتھ“

میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۝

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ جَيْشٌ يَتَعَبُونَ بِجَوَائِحِدِهِمْ فَسْتَرَفَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا
رِلْتُ أَنْظُرَ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَعْرِفُ فَأَقْدَرُوا
قَدَارَ الْجَارِيَةِ الْخَدِيْجَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْمُ ۝

۱۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے جیر
لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا
اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نو عمر لڑکی جب کھیل
سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

۱۷۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے

میں نصیحت ۝

بَابُ مَدْعُوطَةِ الرَّجُلِ ابْنَتُهُ

لِحَالِ زَوْجَتِهَا ۝

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر
دی امان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت
دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَوِيصًا عَلَى
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَوَاتِنِ مِنْ
الرِّوَاكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَجَرَةٍ وَحَجَرَةٍ مَعَهُ وَدَعْدَلٍ وَهَدَلْتُمَا مَعَهُ يَدَايَا دِيَةٍ فَتَبَرَّرْتُمَا وَأَوَّجَعْتُ قُلُوبَكُمَا عَلَىٰ يَدَيْهِ مِنْهَا تَقَوُّمًا فَتَلَّكَ لَهَا بِمَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعْجَبَا لَكَ يَا ابْنِ عَدْنَانَ مِمَّا لِعَائِشَةَ وَحُفْصَةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَدَايِ الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاقَبُ اللَّذُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَا نَزَلَ يَوْمًا فَإِذَا أَنزَلْتُ جَنَّتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الدُّخَى أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ لِأَدَا قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ قَطُوفٌ نِسَاءً وَنَايَا خُذْنَا مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَغَضِبْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فَمَا جَعَلْتَنِي فَأَتَكَلَّمْتُ أَنْ تُرَا جَعَلْتَنِي فَأَلَمْتُ وَلَعَلَّ تُشْكِرُ أَنْ أَدَا جَعَلَ قَوْلَ اللَّهِ أَنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَعَلْتُهُ فَإِنَّ أَحَدَهُنَّ لَيَتَّخِذُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَنزَعَنِي ذَلِكَ وَ قُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَمَا خَذْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ الْفَاضِلُ أَحَدُكُنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ لَعَنَ فَقُلْتُ قَدْ خَبْتُ وَخَسِدَتْ أَفْئَاتُ مَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعَنْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تُسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان توبتا الی اللہ فقد صغت قلوبكما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان توبتا الی اللہ فقد صغت قلوبكما" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عروالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (حوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بارہ بار غور کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غائب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں دعوت کر کے آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مطلوب تھے ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترک یہ ترک جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کہیں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضرت کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت سے ایک دن رات تک الگ تھک رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت حفصہؓ) گھر گیا جو حضرت عمر کی صاحبزادی ہیں (اور میں نے اس سے کہا) حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تَوَارَّ جِيبِي فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِّبِي
مَا بَدَا لِي، وَلَا يَغْتَرِّكَ لَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَذً
ضَائِمَتِكَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ عَدَدْنَا أَنَّ
غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِنَغْزِيَنَا فَذَكَرَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَوَجَعَنَا لَيْلًا عِشَاءً
وَمَضَى بَابِي صَرَبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَتَحَرُّهُ
فَفَزَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ حَابَتْ حَفْصَةُ
وَحَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُؤْتِيكَ أَنْ تَكُونَ
فَجَمَعْتُ عَلَى شَيْءٍ فَعَلَيْتُ صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرِبَةً لَهُ فَأَعْتَزَلَ فِيهَا وَ
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا
يُبْكِيكَ أَلَمْ أَلِنْ حَدَّ رُبِّكَ هَذَا أَطَلَقْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَاهُوَ
ذَا مُعْتَزِلٌ فِي مَشْرِبَةٍ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ
إِلَى الْمُنْبَرِ فَإِذَا حَوْلُهُ رَهْطٌ يُبْكِي بَعْضُهُمْ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ
فَجِئْتُ الْمَشْرِبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ لَمْ أَتَوَرَّ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْعَلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَمْ تَعْمَتِ فَانْفَرَقْتُ
حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْبَرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ فَجِئْتُ لِفُلَانٍ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَمْ

عصفہ رہتی ہے؛ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہوتا ہے) میں نے اس پر کہا
کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامزد ہوئی کیا تمہیں اس کا
کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصفہ کی وجہ سے انتم پر
عصفہ ہو اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطابقت نہ کیا کرو
نہ کسی معاملہ میں آنحضرتؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضرتؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں
کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ بخاری سوکن جو تم سے زیادہ
خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے ان کی وجہ سے
تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ کھ غسان ہم پر
حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر
مزید منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے
پر بڑی زبردور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھر کا رہبر
نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا
غسان چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس
سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے ازدواج مطہرات کو طلاق دے
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی مجھے تو اس کا خوف لگا ہی
رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے
پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فکر کیا کہ حضور اکرمؐ کے ساتھ
پڑھی (خانہ کے بعد) حضور اکرمؐ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں
تنہا ہی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ مدہوی تھی۔ میں نے کہا
اب روٹی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبر کر دیا تھا۔ کیا آنحضرتؐ نے تمہیں
طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت
بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا
اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔
تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم بھری غالب
آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے
میں نے آنحضرتؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندرانے کی اجازت
لے لو۔ غلام ندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ
سے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اور آنحضرتؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ مَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ اتَيْنِ
 وَنَا الْيَنْبِرَ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ قَبِلْتُ الْغَلَامَ
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ
 يَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَيْتُ
 مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوَنِي فَقَالَ قَدْ
 أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
 مُضْطَجِعٌ عَلَى رِجَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ دَبِيئَةٌ
 فِرَاشٌ قَدْ أَتَوَا رِمَالَهُ بِحَبْنِهِ مَتَكِّئًا عَلَى
 وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْثٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
 ثُمَّ قُلْتُ دَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتُ
 نِسَاءَكَ فَوَفَّرَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا أَفْعَلُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 ثُمَّ قُلْتُ دَنَا قَائِمٌ اسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
 دَايَنْتَنِي دَكْنَا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
 قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ
 فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ دَايَنْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
 فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغْفُرُكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ
 مَا مِثْلُكَ دَاخِلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُبَيِّدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ دَايَيْتُهُ
 فَتَبَسَّمَ فَدَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ قَالَهُ مَا دَايَيْتُ
 فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ آهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيَتَوَشَّعْ عَلَى
 أَمَتِكَ فَإِنَّ فَارِسًا دَلَّ الرَّؤْمَ قَدْ دَسِمَ عَلَيْهِمْ
 وَأَعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَكَانَ مَتَكِّئًا فَقَالَ
 أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّ أَوْلِيكَ
 قَوْمٌ عَجَلُوا حَلِيبًا يَحْمُرُ فِي الْحَيَوَةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضرت خاموش ہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضرت خاموش ہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت سے کیا اور آنحضرت خاموش ہے۔ میں واپس سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بٹنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضرتؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس نمکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا انہیں میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرتؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضرتؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضرتؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے میں نے آنحضرتؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکھی۔ سوائیں چڑیوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائی کہ وہ آپ کی امت کو فراموشی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراموشی اور دعوت

حاصل ہے اور انجید، دنیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبارت نہیں
 کہنے کے آنحضور بھی ایک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ
 گئے اور فرمایا ابن خطاب! ہنھار کا نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں
 یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے
 دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت
 کی دعا کیجیے کہ مجھ نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال
 دل میں رکھا، چنانچہ حضور اکرم نے اپنی ازواج کرا سی جب سے اتنیس
 دن تک الگ رکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہا نے آنحضور کا راز عاشرہ رضی
 اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں
 اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور پر
 عتاب کیا تو آنحضور کو اس کا بہت رنج ہوا اور آپ نماز و اراج سے
 الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب اتنیس کی رات گزر گئی تو آنحضور عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مجھ سے
 یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو اتنیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
 اتنیس کا ہے۔ وہ مہینہ اتنیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تمیز (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضور کے
 ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضور اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور
 مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا، تو میں نے آنحضور ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب نے
 دی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی رمزہ

رکھنا۔

۱۱۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے امدان سے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے
 تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی رمزہ نہ رکھے۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات

گنارے۔

۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عری نے
 حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْفِرِي لِي فَاَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ
 حِينَ أَتَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
 لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
 مِنْ شِدَّةِ مَوْجِبَةٍ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ
 فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى
 عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدَا أَهْمْتُ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا
 شَهْرًا أَقْرَبًا أَصَبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
 أَحَدًا هَاحِدًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ نَكَاحًا
 ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ
 ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِ
 أَزْوَاجِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرَتْهُ ثُمَّ خَتَرَ
 نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ وَمِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

بَابُ مَعْنَى الْمَرْأَةِ إِذَا زَوَّجَهَا

تَطَوُّعًا.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَدْيَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُومُ الْمَرْأَةُ
 دَبْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ.

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً

فِرَاشَ زَوْجِهَا.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن حرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلک رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی ہرمنی کے

بغیر اجازت نہ دے

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (غلی) روضہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی ہرمنی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی مرضعہ اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

۱۱۷۔

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث

بیان کی، انھیں تمیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ ملہار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

سہ غریب نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ ماکہ کے لایا تھا اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے

فِي هَرِيَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ تَبْجِي لَعْنَتًا بِمَا سَلَّيْتَهُ حَتَّى تُصْبِحَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مِمَّا جِزَتْ فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

بَابُ لَا تَأْذَنَ لَهُ لَأَةً فِي بَيْتِ

زَوْجِهَا لِأَحَبِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَلْفَقْتُ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ كَأَنَّهُ يُؤَدِّي لِي فِي شَطْرِهِ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ رَبِيعٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

بَابُ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعْتَابُ الْجَدِّ يُعْبَوْنَ غَيْرَ أَنْ الْمُعْتَابَ النَّارُ قَدْ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں :

۱۱۸۔ مشرک ناشکری۔ عشرہ ہمدان شہر ہے۔ ساتھی کے معنی

میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی

روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے :

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ نے لوگوں کے ساتھ اس

کی ناز پڑھی۔ آنحضرتؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی

جاسکے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سراٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا

یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع

طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور

بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ

کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر

سراٹھا یا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپؐ ناز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم

ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ سورج اللہ چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے درخشاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی

درجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے

بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی دیکھی تھی دیا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا راوی کہ

ٹھک تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے

لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک

اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہستناک

منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد

زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضرتؐ

نے فرمایا۔ وہ.... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر

کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

أَمَرَ بِحُرِّ النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَأَذا
حَاتَتْ بَنِي دَخَلَهَا النَّسَاءُ :

باب کفران العیبر وہو الزّوج و

هو الخیاط من الماشقہ فیہ عن ابی

سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ قِيَامًا

طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُلُوكِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دیجی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو اس کے اکثر حصے دے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جہانک کر دیکھا تو اس کی اکثر حصے دالی عورتیں تھیں۔ اس حدیث کی متابعت ابراہیم ابوالدلم بن زبیر نے کی ہے۔

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی متابعت ابو جعفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اذاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (دو زمانہ) دن میں دو دفعے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو دو دفعہ بھی رکھو اور بارہ دفعہ رکھو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔

۱۸۳۔ ہم سے عبلن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر مکارم نگہبان ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

وَيَنْفَعُ الْإِحْسَانَ كَوَاحِشَ، إِلَى إِحْدَاهُمَا أَسَدٌ هَرَمَ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرَ أَقْطُ ۖ

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا الْفَقْرَاءَ مَا أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَبُو ثَيْبٍ وَاسْمُهُ بْنُ زَبِيرٍ ۖ

بَابُ ۱۱۹ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو جَبْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَلَا أُخْبِرُ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صَوْمَ وَأَفْطِرَ وَتَمْرَ فَإِنَّ لِحَسَنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۖ

بَابُ ۱۲۰ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ۖ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِبٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّكُمْ رَايَ وَكَلَّكُمْ مَسْرُوكٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَايَ وَكَالْزَّجَلُ رَايَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَايَةَ

عَلَى بَيْتِ زَوْجِنَا وَذَكَرَهُ فَمَكَرُوا رَاجِعَ دُكُلِكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلْزَجَالُ قَوْمَانِ
عَلَى النِّسَاءِ يَمَّا قَتَلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ
عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَدِيًّا كَثِيرًا:

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ فُلَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ
فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ فَنَزَلَ لِنِسَائِهِ وَغَيْرِهِمْ فَقِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْبَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ
الشَّهْرَ نِسَاءً وَغَيْرُهُنَّ:

بَابُ هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ يَوْمَيْنِ وَهَذَا كَرُو
عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَبِيبَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ
أَنْ لَا تُهَجَّرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلِ
آمَرَ:

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
حُمَيْدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنِيفٍ
أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أُمَّ سَكْمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ لَا يَدُ خُلٍّ عَلَى بَعْضِ أَهْلِيهِ
شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا عِنْدَ
عَلَيْهِمْ أَزْوَاجَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ
يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرُونَ يَوْمًا:

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی
رہیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں

اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی

دی ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ بڑی رحمت والا

بڑا عظمت والا ہے“ تک:

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن فہید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
مطلہات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام
کیا۔ پھر آنحضور اسی دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ
نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
اتیس (۲۹) کا ہے۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک

مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حوروں سے الگ دوسری

مگر قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ ”اپنی بیوی سے

انہما ملا علی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے

ہو گئے الگ رہنا چاہیے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے

اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن صنیف نے خبر

دی، انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن عمار نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ

رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ کے

وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک

نہیں جائیں گے۔ پھر جب اسی دن گزر گئے تو آنحضور ان کے پاس

صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور سے عرض کیا گیا کہ

آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے، آنحضور نے فرمایا

کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے:

لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا آمَرَ بِي أَنْ آمِلَ فِي شَعْرِهَا
فَقَالَتْ كَذَابٌ قَدْ لُعِنَ الْمُذَلِّاتُ ۝

بَابُ مَا فِيهِ إِتْرَاقُ خَائِثٍ مِنْ بَعْدِهَا
نُشُورًا أَوْ إِعْرَاقًا ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَتْ امْرَأَةً
خَائِثَةً مِنْ بَعْلِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاقًا قَالَتْ هِيَ
الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْنِزُ مِنْهَا فَيُرِيدُ
طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي
وَلَا تُطَلِّقْنِي فَعَزَّزَ وَجْهَ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ
مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَوْ جُنَّحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
فَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۝

سانس مرد نے اور غضب سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے
کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضرت نے اس سے
فرمایا کہ معنوی بال سر پر بنانے والوں پر لعنت کی گئی ہے ۝

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور

اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبری
انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے آیت ”اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف محسوس کرے“ کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا
بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دھاتا
ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ
مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی
کر سکتے ہو۔ میرے خرچے سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی

نہیں تراسی گا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ ”پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے“ ۝

۱۲۶۔ عزل کا حکم ۝

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے
جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ہم عزل کیا کرتے ہیں ۝

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے میان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبری انھوں
نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے
تھے ۝

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان
سے ابن عمر نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک غزوہ میں، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

بَابُ الْعَزْلِ ۝
۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ
كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُدْرَانُ يَنْزِلُ دَعْنُ عَمْرٍو عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُدْرَانُ يَنْزِلُ ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
أَصَبْنَا سَبَاً فَلَمَّا نَعْزِلُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا د پھر فرمایا قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے رت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لیے قرعہ اندازی؟

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد بن امین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی میکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی اذواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرمؐ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھو سکو اور میں بھی اعمال نے یہ تجویز قبول کر لی۔ (اور ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ جب لوگ سوار یوں سے اتر گئے

تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذ خرگاہاں میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں؟

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آدَانِ لَكُمْ لَتَعْلَمُونَ قَالَا لَا ثَلَاثَ مَا مِنْ لَسَةِ كَأَيْتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَأَيْتُهُ؟

بَابُ - الْفُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا؟

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَفْرَجَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْفُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَآدَا لَبَّ بَعِيرِي تَنْطَرِينِ وَانْظُرْ فَقَالَتْ بَلَى كَرَكِبْتُ لِحَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبَلٍ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَزُولُوا وَانْقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا بَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرًا أَوْ حَبِيبَةً تَلْدُ عُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا؟

بَابُ - النِّسَاءِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِصَفَرِهَا وَكَيْفَ يُقْسَمُ ذَلِكَ؟

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَثَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا دُبْعِمَ سَوْدَةَ؟

باب ۱۲۹ الْحَدَلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَكَتَبَ
تَسْتَوِيْعُوْنَ اَنْ تَعْدُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ
اِلَى قَوْلِهِ دَايِعًا حَكِيْمًا ۝
باب ۱۳۰ اِذَا تَزَوَّجَ اَبْرَأُ عَلَى
الْقَيْبِ ۝

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ حَدَّثَنَا
حَايِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ دَلَّوْهُ شَيْئًا أَنْ
أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
قَالَ الشَّيْخُ إِذَا تَزَوَّجَ اَبْرَأُ أَقَامَ عِنْدَ هَا
سَبْعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبُ أَقَامَ عِنْدَ هَا
ثَلَاثًا ۝

باب ۱۳۱ اِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبُ عَلَى
اَبْرَأٍ ۝

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دَخَلْتُ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ إِذَا
تَزَوَّجَ الرَّجُلُ اَبْرَأُ عَلَى الْقَيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَقَسَمَ وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبُ عَلَى اَبْرَأٍ
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ دَلَّوْهُ
شَيْئًا لَقُلْتُ لَإِنْ أُنْسَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ دَخَلْتُ قَالَ حَايِدٌ دَلَّوْهُ شَيْئًا قُلْتُ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)
اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو (تو)
ایک ہی عورت سے شادی کر دو) ارشاد "دایعاً حکیماً" تک ہے
۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت
سے شادی کرے ہے

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔
ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درودی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے
والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت
سے شادی کی ہے

۱۳۱۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابوب اور خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور
یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری
عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ
عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس
رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور سفیان
نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ابوب اور خالد نے، خالد نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

اس شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رہنا کا بھی اظہار کر دیا ہے کیونکہ عام حالات میں
کئی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور
عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی
کی وجہ سے شریعت نے اس کا تاؤن بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ مزید انصاف قائم رکھا جاسکے

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نذیع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نویں بیوی تھیں یہ

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے فروغ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

باب ۱۲۱ مَن كَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ فِي شَيْءٍ دَايِدٍ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمَاءٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوُّ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْتِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَمْعٌ لِسَوِيٍّ

باب ۱۳۳ دُخُولِ الذَّكَاءِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْبَيْتِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّنَّ مِنْ لَحْدِهِنَّ فَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاخْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ

باب ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُعْرَسَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي مَاتَ فِيهِ آيُنَ أَنَا عَدَا آيُنَ أَنَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَرَدَ أَجَهُ يَكُونُ حَيْثُ نَسَاءُ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ حَتَّى مَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الْكَذِي كَانَ يَدُوسُ عَلَى ذِيهِ فِي بَيْتِي فَبَقِعَهُ اللَّهُ وَارَتْ رَأْسَهُ لَبَيْنَ غُرِّي وَسَحَرِي دَخَلَ رِيعَهُ رِيعِي

لے ریح کا داتہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا رہا

باب ۳۵ حُبِّ الرَّسُولِ بَعْضُ نِسَائِهِ

أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ :

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں

زیادہ دل لگا رہے

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَيْتَهُ
لَا يَعْرِفُكَ هَذِهِ أَلَتِي أَعْجَبُ مَا حَسَنَ مَا حَبَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَارِيْرُ يُدْ عَائِشَةَ
فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَسَّه :

باب ۳۶ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلِ وَمَا يُنْهَى

مِنْ اخْتِيارِ الصَّوْرَةِ :

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ وَشَّاحٍ عَنْ نَاطِلَةَ عَنْ أَسْمَاءَ وَعَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَشَّاحٍ حَدَّثَنِي نَاطِلَةُ عَنْ
أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ
خَمْرَةٌ فَهَلْ عَلَى خَنَاحٍ إِنْ تَشِيعْتُ مِنْ زَوْجِي
غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَّا يَسْ
تَوْفِي زَوْجٍ :

باب ۳۷ الْغَيْرَةِ دَعَاءُ وَرَدُّ عَنِ

الْمُخْبِرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ

رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ صَرَبْتُ بِالشَّيْفِ

غَيْرِ مُصَفَّحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرم سے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنا سوکن کے سامنے اپنے

ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی ممانعت ہے

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ناطلہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور مجھ سے محمد ابن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ناطلہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اُسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنے والا اس شخص جیسا جو جھوٹ کا ڈھرا بکرا اپنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

۱۳۷۔ غیرت۔ اور مردانہ سیزہ کے واسطے سے بیان کیا

کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے

ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے

قتل کر دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

لے ضعف کہ جب سے حضور اکرمؐ نازہ سوک نہیں چبا سکتے تھے حضور اکرمؐ چونکہ اس وقت مسواک کرنا جانتے تھے اس لیے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضورؐ کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے

تھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بکاروں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندگی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم چہلے کم اور روئے زیادہ۔

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرماتے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۵۔ ہم سے ابولیم نے حدیث بیان کی، ان سے ثیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسما، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَسَلَّمَ اَلْعَبْدُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ اَدْنَا
اَغْيُرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيُرُ مِنِّيْ

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَتَّابٍ
اَلْاَعْمَشُ عَنْ سَيْفِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيُرُ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ النِّكَاحَ حَتّٰى دَمَ اَحَدٌ اَحَبَّ
اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا
اَحَدٌ اَغْيُرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّرٰى عَبْدًا اَوْ اَمَةً يَزْنِيْ
يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ كَضِحِكُمْ
قَلِيْلًا وَبَكَايِكُمْ كَثِيْرًا

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَتْ عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءُ اُمُّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَيْءٌ اَغْيُرُ مِنَ
اللّٰهِ وَهَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَئِنْ اللّٰهُ
يَعَارُ غَيْرَةَ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو اَسَامَةَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبْنُ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ
قَالَتْ تَرَوْنَ جَنِيَّ الزُّبَيْرِ وَمَالَهُ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ

وَلَا مَسْكُوكٍ وَلَا نَحْيٍ غَيْرَ تَأْخِذٍ وَغَيْرِ فَرَسٍ
فَكُنْتُ أَعْلَفُ فَرَسَهُ وَاسْتَقْبَى الْمَاءَ وَأَخَذَ
عَزْبَهُ وَأَخْبَنُ وَلَوْ أَنَّكَ أَحْسَنُ أَخْبَرُ وَكَانَ
يَعْبُرُ جَارَاتٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةً مَذْقِ
وَكُنْتُ أَتَقُلُّ النَّوَى مِنَ أَرْضِ الذُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ
مِثْقَى عَلَى ثُلُغِي فَرَسِي فَمِثْقَى يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى
رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهُ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدَّ عَانِي مُنَى قَالَ لِمَ
لِمَ لِيَحْمِلَنِي خَلْقَهُ فَأَسْتَحْيِيْتُ أَنْ أَسِيرُ مَعَ
الْوَجَالِ وَذَكَرْتُ الذُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ غَيْرَ
الْتِمَاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَنْعَنِي وَجِئْتُ الذُّبَيْرَ فَقُلْتُ
لَعَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى
رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاحَ
لِأَزَلَّتْ فَأَسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَهَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى أَغْدَى عَلَى مِنْ تَكُونُكَ مَعَهُ
فَالْتِ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ
تَكْلِفَنِي سِيَّاسَةَ الْفُرْسِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَفَنِي :

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان
کے گھوڑے کے سواروں نے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا جراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور ان کا
گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ روٹیاں میری
روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ
کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے
میں اپنے سر پر گھوڑوں کی گٹھلیاں گھرایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے
تہائی فرسخ دور تھی، ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں
کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت
کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضرت نے مجھے بلایا پھر اپنے
اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا ارخ ارخ، آنحضرت چاہتے تھے کہ مجھے اپنی
سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم
آئی (اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ
بڑے ہی با غیرت تھے۔ حضور اکرم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں
اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ نے پاس آئی اور
ان سے داتوکا ذکر کیا کہ آنحضرت سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر
گٹھلیاں تھیں اور آنحضرت کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت نے
اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تھادی
غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم کا
تھامے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضرت کے ساتھ تھامے سوار ہونے سے زیادہ
مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت کے بعد ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوال (دغیر) سے مجھے چٹکا لے دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ ابْنُ عُلَيْيَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَى أَمَتَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَوَّبَتْ النَّبِيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْنَ يَدَيْهِ الْخَادِمُ
فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنْفَلَقَتْ جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ الصَّفْحَةُ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ
فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے
یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی
جس کے گھر میں حضور اکرم اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے
خادم کے ہاتھ پر دغیر میں، مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر
حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

عَارَتْ أُمَّكُمْ تَوَسَّيْنَ الْخَادِمَ حَتَّىٰ آتَىٰ بِمَصْحَفَةٍ
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَذَكَرَ الصَّحْفَةَ
الصَّحِيفَةَ إِلَى النَّبِيِّ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَآمَسَكَ
الْمَسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كُسِرَتْ ۝

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَذَاتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَيَّصَرْتُ
قَصْرًا فَهَلْتُ لِمَنْ هَذَا أَتَاؤُا لِعِمْرَانَ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَوْ يَنْعَمُنِي إِلَّا عَلِيٌّ بِكَفِّهِ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَيْ نَأْتِ
أَرِجِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ عَلِيَّكَ آغَارُ ۝

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَائِبٌ رَأَيْتُنِي فِي
الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَسَّيْتُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعِمْرَانَ فَكَرِهْتُ غَيْرَتُهُ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِكُنَى عَمْرٍو وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ لَوْ قَالَ
أَوْ عَلِيَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغَارُ ۝

۱۳۸۸۔ بِأَمْرِ غَيْرَةٍ النَّسَاءِ وَوَجِدْهِنَّ ۝

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتِي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ بِحَقِّي رَأَيْتِي وَإِذَا كُنْتُ
عَلَى قَضَائِي قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُونَ

اسے بھی اس میں جمع کرنے سے اور خادم سے، فرمایا کہ تمھاری ماں کی
غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آنسو بہت ضرر
میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے یا برتن منگایا گیا اور آنسو بہنے لگا
تیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن ٹوٹ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا
برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ۝

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے محمد بن مسکندر نے اور ان سے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
جنت میں داخل ہوا۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ میں جنت میں گیا۔ وہاں میں
نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ
عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری
غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن ابی رسول اللہ میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبرنا انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے آنسو بہنے لگا۔ فرمایا خواب میں میں نے اپنے آپ
کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک
عورت دستک نہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے
کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے
واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے
اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت
کروں گا؟

۱۳۸۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی ۝

۲۱۰۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش
ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتَ عِنْدَ رَأْسِيهِ فَإِنَّكَ تَقُولُ لَيْسَ لَا وَرَبِّ مُسْتَدِرٍّ وَلَا أَكُنْتُ عَصْبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْتَكْ

آنحضوریہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں! براہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی عبرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر کثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے

مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یثرب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے مسور بن محرز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت منبر پر فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہونگے

۲۱۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا فَعَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَرَفْتُ عَلَى خَدِيجَةَ بِكَفَرَةٍ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَتَنَاءَى بِهِ عَلَيْهِمَا وَقَدْ أُدْخِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْنِيَهَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَمِيصٍ

بِأَبْلِ ذَاتِ الرِّجْلِ عَلَى ابْنَتِهِ فِي

الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَبْنِيَا لَهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَأَمَّا هِيَ بِضْعَةٌ مِثْلِي يُرِيدُنِي مَا أَرَا بِهَا وَيُرِيدُنِي مَا أَرَاهَا فَمَكَّنَا قَالَ

بَابُ يَفْعَلُ الرِّجَالُ وَيَكُونُوا لِنِسَاءٍ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَبْعَهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْدُنَ بِهِ

مِنْ بَنَاتِ الرِّجَالِ كَكَفَرَةِ النَّسَاءِ ۖ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْحَوْضِيِّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحْسِيَ قُبُحَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْعَدُ لَكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ أَلْعَلُّ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النَّسَاءُ حَتَّى يَكُونُوا لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَلْبُ الْأَوَّاحُ ۖ

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحَرٍّ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغَيَّبَةِ ۖ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي آتَاكُمْ وَالِدُ دُخُولٍ عَلَى النَّسَاءِ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَأَيْتَ الْخَمْرَ قَالَ الْخَمْرُ الْمَوْتُ ۖ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحَرٍّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَكُتِبَتْ فِي عَوْدَتِهَا كَذًا فَقَالَ ارْجِعْ فَنَجِّهِ مِمَّ امْرَأَتُكَ ۖ

بَابُ مَا يُجْزَأُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ حَتَّى تَأْتِيَ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَغْوَةَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۲۱۳۔ ہم سے حصین بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا یا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گی اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا۔

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قسید انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانجی کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی رجم کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ رجم کرو۔

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے۔

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عندر نے حدیث

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ كَيْلًا فَرَأَاهَا عُمَرُ
فَعَرَفَهَا فَقَالَ أَتَاكَ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تُحْفِنِينَ
عَيْنًا لَرَجَعْتَ إِلَى التَّبِيعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَلَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنِّي
يَدِيهِ لَعَرَفًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ
أَفَوْنُ نَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَوَائِجِكُنَّ ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زیدہ
رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ
لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! مجنازم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔
اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں، جب سودہ رضی اللہ
عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرتؐ سے اس کا
ذکر کیا۔ آنحضرتؐ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے
آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک بڑی ٹہنی اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شریعت ہوئی اور جب نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوا آپ نے فرمایا کہ
تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو۔

باب ۱۱ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي
الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۝

۳۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

۱۳۶۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے
اجازت چاہنا ۝
۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان
کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی نے بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے)
جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

باب ۱۲ مَا يَحِلُّ مِنَ الذَّخُولِ وَالنَّظَرِ
إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ ۝

۱۳۷۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور
انھیں دیکھنا جائز ہے ۝

۳۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے
خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس
(اندرون) کا اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور
اکرمؐ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلاؤ۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول
اللہ! عورت نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا، میں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے
پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا
ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں
رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعِ فَأَسْأَدَنَ عَلِيٌّ
فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَتَعْنِ
عَمَّتِي مَا ذَرَيْتُ لَكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا أَرَضَعُنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَاكَ عَلَيْكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ قَالَتْ مَا لَيْشَهُ وَ
ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ
مَا لَيْشَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۝

باب ۱۱۸ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ

تَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا ۝

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ
الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ
إِلَيْهَا ۝

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ
سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا
كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۝

باب ۱۱۹ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا طُوقَ لِّلَيْلَةِ

عَلَى نِسَائِهِ ۝

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُزَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ لَا طُوقَ لِّلَيْلَةِ بِجَانِبَةِ امْرَأَةٍ تَيْدُ كُلِّ
امْرَأَةٍ عِلْمًا بِتَقَاتِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ
الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَكَ يَقُولُ وَلَيْسَ قَاطِفٌ
بِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةٌ يُصَنَّفُ إِنْسَانٌ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ لَمْ يُصَنَّفْ ذَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ ۝

باب ۱۲۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ نَبِيًّا إِذَا

طَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُوَتْهُمْ
أَوْ يَلْتَمِسُ ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۲۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے

شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے ۝

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان
نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ۝

۲۲۳۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ
مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت
کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ
اسے دیکھ رہا ہے ۝

۱۲۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں

کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان
کی، انھیں محمد بن زبیر، انھیں ابن طاووس نے، انھیں ان کے والد نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام
نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجہ
میں، ہر عورت ایک بچہ جسے کی جو اس کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ
نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور
بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی
یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانت نہ
ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہوتے کی امید نہ زیادہ تھی ۝

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر کا طالع کے بغیر رات

کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا

شہد ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی فوج میں لگ جائے ۝

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ قَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنَّ
تَأْيِيقَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ طَرُوقًا ۚ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا
يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَيْلًا ۚ

ان سے محمد بن وثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار
فرمایا تھا ۚ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
دی، انھیں عاصم بن سکیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو
تو اپنے گھر سے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ۚ

الحمد لله تفہیم البخاری کا اکیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بائیسواں پارہ

بَابُ حَلْبِ الْوَلَدِ

۱۵۱۔ بچہ کی خواہش

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْلُنَا تَجَلَّيْتُ عَلَى بَعِيرٍ قُلُوبِي فَلَمَّا حَقَّنِي تَرَايْتُ مِنْ خَلْفِي قَالَ لَقَدْ فَازَ إِسْرَؤُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدَّثْتُ عَنْهُ بِمَعْرُوسٍ قَالَ فَكِرًا تَرَفَعْتُ زِمْرًا ثِيَابًا قُلْتُ بَلْ ثِيَابًا قَالَ فَهَلَا حَارِيَّةٌ تَلَايَعَهَا وَلَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَسْجَلٍ فَقَالَ أَمْرُهُو حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِي تَمْتَسِطِ الشَّعْبَةُ وَتَسْتَلِدَا الْمَغِيبَةَ قَالَ وَهَذَا ثَنِي الثَّقُفُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ يَلْجَأُ مِغْنِي الْوَلَدِ

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سواری میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی ہے۔ آنحضور نے اس پر قربانیا، کنواری سے کیوں نہ کی، ہم اس کے ساتھ کھیلنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا: ٹہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پرانگندہ بال ہیں وہ گنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں، ہشیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک نقد راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ بچہ کی طرف تھا کہ وہ انائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستر کی کا مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ بچہ کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنُوَيْدٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پرگندہ وہ کنگھا کر لیں جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ہارے لئے ضروری ہے کہ دانا ئی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

۱۵۲۔ جس کا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہو اسے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خیر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جواں کے پاس تھپی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری شادی نہی ہوئی ہے آنحضورؐ نے اس پر پوچھا کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ بایا ہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بایا ہی سے کی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو پھر میں داخل ہونے لگی، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہرات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پرگندہ بال عورت کنگھا کرے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو وہ موئے زیر ناف صاف کرے۔

۱۵۳۔ اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد، لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

خ۔ بِن عَبْدِ اللَّهِ تَرَفَّقَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَئِيسِ الْكُئِيسُ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَئِيسِ

جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطُ

۲۳۱ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَهَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي فَمِنْ قُلُوبٍ فَلَمَّحْتُ رَأْيَ مَنْ خَلْفِي فَتَحَسَّ بَعِيرِي وَبَعِيرِي يَعْتَزُّ كَأَنَّمَا مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَتَى نَارًا مِنَ الْأَيْلِ قَالَ فَتَعَجَّلْتُ فَأَذَا النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ مِنْهُدٍ يُعْرِسُ قَالَ أَتَرَوْجِبُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَيْكُرْ أَمْ ثَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيْبًا، قَالَ فَهَلَّا يَكُرُّ أَتَلَاغِيهَا وَفَلَا عِيَاكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَدْخُلْ فَقَالَ أَمْهَلُوا هُنَّ تَدْخُلُوا الْيَلَاءَ أَحْيَا عِشَاءَ لَكِي تَمْسُطَ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ

بَابُ ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ نَرِيَّتَهُنَّ إِلَّا لِلزَّوْجِ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دوا استعمال کی گئی تھی پھر لوگوں نے سلم بن سعد ساحدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ٹھال میں پانی لا رہے تھے۔ پھر یک پٹائی جلوائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگایا گیا۔

قَسَاؤُ اسْمُهُ بَنُ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى يَاقِي يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تَرَمِيمِهِ فَأَخَذَ حَصِيئَةً فَخَرَّقَ وَخَشَى بِهِ جُرْحَهُ؛

باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ؛

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ تَمِيمُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ تَرَجِسُ بْنُ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ أَضْحَى أَوْ ظَهْرًا؟ قَالَ تَعْمَدُ وَكَوَلَا مَكَائِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَنْعِي مِنْ صَعْرَمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَدْكُرْ أَذْنَاكَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَأَتَتْهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى إِفْزَاهِرٍ وَخَلَوْ قِيَحْنَ يَدْعُنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَوًى وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ؛

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔ ۲۳۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عاصم نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن عباس نے یہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچوں کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ خواتین کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ چہرہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

بَابُ ۱۵۵ قَوْلِهِ طَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْحَامِصَةِ عِنْدَ الْعَتَابِ؛

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَيْتُنِي أَبُو بَكْرٌ وَجَعَلَ يَطْعُمُنِي بِبَيْدٍ فِي حَامِصَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ الذَّمِّ لَكَ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى وَجْهِِي؛

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔ ۲۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن عبد الرحمن بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچھ کے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

بَابُ ۱۵۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاكُمْ وَعَدَّ وَنَاوَهُ وَطَلَقَ الشُّتَّةَ أَنْ يَطْلُقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ وَيُشْهَدُ شَاهِدَانِ

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اَحْصَيْنَاكُمْ“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت ”یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہمیشہ نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِيقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَ قِيلَ أَنْ يَمْسَرَ فَبَلَغَ الْعِدَّةَ ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ بِمِثْرَى سَبْعَةِ مِثْرَى (طہر کی) یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ

۱۵۷ اگر عارضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

بَابُ ۱۵۷ قَوْلُهُ: إِذَا طَلَقْتَ الْحَائِضَ تَعَدَّتْ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ ۲۳۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ثَعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَلْقِ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تَحِيضُ؟ قَالَ قَمَةً وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ نَحْتَسِبُ قَالَ لَا آيَاتٍ أَنْ عَجَزَ وَاسْتَضَمَّقَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِيِّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَسِبْتُ عَلَى بَطْلَانِيَّةٍ ۲۳۷ کیا کہ (یہ نے پوچھا) کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حائضہ میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے، ابن کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضورؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) یہ نے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی)، ایک طلاق شامی تھی۔

بَابُ ۱۵۸ قَوْلُهُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُهُ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِالطَّلَاقِ؟

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

حَدَّثَنَا الْأَوْثَرُ أَخْبَرَنَا قَالَ سَأَلْتُ الرَّهْزِيَّ أَيْ أَمْرًا وَاجِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَتَخْبِرُنِي عَزُورَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْيَحْيَى كَتَبَتْ أُذَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّ أَنْ يَنْفِرَ مِنْهَا فَكَاتَتْ أُعُودُ بِأَنَّ اللَّهَ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ عُدْتُ بِعَظْمِ الْحَقِّ بِأَخْلَاقِكَ - أَبُو عُبَيْدٍ - اللَّهُ رَوَاهُ حَجَّالٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ عَزُورَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

زہری نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ وَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ آتَى بِالْجَوْنِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَحْلِ فِي بَيْتٍ أُمِيمَةٍ بِنْتُ التَّعَلِ بْنِ شَرَاهِيلَ وَمَعَهَا ابْنَتُهَا حَاضِيَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبِي نَفْسِكَ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهْبِ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لَتُسَكِّنَ فَقَالَتْ أُعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُدْتُ بِعَمَادٍ - ثُمَّ هَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسِرْهَا رَأْسَ رِجْلَيْتَيْنِ وَالْجَهْرَ

۱۵۸۔ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے ساتھ طلاق دے سکتا ہے۔

۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث

بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنکھوں سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنتہ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنکھوں ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنکھوں نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چل جاؤ (یہ طلاق سے کناہ ہے۔ مصنف) ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت مجاہد بن ابی سفیان نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے

۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل

نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قباہر نکلے اور ایک بارغ میں پہنچے، جس کا نام شوط تھا جب ہم بارغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنکھوں نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو پھر آپ بارغ میں گئے۔ جو نیہ لائی جا چکی تھیں اور انھیں کھجور کے بارغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعان بن شرجیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے

حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدنستی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انھیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنکھوں نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنکھوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

لہ۔ یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْمُحْسِنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَيْسِيُّ أَبُو رِيٍّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي
أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّمَةً
بِذَاتِ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا أَخَذَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا
فَكَأَنَّهُ كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ مَجْهَرَهَا
وَيَكْشُوهُمَا تَوْبِيخًا لِمَنْ رَأَى قَرِينَتَيْهِ ۝

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابو اسید، اسے دو رازقیہ کپڑے
پہنا کر اسے اس کے پہنچاؤ اور حسین بن ابوالولید نسیا پوری نے بیان کیا
کہ، ان سے عبد الرحمن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل
بن سعد (اور ابو اسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں
آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس
لئے آنحضور نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّازِئِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ هَذَا ۱۔

۲۳۹- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی
الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے
حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس
کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا حَبَّابُ بْنُ مَهْلَبٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّافٍ يُوْنُسُ بْنُ
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تَرَجُلُ طَلْقَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ
حَاضَةٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ
ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا أَطْهَرَتْ فَأَرَادَ
أَنْ يُطَلِّقَهَا فَيُطَلِّقُهَا قُلْتُ نَهَلَ عَنْ ذَلِكَ طَلْقًا
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ دَا اسْتَحَقَّ ۝

۲۴۰- ہم سے حباب بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ
نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاف یونس بن جبیر نے
بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی
کو اس وقت طلاق دی جب وہ حاملہ تھی (اس کا کیا حکم ہے) اس پر آپ نے
فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی
جب وہ حاملہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں
حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں
انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت
دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ مَنْ أَحْبَبَ طَلَّقَ الثَّلَاثَ لِقَوْلِ
اللَّهِ تَعَالَى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ تَسْرِيمٍ بِالْخُسَايِ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي
مَرِيضٍ طَلَّقَ لَأُمْرَأَةٍ أَنْ تَوْرَثَ مَبْتُومَةً وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ ثَرِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ سُبْرَةَ تَزَوَّجَ
إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْأَخِيرَ قَرِيعَةً عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۵۹- جس نے تین طلاقیں کی اجابت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا
ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش خوافی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی
بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جیسے قطعی
طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ شبی
نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شہر نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روائیوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاجر العقل ہو گئی تھیں۔

پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کر سکتی ہے؛ شبھی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کر سکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شبھی نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

۲۲۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر الجہلی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کرو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیکھئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کریاں (جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو کبھی ساتھ لاؤ۔ سہیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْجُهَلِيَّ فِي حَيَاتِهِ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْتُ يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَبَعَثَ حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَيَّاهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي مَجِيبَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَكُمْ فِي صَاحِبَتَيْكَ فَأَذْهَبْ فَأَجِيبْهَا قَالَ سَهْلٌ فَلَا حَتَاً وَاتَّاعَهُ النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرُ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَلَهُمَا كُفْلَهُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَأَنْتَ تَلْقَى سُنَّةَ الْمَلَائِكَةِ

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً
بِرَاقَعَةٍ الْفَرَجِيَّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِرَاقَعَةً طَلَّقَنِي
فَبَيْتَ خِلَافِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزُّبَيْرِ الْفَرَجِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْيَةِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي
إِلَى بِرَاقَعَةٍ ؟ هَلْ يَكُونُ عُسَيْلَتُكَ وَكَذَوُكُ
عُسَيْلَتُكَ ؟

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ زفاعة قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ زفاعة نے مجھے طلاق دے دی
تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی
رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے
(یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنکھوں نے فرمایا، غالباً تم زفاعة کے
پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن یا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک
تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ
نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَلَيْنِ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ
فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ جَدُّ لِلْأَوَّلِ ؟
قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ ؟

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے
حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے
اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی
پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انھیں طلاق دے
دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے
نہیں یہاں تک کہ وہ ہی شوہر نہ بنے، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابُ مَنْ خَبَرَ نِسَاءً وَ قَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى قُلْ لَا تَزَوَّجُوا حَتَّى تَذُوقُوا
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زَيْنَتَهَا فَمَا تَعَالَى لَيْسَ
أَمْتَعْتِكُنَّ وَ أَسْرَخْتِكُنَّ سَرَّاجًا جَمِيلًا ؟

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
قُلْمٌ يَعْدُو إِلَيْكَ عَلَيْنَا شَيْئًا ؟

۱۶۰۔ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،
آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی
بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنوی) دے
دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں؟

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد
نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں
ہوا) تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

خَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرِ فَقَالَتْ خَيْرُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَقًا. قَالَ مَرْثُومٌ لَا أَبِئَالِي خَيْرُهُ وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي.

میان کی، ان سے اسما جیل نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مَرْثُومِی نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جانا مَرْثُومِی نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)

باب ۱۶۱ إِذَا قَالَ قَارَأْتَكَ أَوْ سَرَّحْتَكَ أَوْ الْخَلِيَّةَ أَوْ الْبَرِيَّةَ، أَوْ مَا عَلِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ. قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ مَكَوْهُنَ سَرَّاجًا جَمِيلًا. وَقَالَ: وَأَسْرَحَكَ تَمْلِجًا جَمِيلًا. وَقَالَ قَارَأْتَكَ بِمَعْرِفٍ أَوْ سَرَّحْتَكَ بِأَخْسَانٍ. وَقَالَ أَوْ قَارَأْتَكَ بِمَعْرِفٍ أَوْ سَرَّحْتَكَ بِأَخْسَانٍ. قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْ لَمْ يَكُونَ يَأْمُرَانِي بِفَرَاغِهِ.

۱۶۱۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جہا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا الخلیۃ، یا البریۃ، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں اور ارشاد ہے: اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے، یا وعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِزَمْرَاتِهِ أَنْتِ عَلَى حَرَامٍ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَاقْدَحَ حُرْمَتُ عَلَيْهِ فَسَمَوَهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعْمَ أَمْلًا لَنَهٍ لَا يُقَالُ لَطَعْمٍ الْجِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لَمْ يَطْلُقْ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ حُرْمَتُهُ تَنْجِصًا تَرَوْجًا غَيْرَكَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ثَابِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ طَلْقٍ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي هَذَا إِنْ طَلَّقْتَ فَانْطَلَقَ حُرْمَتُ خَتْنِي تَنْجِصًا تَرَوْجًا غَيْرَ لَوْ.

۱۶۲۔ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے، حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے ”حرام“ کہا ہے لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (محلل) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے کیونکہ کسی محلل کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے۔

اولیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوئی تو آپ فرماتے کہ کافر تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوئی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا، لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَزَوَّجَتْ نَزْوَجًا شَبِيرًا
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ
مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ كَرِيدٍ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ نَزْوَجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ نَزْوَجًا غَيْرًا قَدْ حَلَّ
لِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي
إِلَّا هَسَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلَّ لِي زَوْجِي
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَحِلِّينَ لِرِزْوَجِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْاَحْمَرَ غَسِيلَتَكَ
وَتَذُوقِ غَسِيلَتَهُ ۝

۲۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حوا نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے ٹکڑی کی طرح تھوڑی سی (یعنی وہ نامرد تھے) پتا نہ چم ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہا ہی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑی کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس ایک مرتبہ لئے حلال ہو جائیں گے (کریم دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارے مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

بَابُ لِمَ تَحْضَرُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
إِبْنِ كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا أَحْرَمَ
إِمْرَأَتَهُ كَيْسَ بَشَى وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝

۲۲۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یحییٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دیا تو یہ کوئی پیسنہ نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
إِبْنِ كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا أَحْرَمَ
إِمْرَأَتَهُ كَيْسَ بَشَى وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝

۲۲۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرے تھے اور ان کے یہاں

عَمَلًا فَوَاصِيَةً أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَا أَكْتَنَّا دَاخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِلْتُ: (إِنِّي أَحْبَبْتُكَ
بِرِيحٍ مَعَافِيرٍ أَكَلْتُ مَعَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَيَّ لِحْدَاهُمَا
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ نَيْبِ
ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ فَنَزَلَتْ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ
لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ
بِعَافِيَةٍ وَحَفْصَةُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ الْأَهْلِيهِ
لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہا)
یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور
ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے
کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوند) کی بو آتی ہے کیا آپ
نے مغفور کھایا ہے، آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے
تو انہوں نے آنحضور سے یہ بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں
نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیایا ہے۔ اب دوبارہ ہمیں پیوں
گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس
طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟ "تَا" ان تنوبالی اللہ اس
سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ "اِذَا اسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ الْأَهْلِيهِ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیایا ہے۔

۲۲۹ - ہم سے فروہ بن ابی المخرز نے حدیث بیان کی، ان سے علی سہر
نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی پیر
پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے
تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے
تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمرؓ نے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف
لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹہرے۔ مجھے اس پر غیبت آئی اور
میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ کو ان کی قوم کی
کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت
آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب
اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المؤمنین سوودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا
سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم
ہوتا ہے آپ نے مغفور کھا کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں
انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ تو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے
عمسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے
پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی کھٹی نے مغفور کے درخت کا سرق چوسا ہو
ہوگا (میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سوودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جو نبی
دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

۲۲۹ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَخْرَزِ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ سُهَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحُلُوءَ وَكَانَ
إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُو مِرْثَ
إِحْدَاهُنَّ. فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَخْتَلَسَ
أَكْثَرُ مَا كَانَ يَخْتَلِسُ فَعَرَفْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ
لِي أَهْدَتْ لَهَا أَمْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِنْ عَسَلٍ
فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَخَمَّالَتْ لَهُ، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ
زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيْدُ نَوْمِكَ فَإِذَا دَامَ مَكَتَ فَقُولِي
أَكَلْتُ مَعَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ
مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَحْبَبْتُكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ
مَفْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
تَحْلَةُ الْعَرْقُطِ، دَسَا قَوْلُ ذَلِكَ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ
ذَاكَ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ قَرَأَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ
عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبَا دِيَّةَ يَمَّا أَمَرْتَنِي بِهِ فَرَفَا
مِنْكَ فَلَمَّا دَامَ مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكَلْتُ مَعَافِيرَ؟ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَلَكْهُ الرِّيحُ الَّتِي

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضورؐ رودہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضورؐ سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بوکیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر رودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر رودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ ہم آنحضورؐ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے اس سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو قبل اس کے کہ تم نے انہیں باجہ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی تدبیریں جسے تم شمار کرنے لگو تو انہیں کچھ مال دے دو۔ اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اسے جو اس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد لکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ سید بن مسیب، عمرو بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابان بن عثمان، علی بن سین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

لَجِدَ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَنْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَالَ لَدَّ جَرْمُتٍ نَحَلَهُ الْعَرَفَةَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى قُلَّتْ لَهُ تَعْوُ وَالِيفُ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَعْوُ لَتَعْوُ لَسُودَةٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَمْتَاهُ قُلْتُ لَهَا أَسْأَلُكَ بِهِ

یَا قُلُوبُ لَا خَلَاقَ قَبْلَ التَّكْوِينِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا زَكَرْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسُوَّ قِمَاطَهُنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَ لَهَا فَبِعَوْنِ اللَّهِ وَنِعْمَ عَوْنُهُنَّ مَرْجُوهُنَّ ثُمَّ لِحَاجَةٍ بِلَا وَقَالَ رَبُّنَا ابْنِ عَتَا، اجْعَلِ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ التَّكْوِينِ وَيُزَوِّجُ فِي ذَلِكَ عَنْ عَمِّي وَسَوِيْدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَآبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْةَ وَآبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَلِيُّ ابْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمُ وَمَالِكُ بْنُ طَاوُسٍ وَالْحُسَيْنُ وَعِكْرِمَةُ وَعَطَاءُ وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَنَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَمُجَاهِدُ وَالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُمَرُ بْنُ هَرِيرٍ وَالشَّعْبِيُّ أَتَاهَا لَا تَطْلُقُ؟

۱۶۵۔ اِنْ قَالَتْ لَا مِرَاتِهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ هَذَا فَاُخْفِيَ فَلَا تَتَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرَاهِيمُ لِسَاءَتْ تَو

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بیوی ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

کے متعلق ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ

کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ

میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ طلاق اور شرک وغیرہ میں

غلطی اور بھول چوک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی

روحشنی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ

ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے" اور نبی نے اس آیت کی تلاوت

کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو،

اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے زنا کا خود ہی اقرار

کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جبرمت

شراب سے پہلے میری دو اونٹنیوں کے کوہان چیر دیئے تھے

ہم حضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا

کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور

اکرم سے کہا کہ تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور

تمہاری کیا بیشیت ہے؟ آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ

میں مدہوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس

کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ

میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے، عقبہ

بن عامر نے فرمایا کہ جنسوط الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے

فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتداء کی (اور شرط بعد میں بیان کی)

تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے انہی پوری

سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو

گا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر

اس کی بیوی باہر نکل ساتی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی،

لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے

بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

ہذا کہ اُخْتی و ذلک فی ذالک املہ عَزَّ وَجَلَّ

کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْأَغْلَاقِ وَالْكَرْبِ

وَالشُّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرُهُمَا وَالْفَلِطِ

وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِهِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تَوْأَخِدُنَا

إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَا نَا وَمَا لَا يَحُوتُ مِنْ أَقْرَابِ

الْمُؤْمُسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلَّذِي أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَيْدِي جُنُونٍ؟ وَقَالَ

عَلِيٌّ بَقَرَحَمَرَةً خَوَّاصِي شَارِبِي قَطِيقٍ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ حَمَرَةً

فَإِذَا حَمَرَةً قَدْ تَمَلَّحَ حَمَرَةً عَيْنًا قَدْ تَمَلَّحَ

حَمَرَةً هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنِي لِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَدْ تَمَلَّحَ فَخَرَجَ

وَحَرَجْنَا مَعَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ

قَوْلًا لِمُسْكِرٍ طَلَقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

طَلَقُ الشُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ لَيْسَ بِجَائِزٍ

وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَحُوتُ طَلَقُ الْمُؤْمُسِ

وَقَالَ عَطَاءُ إِذَا بَا الطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطٌ وَقَالَ

نَافِعٌ طَلَقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ حَرَجَتْ

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ حَرَجَتْ فَقَدْ بَدَّتْ مِنْهُ

وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا أَوْ كَذَا أَمْرًا

لَهَا بَعْضُ ثَلَاثٍ أَيْسَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ

حِينَ حَلَفَ بِثَلَاثِ الْيَمِينِ. ثَمَانِ شُعْبَةٍ

أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ

بِجَعْلِ ذَلِكَ فِي وَبَيْتِهِ وَأَمَانَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي

إِنْ قَالَ لَا حَاجَتَ لِي فِيكَ نِيَّتُهُ؛ وَطَلَقَ

كَرَّ قَوْمٌ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَادٌ إِذَا قَالَ إِذَا جَلَبَتِ
ذُنُوبُ طَبَقٌ ثَلَاثًا يَنْفَسُهَا عِنْدَ كُلِّ طَبَقٍ مَرَّةً
فَيَسْتَبْنَانِ حَتَّى يَفْقَدَا بَاقًا، وَقَالَ الْخَسَنُ إِذَا
قَالَ الْمُتَعَيِّرُ بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلَامُ
عَنْ وَطْرٍ وَالْبَقَاءُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ، وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ أَقْبَيْتُهُ، وَإِنْ تَوَيْ
طَلَقًا فَهُوَ مَا تَوَيْ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَلَمِ أَنَّ الْقَلَمَ
مُرْفَعٌ عَنْ ثَلَاثَةِ عَيْنٍ الْمُجْتَوِي حَتَّى يَفِيْقَ وَعَيْنُ
النَّصِيحِي حَتَّى يَذْرَكَ وَعَيْنُ الثَّائِبِ حَتَّى يَسْتَنْقِطَ
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ وَكَلٍ الطَّلَاقُ جَائِزٌ إِلَّا طَلَقَ
الْمُعْتَوِي.

پرتین طلاق، فرمایا کہ اپنے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے
گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی
اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت
کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی کہ فلاں کام
اس مدت میں کرونگا، تو یہ اس کے دین اور امانت پر پھوڑ
دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا
کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے
تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار
ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے
کہا کہ جب تمہیں حل ٹھرے تو تم پرتین طلاق، تو شوہر کو ہر طہر میں
صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کر لی جاوے۔ پھر جب اس

اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور من نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے گھروالوں
کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے،
اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس
کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، جنہوں پہا تک کہ اسے افاقہ ہو جائے، پھر یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے
والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجبوظ الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا
هشامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زَكَوِيٍّ عَنْ أُفْوَى عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِمِ أَنْفُسِهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمَ قَتَادَةُ إِذَا هَلَكَ فِي نَفْسِهِ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زہرہ
بن اوفیٰ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات
کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے
اواکے (پھر وہ گناہ میں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق
دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ كَقَالَ إِنَّهُ كُنْتُ عَرَفْتُكَ
عَنْهُ فَنُتِلَى لِشِقَّةٍ لِلَّذِي أَعْرَضَ فَسُهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی
انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی اور
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا
کر لی ہے، آنحضرت نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضرت کے سامنے

آگے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انہیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم باگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں سڑک کے پاس پکڑ لیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور اسید بن سبیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم باگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہو نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں سڑک میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَنْتُ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجَمَ بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْأَقْنَاهُ الْحِجَارَ رَجَمَ حَتَّى أَذْأَقَهُ بِالْحَرَةِ فَقُتِلَ؛

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَدَاةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَاخِذُ قَدْ تَرَفَى يَغْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْآخِرُ قَدْ تَرَفَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الْآخِرَةُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذْ هَبُوا بِهِ فَأَمَرَ جُنُودَهُ وَكَهَانَ قَدْ أَحْصَنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنَّا فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا بِأَلْمِصْلِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْأَقْنَاهُ الْحِجَارَ رَجَمَ حَتَّى أَذْأَقَهُ بِالْحَرَةِ فَأُتِيَ بِالْحَرَةِ فَرَجَمْنَا حَتَّى مَاتَ؛

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَمْلِكُ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الطَّلَاقُ وَنَاجَا عَنْ عَمْرِو الْخُلْعِ وَذَوِ السُّلْطَانِ وَأَجَا

۱۶۶۔ طلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) ہمارے نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (راہی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سو اس صورت کے جب کہ زوجین

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رکہ) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے، عمر رضی اللہ عنہ سے (مکرم) کی عدالت میں حاضری کے بغیر (نہی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے (خلع میں اپنے شوہر سے بچھا چھڑانے کے لئے) اسے اپنا سارا مال دے دے، ہر طاہر نے فرمایا کہ، سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، وے مراد وہ فرائض و حدود میں جو اللہ تعالیٰ نے میان بیوی و دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیے ہیں، ابی طاہر نے بیان کیا کہ (طاہر نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ: "میں تمہاری وجہ سے بنات کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

۲۵۳۳ - ہم سے اذھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، کیونکہ ان کے ساتھ رکہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا بارغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ بارغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۳۴ - ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن زید نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بن ابی کی ہیں (جلیلہ رضی اللہ عنہما) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا بارغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی چنانچہ انہوں نے بارغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو مکرم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابی ابی تمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

عُثْمَانُ الْفُحْمِيُّ وَذُو عَيْنَيْنِ رَأْسُهَا. وَقَالَ طَاهِرٌ
إِلَّا أَنْ يَخْلَعَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدَّ وَدَّ اللَّهِ فِيمَا
أَفْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي
الْفُسْرَةِ وَالصُّغْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ
الشَّهْمَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَعْتَسِلُ
لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ،

۲۵۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ
قَيْسٍ مَا أَقْتَبَ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينِي وَلَا كُنِّي
أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ
فَأَلْتِ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِي طَلِّقَةً،

۲۵۳۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ تَرِيدِينَ حَدِيثَهُ
قَالَتْ نَعَمْ كَرَوْتُهَا وَامْرَأَةً أَنْ تَطْلِقَهَا
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا، وَعَنِ
ابْنِ أَبِي تَيْمِيمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک عمری نے حدیث بیان کی، ان سے فراد ابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ، ثابت کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (بونا انہوں نے ہجر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں پنا انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور آنحضور کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔ ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جلیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خیر" تک۔

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مزمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ نبی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کر لیں۔ لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

۱۶۹۔ کثیر کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ریمعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے

إِنِّي لَأُغْتَبِ عَلَى ثَابِتٍ فِي وَبْنٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَا كَيْفٍ لَا أَطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُونَنِي عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ

۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَعْرُوفِيُّ حَدَّثَنَا قُرَاطُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَدِيرُ بْنُ جَانِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا أَرْسُولَ اللَّهِ مَا أَتَقِمُّ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينِهِ وَلَا خُلُقِهِ إِلَّا إِلَيَّ أَتَقَرُّ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرُونَنِي عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ، فَزَكَّيْتُ عَلَيْهِ وَأَمَرْتُ فَقَاتَلَهَا

بِأَبْلِ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عَنْهُ الصَّمُورُ رَجَوُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَا بَعَثُوا خَمًّا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرًا

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِيِّ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ بَنَى الْمَغِيرَةُ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عِلَّتُ ابْنَتَهُمْ فَلَا أَدْنَى

بِأَبْلِ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَقًا

۲۵۷ حَدَّثَنَا إسماعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن ريمع بن أبي عبد الرحمن

عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تُرْجِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي
بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنِينَ إِحْدَى السَّنِ أَنْهَا أُعْتِقَتْ
فَحُكِرَتْ فِي رَفِصَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَقُورُ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ
خُبْرًا أَوْ مِنْ أَدِيمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ الْبُرْمَةَ فِيهَا
لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذُلُّ لَحْمٍ مُصَدِّقٌ بِهِ عَلَى
بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا
مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین ستین
قائم ہوئیں، اول یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں
اختیار دیا گیا کہ یا میں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ
ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم
گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکا جا رہا تھا پھر
رکھانے کے لئے آنکھوں کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش
کیا گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک
رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ
کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنکھوں صدقہ نہیں کھاتے! آنکھوں نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے سے ہدیہ

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَامٌ
عَنْ قَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
رَأَيْتُهُ عَبْدًا يُعْنِي تَرْجِمُ بَرِيرَةَ

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔
۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہم
نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد
بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا
وَهَبُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يُعْنِي تَرْجِمُ بَرِيرَةَ
عَاقِبِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَشْبَعُهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ
يُنْكِي عَلَيْهَا

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ
عنہ) بنی فلان کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر
کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں
وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پھرتے پھرتے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں)۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، كَانَ تَرْجِمُ بَرِيرَةَ
عَبْدُ الْأَسْوَدِ يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ عَبْدُ الْبَنِيِّ فُلَانٍ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سَكَكِ
الْمَدِينَةِ

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی
غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلان کے غلام تھے جیسے وہ
منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ
عنہا کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُومَةِ بَرِيرَةَ

۲۶۱ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ أَبِي هَالَةَ لَمَّا كَانَ لَهُ مَغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْقَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ بَرِيرَةَ مَغِيثٌ بَرِيرَةٌ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مَغِيثٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا مَا أَجْعَلُهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرَنِي قَالُوا وَقَالُوا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

صنف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۴۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَلَى مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِكُوا الْوَلَاءَ قَدْ كَرِهْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَعَبِلَ إِنَّ هَذَا مَا تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہے

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے چلے جاتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی؟ آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۲۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، احسن حکم نے، انہیں ابراہیم نے، اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولادہ (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کر دو، ولادہ تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ”پھر آزاد کر کے بعد“ انہیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ ہم انہیں کے ساتھ رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

بَابُ ۱۴۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا تَكْفُرُوا

الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَا مَنَ مَوْنَةً خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کینز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔“

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ بَنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ
وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَذَرَهُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَكَأَنَّكَ مِنْ الْأَشْرَافِ شَيْئًا الْكَبِيرُ
مَنْ أَنْ تَقُولَ الْمَلَاحُ مَا بَثَّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدُ
بَنِ عَبَادِ اللَّهِ ۝

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَعِدَّتُهُمْ ۝

۲۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا
هَشَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَزِيحٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عُبَيْسٍ
كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ الشَّيْءِ صَدَّقَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّ الْمُشْرِكِي أَهْلَ حَبِ
يُعَاقِبُهُمْ وَيُعَاقِبُونَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ يُقَالُ لَهُمْ
وَلَا يُعَاقِبُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَ حُرًّا أَمْرًا مِنْ
أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ يُخْطَبْ حَتَّى يَخْبُضَ وَيَطْهَرَ فَإِذَا
طَهَّرَ خَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ نَوْجَهَا قَبْلَ
أَنْ تُنْكِحَ مَرَّتَ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدًا مِنْهُمْ أَوْ
أَمَةً فَهِيَ حُرٌّ وَإِنْ لَهَا مَالٌ لَهَا حُرٌّ ثُمَّ ذَكَرَ
مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ
عَبْدًا أَوْ أَمَةً لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلَ الْعَهْدِ لَمْ يَزِدْ
وَمَرَّتْ أَمَّا لَهُمْ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عُبَيْسٍ
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُسْتَرِ بْنِ الْحَطَّائِي
فَطَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَقَاثُ
أُمَّ لِحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ عَمْرِو
الْقُرَيْشِيِّ فَطَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارِ
الْقُرَيْشِيِّ ۝

عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ ہیبت

۲۶۳ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیسٹ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا مشرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

۲۶۴ - اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی حدت ۔

۲۶۴ م سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہدہ مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ منورہ آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجائے تو یہ انھیں کوہلیتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہدہ مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجائی تو انھیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابی عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عریض بن غنم رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ ہیبت

ہجرت کر کے آئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۱ إِذَا أَسْلَمْتَ الْمَشْرِكَةَ أَوْلَيْتُهَا بَيْتَهُ
تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْغَرَبِيِّ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمْتَ
الْمُشْرِكَةَ قَبْلَ رَدِّهَا بِإِسَاءَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّضَائِيِّ سَمِعْتُ عَمَلَاءَ
عَنِ امْرِئٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ
رَجُلٌ فَجَاءَهَا فِي الْعِدَّةِ وَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِحَاجِ حَدِيدٍ وَصَدَاقٍ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَنْزَوِجُهَا
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوزٍ سَيِّئِينَ أَسْلَمُوا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا
وَإِذَا اسْتَبَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَآلَى الْآخَرَ
بِأَيْتٍ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
قُلْتُ يُعْطَا. إِمْرَأَتُهُ مِنَ الشُّرَكِيِّ جَاءَتْ
إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْتَاوُصَ رَجُلًا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَلَّى وَاتَّوَهُمَ مَا اتَّفَقُوا قَالَ لَا إِتْمَا
كَانَ وَالْكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ
هَذَا احْتِلَافٌ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہدہ مشرک یا عربی مشرک
کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان
سے خالہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنه نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تنہا رہی
پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور واد
نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطار سے ایسی عورت
کے متعلق پوچھا گیا جو معاہدہ قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام
قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ
ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی بھی جائے گی؟ فرمایا
کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، فقہ مہر کے ساتھ (تو
کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے
بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس
سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن
عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد،
مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو
موجوسیوں کے بارے میں (جو بیابا بیوی تھے) جو اسلام لے
آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر
ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر
جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی
ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور
ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطار سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت
اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے ”اور انھیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو“ عطار نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور رضائے
مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ منظور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ
سے تھا۔

۳۶۵۔ ہم سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وعب نے حدیث بیان

۳۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

عُرِدَتْهُ ابْنُ الزَّيْنَرِ اَنْ عَاشَتْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نَذِمَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتِ
 اِذَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُنَّ
 يَقُولُ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِجَاعُوا كُفْرَ
 الْمُؤْمِنَاتِ مَهِاجِرَاتٍ فَاَمْتَحِنُوهُنَّ اِلَى اٰخِرِ الْاَيَةِ
 قَالَتْ عَاشَتْهُ فَمَنْ اَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
 فَقَدْ اَقْرَبَ اِلَى مَحْضَةٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَبَ اِيَّاهُ فِي قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ رَمُوْهُ
 اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْطَلَقْنَ فَقَدْ يَأْتِيَنَّ كُنَّ
 كَا وَاللهِ مَا مَشَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يَأْتِيَنَّ بِاَلِكَلَامِ
 وَاللهِ مَا اخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
 النِّسَاءِ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللهُ يَقُولُ لَهُنَّ اِذَا اخَذَ
 عَلَيْهِنَّ، فَقَدْ يَأْتِيَنَّ كَلَامًا ۝

کی، ان سے جوئس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ
 بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور انہیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ
 کے اس ارشاد کے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں
 ہجرت کر کے نہرہے پاس آئیں تو انہیں آزمادو آخر آیت تک عائشہ رضی
 عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس
 شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ متعہ میں ہے کہ: اللہ کا کسی کو
 شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ ان مائش میں پوری بھی جاتی تھی، چنانچہ جب
 وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے
 فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ رضی اللہ
 عنہم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور
 ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں
 سے صرف انہیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے

بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے

ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

ارشاد: سمیع علیم تک: فان قاؤوا یعنی فان رجعوا

بأكل قول الله تعالى لِلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُدٍ اِلَى

قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ خَانَ قَاؤُوا، رَجَعُوا؛

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْنِ اَوْيسٍ عَنْ اَخِيهِ
 عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سَمِيْعٍ اَنَّ
 بَنِي مَالِكٍ يَقُولُ: اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتْ اِنْصَحَتْ رَجُلَهُ قَاؤَا مَرَّ
 فِي مَشْرُوبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ. فَقَاؤَا يَا
 رَسُولَ اللهِ اَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ
 وَعِشْرُونَ ۝

۲۶۶۔ م سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی
 کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں مورچ لگتی تھی، اس
 لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انیس دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے
 اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک جہیزہ کا ایلا کیا تھا، آنحضور
 نے فرمایا کہ یہ جہیزہ انیس دن کا ہے۔

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلا کے بارے میں،

جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پودھی ہونے کے

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولُ فِي

الْاِيْلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ لَا يَحِلُّ لِاِحْدِهِمَا بَعْدَ الْاِحْوَالِ

إِنَّ أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْنَمْ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ
اللَّهُ سَعْدًا وَجَلَّ فِي إِنْشَاءِ عِلِّ حَذَثِي بِمَا لَيْكَ عَنْ تَأْفِيعِ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا أَنْتَبَهُ أَشْهُرُ يُؤَقِّفُ حَتَّى
يُطَلِّقَ وَكَأَيُّعَمُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَيُذَكِّرَ
فَالِإِثْقَالِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَآلِ الدَّرَدَاءِ وَعَائِشَةَ وَآلِ
عَشْرَةٍ جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی
کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا
جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں
ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابوہریرہ

اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَقْذُورِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ
تَرْتِصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً وَشَتْرَى ابْنُ مَسْعُودٍ
جَارِيَةً وَالْقَسَّ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَحْذَرْ
وَقَبْدَةً فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّمْرَ هُمْ وَالْزَّهْرِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فِلَوُ
وَعَلَى. وَقَالَ هَكَذَا فَاغْلُظُوا بِاللَّقَطْمَةِ
وَقَالَ الزَّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَغْلُظُ مَخَانَتَهُ
كَتَرْتُهُ امْرَأَتَهُ وَكَأَيُّسَمُ مَالُهُ
فَإِذَا انْقَطَعَ خَبْرُهُ قُسْتُتُهُ مَتْنُهُ
الْمَقْذُورُ :

مفقود الغنیمہ کا حکم اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے
میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے
اگر کوئی شخص گم ہو تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا
چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبد
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کثیر صریحی (اصل مالک
قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس
کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ
نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک
دودھ دہن دینے لگے۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ
فلاح کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت
لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس
صدقہ سے احکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب
ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح غنیمت (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوگی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔
زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جسکی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر
اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الغنیمہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى
الْمُبَاحِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنْ ضَالَّةِ الْعَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ
أَوْ لِخَلِيفِكَ أَوْ لِلذُّبِّ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ
فَقَضِبَ وَاحْتَرَتْ وَجَنَّتْ وَقَالَ مَالُكَ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے مباحث کے مولے
یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سائل
کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی یا اگر ایک
تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا (یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر
بھڑیے کی ہوگی، اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِدَاءُ وَالشَّعَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَنْقُهَا رَبُّهَا. وَسُئِلَ عَنِ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ: أُعْرِفُ وَكَأَنَّهَا وَعِيقًا مَهْمًا وَعَزِيزًا تَسْتَعِينُ بِأَنْ جَاءَ مَنْ يُعْرِفُهَا وَإِلَّا فَالْخِلَاطُ بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَعْظَمْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا أَفَعَلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا يَذْنِبُ مَوْلَى الْمَتَّبِعِ فِي أَمْرِ الصَّلَاةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ يَحْتَجِي يَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلَى الْمَتَّبِعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَعَلْتُ لَهُ

گم شدہ اودن کے متعلق سوال کیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھڑی (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، شکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھا تا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا، اور آنحضور سے لفظ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہوا) اور اس کے ٹوکے کا (جس میں وہ رکھا ہوا) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچاتا ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملاو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ

بن عبد الرحمن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے جس نے ان سے پوچھا تھا کہ گندہ چیزوں کے بارے میں منبعت کے حوالہ زید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے منقول ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعت کے حوالہ زید کے واسطے سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (برلہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

بَابُ ۴۸ اَلْظُّهَارُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ قَمِنَ لَمْ يَسْخَرْ قَلِيلًا مِمَّنْ يَسْخَرُ مِنْ سَاطِرٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظُّهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَزَحَ ظُّهَارُ الْجَبْرِ قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا كَمَ الْعَبْدُ شَهْرًا. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ظُّهَارُ الْبُخْرِ وَالْعَبْدِ مِنَ الْعُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ مَحْمُودٌ إِنَّ ظُّهَارَ مَنْ أَمَّتْهُ فَلَيْسَ شَيْئًا لَمَّا ظُّهَارُ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْعَرَبِ بَيْتٌ لَمَّا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَفْ لَئِنْ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَوْلُ الرَّؤُوفِ

۴۸۔ ظہار اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی "آیت" "فمن لم يتطهر فاطعام ستين مسكينا" تک اور مجھے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا جس بن تر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، حکمر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے۔ "لما قالوا" "قاعدہ عربیت کے مطابق" "فما قالوا" کے اور "فی بعض ما قالوا" کے منی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

نہ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم قسم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو۔ ظہار، کھانا ہے۔ اگر

بِأَنَّكَ إِذَا شَاءَ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَذَلُّ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يَغْدُو
بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى يَسَابِهِ وَقَالَ عَجَبٌ بَنِي
عَالِبٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَى حُذِي التَّصَفُّ قَالَتْ أَمَّا عُرَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُشُوفِ فَقُلْتُ
لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تَصْلِي فَأَمَّا تِ
يُؤَيِّسُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّتْ أَيْدِيَهُ فَأَمَّا تِ وَمَا هُنَّ نَعْمٌ قَا
أَنَّ أَوْمًا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
يَتَعَدَّمُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَوْمًا النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو لِحَجَرِهِ . وَقَالَ
أَبُو تَمَّازَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّيْدِ لِلْمُعْهِرِ : أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَ
أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَذَى أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا قَالَتْ
فَعَلُوا .

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ
آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا، لیکن اس پر عذاب
وے گا، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا کہ فوہ
عذاب الہی کا باعث ہے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ
میں جو میرا ایک صاحب پر تھا، میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے
لو اور آدھا چھوڑ دو۔ اسما رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے میں
پہنچی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے
ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں، اس
لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ
کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا، کیا یہ کوئی
نشانی ہے؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں
اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے

بڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی تحریر نہیں اور ابوقتادہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا
یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ۔

۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

عبد اللک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ
پر سوار ہو کر کیا، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف
اشارہ کر کے تکبیر کہتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا جوبرج و ما جوبرج کے سب میں اتنا سوراخ
ہو گیا ہے، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ
حُلْمًا آتَى عَلَى التُّرْكِيِّ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ
وَقَالَتْ نَرَيْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فُتِحَ مِنْ رَأْدِمِ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذِهِ
وَعَقْدَ تِسْعِينَ .

بیت گزشتہ تاشیہ، کوئی شخص انہی بیوی سے ظہار کر لے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دوا اسی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ
اس کا کفارہ نہ دے لے، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاحِدٌ شَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ غُلَاقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْطَاهُ وَقَالَ يَبْدُكَ وَوَضَعَ أَمَلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسطَى وَالْخَصَصَ فَلَمَّا يَزِيدُهَا وَقَالَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا إِلَهُوْهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْمًا حَاكَتْ عَلَيْهَا وَرَافَعَهَا فَاسْتَبَا فِيهَا أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي الْخَيْرِ مَقِيَّةٌ وَقَدْ أَصْبَحَتْ تَحْتَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكَ قُلُونِ؛ لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ لِرَجُلٍ لِبَحْرٍ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ تَعْمُ قَامَرِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّ رَأْسَهُ بَيْنَ خَدَّيْنِ ۝

نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَبَيْتَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمُسْرِقِ ۝

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَوْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتْ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفصل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن غلقہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو گا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیان انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زبانی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؛ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَسَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَسَيْتَ إِنَّ عَلَيَّ قَهَّارًا ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُ فَتَنَزَّلَ فَجَدَّ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَذَى مَا يَسِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: وَإِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَقْبَرَ الصَّائِمُ ۝

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اگر تم میرے لئے ستو گھول دوں (کیونکہ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے میں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اگر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے میں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اگر دو در ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اگر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان، کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے ناز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گیا۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کا فبا کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن برید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن بزمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنخیل اور سحی کی مثال دو افراد جیسا ہے جن پر لوہے کی دوز ہیں۔ سینے سے گردن تک میں سخی حب بھی کوئی چیز خیر چر کر تاپے تو روزہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹا دینا چلتی ہے لیکن بنخیل حب بھی خیر چر کا ادا کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلہ نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءَ مِرْلَالٍ أَوْ قَالَ أَدَانَهُ مِنْ سَعُودِهِ فَإِنَّمَا يَنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَدِّنُ لِيُجِيعَ قَائِمُكُمْ وَلَكِنَّ أَرْبَ يَقُولُ كَأَنَّهُ يَقْبِي الضُّبْحَ أَوْ الْفَجْرَ أَطَهَرَ يَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَدَّ أَحَدُهُمَا مِنَ الْخُفَّيْنِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَرِيحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَغِيضِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ تَرْجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا خَبْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ شِدْنِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَاكَ عَلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَهْبِئَ بَنَاتُهُ وَتَعْفُوا أَنْزَرُوا وَأَمَّا الْبَغِيضُ فَلَا يَزِيدُ يَنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْهُ حُلُقَةُ مَوْضِعِهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْبَعُ وَيُسَيِّرُ بِأَضْبَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ ۝

بَابُ الْبَغْيِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آثَرًا وَأَجْهَرَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِنَّمَا

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں پر ہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی نواہ کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں، ارشاد من الصادقین، تک۔ اگر گونگا

قَدْ قَدْ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَا بِكِتَابَةٍ اَوْ اَشَارَةٍ
 "اَوْ بِاَيِّمَا مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُسْكَلِمِ لَانَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَبَّرَ
 اِلِشَاءً تَوْفِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ
 اَهْلِ الْحِجَابِ وَاهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْمَدَنِي
 تَعَالَى قَاتَلَتْ اِلَيْهِ قَالُوْنَ كَيْفَ يَكْفُرُ مَنْ كَفَرَ
 فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الصَّحَابُ الْاَمْرُ
 اِشَاءَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَنَهُ وَلَا يَلْعَنُ
 ثُمَّ تَرَعَمَ اَنْ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ
 اَوْ اَيِّمَا جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ الطَّلَاقُ وَالْقَذَاءُ
 فَرَأَى فَاِنْ قَالَ الْقَذَاءُ لَا يَكُونُ اِلَّا
 بِكِتَابٍ فَوَيْلَ لَهٗ عَذَابُكَ الْطَّلَاقُ لَا
 يَجُوزُ اِلَّا بِكِتَابٍ اَوْ اِشَارَةٍ اَوْ اَيِّمَا
 وَ الْقَذَاءُ وَ عَذَابُكَ الْعَيْشُ وَ عَذَابُكَ
 الْاَمَمُ يَلْعَنُ وَقَالَ الشَّيْخُ وَقَاتَا وَ
 اِذَا قَالَ اَنْتَ طَالِقٌ قَاتَلَتْ بِاَصَابِعِهِ تَبِينُ
 مِنْهُ بِاِشَارَتِهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ
 اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبِيْدِهِ تَزْمَهُ وَقَالَ
 حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَمَمُ اِنْ قَالَ
 بِزَامِهِ جَانَهُ

اگر طلاق اپنے ہاتھ سے کہے تو وہ پڑ جاتی ہے حاد نے کہا کہ گوئی اور ہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ نَصَابِيْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَلنَّسَّ بْنَ
 مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلَا اُنْفِرُكُمْ بِمَغْبِرٍ دُوْرٍ اَلنَّصَابِيْنَ قَالُوْا بَلٰى يَا
 رَسُوْلُ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
 بَنُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو
 سَاعِدَةَ ثُمَّ قُلَّةُ بَيْدٍ فَقَبَضَ اَمَاسِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُمْ
 كَالزَّامِي بَيْدٍ ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ دُوْرٍ اِلْمَامُ

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت ہونے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل مسلم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (عینی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گجولو میں پچھ ہے۔ اور ضحاک نے کہا کہ الارمۃ بمعنی الاشلاء ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مافی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ مقبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہو تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام لکھ کر لڑی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے کو گتے کے ساتھ بھی پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ جائز ہو جائے گی۔ اہل یم نے کہا کہ گونگا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بتاؤ کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد اللہ (شہیل) اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنو ساعدہ پھر آنحضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

تخیر

کیا اور اپنی مٹی ہند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی پیر کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انکلی بیج کی انکلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیج کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہونا ہے، آپ کی مراد تیس دن کی مٹی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہونا ہے، آپ کا اشارہ انیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انیس کی طرف۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں اور صبر میں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سیٹگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضرہ۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الغزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انکلی اور بیج کی انکلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ سَفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَرْسُوفُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالشَّاعِدَةُ كَهَيْدٍ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَا تَيْنِ وَقَرْنِ بَيْنِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

۲۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ، وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُسَوْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْوَيْعَانِ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَالْمَلَاقُوبَ فِي الْقَدَاوَيْنِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَغَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَرْنِ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۱۸۱۔ جب اشہدوں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا

کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس کی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا۔

۲۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میان بیوی سے قسم کھلائی، اور پھر دونوں میں جھگڑائی کھڑی۔

۱۸۳۔ لعان کی ابتداء مرد کسے گا۔

۲۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن سنان نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دکر اپنے بری ہونے کی۔

۱۸۴۔ لعان۔ اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔

۲۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویم غلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک

بَابُ ۱۸۱ إِذَا عَزَّضَ يَسْفِي الْوَلَدَ

۲۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا أَكْوَأَتْهَا؟ قَالَ: خُمُرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَّى ذَلِك؟ قَالَ: نَزَعَهُ عِزِّي، قَالَ: فَكَلَسَ ابْنُكَ هَذَا نَزَعَهُ

انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور اس پر فرمایا کہ یہ کہنے لگا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس کی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

بَابُ ۱۸۲ خَلَا بَيْنَ الْمَلَاحِينِ

۲۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوزَيْرَةُ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ امْرَأَتَانِ فَأَنْتَقِلَتُمَا إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَرَقَ بَيْنَهُمَا

بَابُ ۱۸۳ بَيَّةُ الرَّجُلِ بِاللَّعَانِ

۲۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

بَنُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ؟ ثُمَّ فَشَهِدَتْ

..

بَابُ ۱۸۴ اللَّعَانُ وَمَنْ هَلَّى بَعْدَ اللَّعَانِ

۲۸۲ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَوْزِعَةَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَتْ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَمَا أَيْتَ

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کریں گے۔ آخر اسے کیا کرنا پڑا یہ؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا، آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو پالنے فرمایا اور اظہارِ ناگواری کیا، عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویم رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ اور پوچھا، عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عویم تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویم رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کریں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وہی نازل ہوئی ہے، باوجود اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انھیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی دے دیں، ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۳۔ ہم سے بخیتی نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی نبی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

سے رجلاً و جدہ مع امرأتہ رجلاً ایقئلہ فقتلوا نہ امر کینف یفعل؟ سل لی یا عاصم عن ذلک قال عاصم ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقصرہ ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء ایل وعاجہا حتی کبر علی عاصم ما سمیع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعہ عاصم الی اہلہ جاءہ عویم فقال یا عاصم ما قال لك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال عاصم بعویم لم تاتی بعید قد کرہ ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسئلة التي سألته عنها، فقال عویم والى ذلك لا انتهي حتى اسأله عنها فاقبل عویم حتى جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسط الناس فقال يا رسول اللہ آیت رجلاً و جدہ مع امرأتہ رجلاً ایقئلہ فقتلوا نہ امر کینف یفعل؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فيك وفي صابيتك ما ذهب فأتيتهما، قال سهل فتلأ عسا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نزعنا من ثلاثهما قال عویم كذبت عليها يا رسول اللہ ان امسختهما فطلعتهما ثلاثا قبل ان يامرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن شہاب وصحابة ثلثة المتلا عینین،

باب ۱۸۵ اثلاث عین فی المسجد،

۲۸۳ حدیث بخیتی اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج قال اخبرنا ابن شہاب عی الثقات عن وعن الثثة فیها عن حدیث سهل ابن سعد عنی عنی ساعدہ عنی عنی رجلاً من الانصار رجلاً الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال يا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت رجلاً و جدہ مع امرأتہ

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے
 انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس
 میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضرت نے
 ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے
 بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔
 جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول
 اللہ اگر اب بھی میں اس سے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا
 کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے
 بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں
 حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابنہ
 شہاب نے کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان ہی جھوٹی
 کا طریقہ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
 ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ یہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں
 کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی
 ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے
 میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ اگر اس کا وارث ہوگا اور وہ پھر
 کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ
 میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے
 سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قدر پیکر بننا ہے ورنہ

رَجُلًا أَيْقُنْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي
 تَأْيِيدِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاغِينِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ
 فِيْلِقَ وَفِي أَمْرَاتِيكَ: قَالَ قَتْلًا عَنَّا فِي الْمُسْجِدِ وَلَقْنَا
 شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَمَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنْ أَمْسَلْتُهَا فَلَطَمْتُهَا لَأَنْتَ أَقْبَلُ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَا مِنَ التَّلَامِي
 قَتَلَتْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ
 تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاغِيْنٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتِ
 الشَّهْدَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يَفْرِقَ بَيْنَ الْمُتَلَاغِيْنِ
 وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لَوْ هُم قَالَتْ ثُمَّ
 جَزَتْ الشَّهْدَةُ فِي مِيزَانِهَا أَمْهَاتِ رُثَّةٍ وَبِكْرَتِ مِنْهَا
 مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِه
 أَحْمَرٌ قَصِيْرٌ كَانَتْ وَحَرَّةٌ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ
 صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه أَسْوَدٌ
 أَعْيَنَ قَا الْيَتَيْنِ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَ
 عَلَيْهَا جَاءَتْ بِه عَلَى الْمَكْرُوْرَةِ مِنْ
 ذَاكَ ۝

یہ حدیث اس کے لئے ہے کہ اگر عورت نے لعان کیا تو اس کا وارث اس کا بیٹا ہے

دھکیل کے ساتھ ایک زہر ملا بانو، پستہ قدر عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت
 لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی انھوں والا اور بڑے سرخوں والا بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ بنا جس
 کا رنگ کالا ہے۔
باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو كنت راجعاً یغیر یتیتہ
 ۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
 اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَرَّ التَّلَاغِيْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ كَوْنُ لَوْ

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت
 کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن غیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
 حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے
 ان سے قاسم بن عمار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عاصم رضی اللہ عنہ نے
 اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

انصرفت قاتناہ من اجل من قومیہ تشکو الیہ اشد
قد وجدہ مع امرأہ رجلاً فقال عاملاً ما ائسنت
بھذا الا لعلی قدھت بہ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فأخبرہ بالذی وجد علیہ امرأۃ فھات
ذلیف الرجل مصغراً لیل اللھم سبط الشعی و
کان النبی الدعی علیہ آتہ وجدہ عند اھلہ
خدا ادم کسیر اللھم فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم بین فجاءت شہما بالرجل الذی
فکرہ فجھا آتہ وحدہ کلا عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بینھما قال رجل لابن عباس فی
المجلس ہی الی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لو رجعت احدا یغیر بیکتہ رجعت ہذا
فقال لا تلت امرأۃ کانت تطھر فی الاسلام
الشوع قال ابو صلیح وعبد اللہ بن یوسف
خدا :

نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام کے باوجود غاشی کلمے بندوں کرتی تھی۔ ابوصالح اور عبد اللہ بن یوسف نے خدا بیان کیا۔

۱۸۷۔ لعان کرنے والی کا مہر۔

باب ۱۸۷ مَدَائِ الْمَلَا عِنَہ

۲۸۵ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ شَرَارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ
لِبَنِي عَمْرِو بْنِ جُلٍّ قَدْ قَاتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ
وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا
تَائِبٌ تَابَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ
فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ تَابَا فَقَرَّرَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ
فَقَالَ لِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا
أَتَانِي تَحَدَّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي قَالَ قِيلَ
لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلَتْ بِهَا
وَأَنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَافْتَقَرَتْ مِنْكَ

تو وہیں قتل کر دوں اور پھلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عمر رضی اللہ عنہ) نے ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی دہرے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئے اور آنحضور کو واقعہ بتایا جس میں ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زور درنگ، کم گوشت والے (پٹے دیے) اور سیدھے بال والے تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنبہائی میں) پایا، وہ گھٹے ہوئے جسم کا، گندمی اور گوشت والا تھا، پھر حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے، چنانچہ اس عورت نے پھر اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا ایک شاکر نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر دی، انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عجلان کے مابین بیوی کے درمیان ایسی صورت میں تفریق کرا دی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا لیکن دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم نے ان میں جدائی کر دی اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض افراد میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے، جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مل کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں دیا تھا) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا اگر تم پر ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو، اور تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ

۱۸۸۔ امام کا لہان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے یہاں کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لہان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، اب صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کر دیجئے (جو عمر میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں پکے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شہادت کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لہان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عدنان کے میاں بیوی کے درمیان بھائی کر لی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرنے کا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد اور ایوب کے واسطے محفوظ کی تھی۔ بیساکہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

۱۸۹۔ لہان کرنے والوں میں بھائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن مند نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان بھائی کرادی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انہیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اہل ان کی بیوی کے درمیان

۱۸۸۔ قول الامام للمثلاثین ان اَخذَ كُفْرًا عَذَابٌ فَمَنْ مِنْكُمَا تَابَ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عُمَرُ وَنَحْنُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَثَلَاتِ فَقَالَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَثَلَاتِ فَيَنْبَغِي حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ عَذَابٌ لَا يُبَيِّنُ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ كَمَا مَالُكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ مُسْتَحَلَّةٌ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا أَفْذَاكَ أَتَعِدُّ لَكَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عُمَرُ وَ قَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ مَا جَلَّ لَكَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا مَتْبَعِيهِ وَفَرَّقَ سَفْيَانُ بَيْنَ امْتَبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى فَرَّقَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحَدِيهِمَا الْأَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ عَذَابٌ فَمَنْ مِنْكُمَا تَابَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عُمَرُ وَ قَالَ أَيُّوبُ كَمَا أَنْبَرْتُكُمْ

باب الثَّانِي فِي بَيْنِ الْمَثَلَاتِ عَيْنِينَ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَدْ قَامَا وَخَلَقَهُمَا

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

مِنْ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

دعویٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان
جہاد کی کرا دی تھی۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ناخ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی
کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے بوسے کا انکار کیا
تو انھوں نے دونوں کے درمیان جہاد کی کرا دی اور لڑکا حور سے کو دیا۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اسے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰۔ ہم سے اسحاق بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن قاسم
نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،
آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
میں ہوا تو حاکم بن حری رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی کہ اگر میں اپنی بیوی
کے ساتھ کسی کو ہاؤں تو وہیں قتل کر دوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک
صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک
غیر مرد کو پایا ہے۔ حاکم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس
بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرات میں نے حضور اکرم کے سامنے
کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضور کے پاس گئے اور آنحضور
کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب
زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ بچے ہوں
نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندی، گٹھے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔
اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ
معاملہ صاف کر دے، پھر انہوں نے اپنی بیوی سے جو بچہ جناہ اسی شخص سے
مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے
پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ جہاد ہے۔ جس
کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنسکا کرتا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس صورت
کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فاشی میں مبتلا تھی۔

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بِأَنَّ يَلْحَقُ الْوَلَدَ بِالْمَلَاحِقَةِ
۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَإِنْ شَفَعَا
مِنْ وَلَدِهِمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ
بِالْمَرْأَةِ

بِأَنَّ قَوْلَ الْإِمَامِ الْأَئِمَّةِ بَيْنَ
۲۹۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فَحَرَّ الْمُسْلِمَانِ حِينَ
تَرَكَهُمَا مَوْلَى الْمَرْءِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ
عَدِيٍّ فِي خِلَافَتِهِ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
قَوْمِهِ فَقَدَّحَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَالَ عَاصِمُ مَا أَتَيْتُ جَدًّا إِلَّا لَأَقُولَ فَنَدَّ هَبْ يَهْ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُنْصَرًّا أَقِيلُ الْقِيمِ سَيْطَرُ الْمَشْعُورِ وَكَانَ الْكِنَى
وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ حَدًّا كَثِيرًا لِلْجَمِّ جَعْدًا أَقْطَعًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ قَوْصَتَيْ شَيْهَاءِ الرَّجُلِ
الَّذِي ذُكِرَ وَفِيهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْخِلَافَةِ حِينَ أَتَى
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَحِمْتُ أَحَدًا لَوَدِدْتُ بَيْنَهُمَا
لَوْ رَحِبْتُ هُنَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَدْرِي لِمَ أَتَى مَا كَانَتْ تَطْلَعُ السُّوءُ

بِأَنَّ إِذَا لَطَقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ

بَعْدَ الْوَلَدِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ قَلَمٍ مَسَّهَا

گزار کرد و دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱- ہم سے مروان بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور انے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَتْ الْغَزَّيَّاتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَمَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ قَالَتْ لَأَحْقَى تَذَوَّقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذَوَّقِي عُسَيْلَتَهُ

۲۹۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاہہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ توان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس رکھ کے (پلو جیسا ہے) انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر کا) مزاج نہ دیکھ لو اور یہ تمہارا مزاج نہ چکھ لیں (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَتَّخِذْنَ مِنَ الْمَخْضِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ قَالَ فَجَاهِدْ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَيَّ حَيْضٍ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي كَعَذْرَتٍ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي وَلَمْ يَحِضْ قَعْدَتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

۱۹۳- اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں بھی حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے ہے۔

بَابُ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ثَابِتَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يَقَالُ لَهَا سَبِيعَةٌ كَانَتْ

۲۹۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن بن ہریرہ نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ثابت بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائیں تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ فِي غَيْرِهَا وَهِيَ حَبْلِي فَخَطَبَهَا أَبُو اسْتَبَلِيلَ
بْنُ بَغْدَادٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْسَحِبَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا
يُضِلُّهُمُ أَنْ تَنْسَحِبَ حَيْثُ تَعْتَدِي أَخِذِ الْإِجْلِينَ
فَمَحَكْتُ ثَوْبِي بَيْنَ عَشْرٍ لَيْتَالِ لَمْ يَجَأْ عَيْتُ النَّبِيِّ
مَنْ أَلَمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْجِي عِي

دن تک رک رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کرلو۔
۲۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيمٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى
أَبِي الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ
أَفْتَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي
إِذَا انْفَضَّتْ أَنْ أَفْجَحَ

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَمَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ
مَعْرَمَةَ أَنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَفِيَسَتْ بَعْدَ وَقَافٍ
تَوُجَّهًا لَيْتَالِ لَمْ يَجَأْ عَيْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْأَلُو نِسَاءَهُ أَنْ تَنْسَحِبَ فَلَوْنِ لَهَا فَتَكَحَّتْ

باب ۱۹۵ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ
يَتَرَقَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ
أَبُو رَاهِيْلٍ فَيَمْنُ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَتَحَاضَّتْ
عِنْدَهُ ثَلَاثَ حَيْضٍ بَانَ ثَمَّ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا
تُحْسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
تُحْسَبُ وَهَذَا الْمَقْبُولُ إِلَى شُعْبَانَ يَنْفَعُ
كَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ لِمَنْ قَرَأَتْ
الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَإِقْرَأَتْ إِذَا دَنَا
لَهَا وَهِيَ يُقَالُ مَا قَرَأَتْ يَسْلُ قَطْرًا إِذَا لَمْ
تَجْتَمِعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا

جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بلى قط"

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوسناہل بن بکک رضی اللہ
عزہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کر سنے
انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ نکاح، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے
لمبی مدت نہ گزر لوگی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتا
تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس

۲۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان
سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انھیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے
والد (عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) کے واسطے انھیں خبر دی کہ انہوں نے
ابن الارقم کو لکھا کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے پاس
پھر پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے خوشی دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکس والد نے، ان
سے مسوہ بن مخزوم نے کہ سیدہ اسمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند
دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انھیں اجازت دی
اور انہوں نے نکاح کیا۔

۱۹۵۔ اور طلقة عورتیں اپنے کو تین میطلووں (قرو) تک روکے
رکھیں اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی
عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس
تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی
شوہر سے جدا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھ جائے گی) اور اگر
نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ
اسی میں دوسرے نکاح کی مدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا
کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ اقراۃ المرأة
اس وقت ہوتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح۔

» اقراۃ « اس وقت بھی ہوتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو

بَابُ قَضَاءِ قَالِمَةِ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ
وَأَتَى اللَّهَ رَبَّهُمْ لَا يَخْفَوُهُمْ مِنْ
يُؤْتِيَهُمْ وَلَا يَخْفَوُهُمْ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمْ
بِقَاضِيَةِ قَالِمَةِ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
لَا تَذَرْنِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثَ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا أَسْكَنُوهُمْ مِنْ حَيْثُ سَكَنُوهُمْ مِنْ
وَحْدِكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا لَهُمْ لِيَتَخَيَّبُوا
عَلَيْهِمْ وَإِنْ كُنْ أُولَاتٍ حُمِلَ فَلْيَقُوا
عَلَيْهِمْ حَتَّى يَضَعُوا حَمْلَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ
بَعْدَ عُسْرِ شَرٍّ

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں انکے
گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے
کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی
حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا ہے جو نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی
بات پیدا کر دے، ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق
سہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے
لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں
ہوں تو انہیں شریعہ دیتے رہو ان کے حمل
کے پیدا ہونے تک، اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”بعد عُسْرِ شَرٍّ“ تک۔

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان
بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے
تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی کو
طلاق دے دی تھی اور عبد الرحمن انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے
لے آئے رعدت کے ایام گزرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب
معلوم ہوا تو آپ نے مردان بن حکم کہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔
کہلایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر جہاں سے طلاق ہوئی ہے
پہنچا دو۔ یہاں کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مردان نے اسکا جواب یہ دیا کہ وہ لڑکی
بن حکم نے میری بات نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مردان نے
ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے
(انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر رعدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ
بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
بْنِ الْقَاسِمِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ
فَأَسْعَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَّا سَكَتَ عَائِشَةُ أَمَّا الْمُؤْمِنِينَ
إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ آمِنُ الْمَدِينَةِ إِتَقَى الْمَلِكُ وَأَمَّا دُحَا
إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي، وَقَالَ الْقَاسِمُ
بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا يَلْقَاكَ شَأْنٌ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ
قَالَتْ لَا يَخْفَوُكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حُدُودَ اللَّهِ فَاطِمَةَ
فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ يَلْقَاكَ شَرٌّ فَخُذْ
مَابَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ

اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا کیونکہ وہ تمہارے دلیں نہیں بن سکتا مردان بن حکم نے اپنا کہہ کر اگر آپ کے نزدیک فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا انکے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رشتہ داری کے درمیان کشیدگی کو جس سے بچنا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے کیا

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا
عَنْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

لِلْمُطَلَّغَةِ ۚ أَلَا تَسْمَعِي اللَّهَ يُعْذِرُ فِي قَوْلِهِ ۚ لَا مَكْرَهَ وَلَا
نَفَقَةَ ۚ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

مُهَذَّبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
فَلَا تَنْتَفِيزَ لِلْمَكْرِ مَلِكُهَا تَنْفِيزُهَا الْبَيْتَةُ فَهَرَبَتْ
فَقَالَتْ بِمَنْ مَاصَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ قَالِمَةِ
قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي وَجْهِ هَذَا الْخَبِيثِ
وَمَا إِذْ أَبَى الزَّانِعُ مِنْ هَذَا مِنْ أَبِيهِ ۚ عَابَتْ عَائِشَةَ
أَقْبَدَ الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ قَالِمَةَ صَعَنْتُ فِي مَقَابِ
وَحْشٍ وَنَيْفٍ عَلَى قَائِمَتِهَا فَلِذَاكَ أَتَتْ حَصْرَ لَهَا النَّبِيُّ
مَوْلَا اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

عبارتوں کا ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی ایسی ہی کرتے تھے انہیں اجانت دیدی تھی (کہ وہاں سے متعلق جو عیاش اور ایسا بانی گھر سے عدت گزلیں)

بَابُ (۱۹۷) الْمُطَلَّغَةِ إِذَا تَحَشَّى عَلَيْهَا فِي

مَنْعَةٍ تَرَفَّعَ عَنْهَا أَنْ يَقْتَحِمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبَدَّدَ

وَعَلَى أَهْلِهَا بِقَالِمَةٍ ۚ

۳۹۹ حَدَّثَنَا حَبَّابُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَالِمَةَ
انْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى قَالِمَةِ ۚ

بَابُ (۱۹۸) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهَا

أَنْ يَكُونَ مَا تَعَلَّقَ اللَّهُ فِي أَمْرٍ حَامٍ مِنْ

الْبَيْتِ وَالْحَبْلِ ۚ

۴۰۰ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ الْمَكْرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۚ كَمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْشُرَ إِذَا صَوِّتَهُ عَلَى بَابِ

بَيْتِهَا كَتَبَتْهُ فَقَالَ لَهَا ۚ غَضَى أَوْ خَلَّى إِنَّكَ لَتَكُونُ

أَنْفَضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ ۚ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَاتِلِي إِذَا

کیا تم عدت سے نہیں ڈرتی، آپ کا اشارہ ان کے اس کے قول کی طرف تھا (کہ
مطلقہ بائنت کو) نفقہ و مکنت دینا ضروری ہے۔

۳۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی مہذب نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن

قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے کہا کہ آپ فلاں (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے انہیں

طلاق بائنت دے دی اور وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے نہیں)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا

آپ نے فلاں رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کے لئے

اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے

واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے (عمرہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید ناکامی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فلاں بنت قیس رضی

عنها تو ایک ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی ایسی ہی کرتے تھے انہیں اجانت دیدی تھی (کہ وہاں سے متعلق جو عیاش اور ایسا بانی گھر سے عدت گزلیں)

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (موجودہ یا خود شوہر)

کے اچانک اندر آہانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی

کریں۔

۳۹۹۔ محمد سے جابر نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں

ابی جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی

اللہ عنہا نے قالمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا کہ مطلقہ بائنت کو

نفقہ و مکنت نہیں ملے گی (انکار کیا)۔

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ

نے ان کے رموز میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۴۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (حجۃ الوداع میں) کوپڑ کا ادا کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ

عنها اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنکھوں سے ان سے فرمایا

» عقری! « (فرمایا راوی کو شک تھا) » حلقی! « معلوم ہوتا ہے کہ تم جہیں روک

دو، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر چلو!

باب ۱۹۹ (وَبُؤَلَّتْ أَخْتُ بَرِّزَةَ فِي الْعِدَّةِ

وَكَيْفَ يَزَالُ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً

أَوْ ثَلَاثِينَ

۳۰۱ حَدَّثَنَا مُعَلَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمِيُّ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْتُ مَعْقِلَ بْنَ

طَلْحَةَ أَنُطَلِّقُهَا

۳۰۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هَاشِمِيُّ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَعْقِلٍ

يَتَابِرُ عَنْهَا أَنْتَهُ تَخْتَرَجُ لَهَا طَلْقُهَا ثُمَّ يَخْلَعُ عَنْهَا

عَنْهَا أَنْتَهُ تَخْتَرَجُ لَهَا طَلْقُهَا ثُمَّ يَخْلَعُ عَنْهَا

ذَلِكَ أَنْتَهُ قَالَ: خَلَعَ عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْلَعُ عَنْهَا

فَالْبَيْتَةُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَفْضَلُوهُنَّ إِلَى أَجْرٍ كَذِبٍ، قَدْ عَاوِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَاذْكُرْ

الْحَقِيصَةَ، وَاسْتَفَادَ لِأَمْرٍ أَلْيَ

۱۹۹۔ اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں

زیادہ مختار ہیں اور جب شوہر نے ایک بار طلاق دی ہو تو پنی اس

بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱۔ مجھ سے عمر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب نے بخیر دی

یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے

اپنی بیوی کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲۔ مجھ سے عمر بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان

سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن رسلہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک صاحب

کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں

نے تنہائی میں عدت گزارنے کی مدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق

شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیج دیا

رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی خیریت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ عدت گزار رہی تھی تو

اسے اس پر قدرت تھی کہ وہ عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا

اور کبیرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بیوی کے

درمیان میں مائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

کی، ان سے نافع نے اور ان سے بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں

نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ

رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حاملہ نہ ہوں

اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک

ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ

ان سے بھرتی کریں طلاق میں پس ہی وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جائے

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا

أَمْرًا لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلُقُهَا وَاحِدَةً قَامَرًا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَرَّزَةَ

تَحْسِبُهَا حَائِضًا تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً

أَخْرَجَ ثُمَّ يَمْنَعُهَا حَائِضًا تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ

أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يَجَاءَ بِهَا فَيَلْطَقَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا

النِّسَاءُ وَكَانَتْ عِنْدَهُ مَتْنًا إِذَا سَمِعَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ

لِحَدِيثِهِمْ، إِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَلَّتْ

عَلَيْكَ حَقِّي مَنْحَكَمَ تَرَوْجَا غَيْرَهُ وَرَأَدَ فِيهِ عَيْنُ
عَبِ الثَّيْبِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قَالَ بَنُو عُمَرَ لَوْ طَلَعَتْ مَرْءَةٌ
مَرْتَيْنِ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَلَى الْمُدِّ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرْفُوعًا
بِهَذَا

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے عین مطلقین دے دیں
میں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا
دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (الواجہم) نے یہ
حدیث میں بیٹ کے واسطے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان
کیا کہ) مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس
کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ اجْعَلَهَا الْخَائِفَ

۳۴۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنِيرٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلَ بَنُو عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ الثَّيْبَ عَلَى
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجَعَهَا ثُمَّ يَطْلُقُ
مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَفَعَلْتُ بِتِلْكَ الطَّلِيقَةِ قَالَ أَمَأْتُ
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ

۲۰۰۔ حائضہ سے رجعت +
۳۴۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابیہم
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے
یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ
حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے
رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ تَعْدِ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا وَجَعَهَا

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى
أَنْ تَقْرُبَ الْغَيْبَةَ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا الْطَّبْلَةَ
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ
منائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم تر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو
میں اسکے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر
بھی عدت واجب ہے۔

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي مُعَمَّرٍ بَنِي عُمَرَ وَبَنِي
حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ أَدْرِ
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ
قَالَتْ نَائِبٌ قَالَتْ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ نَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سَفْيَانَ بْنِ
حَرْبٍ فَتَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرٌ خُلِقَ
أَوْ غَيْرُهُ قَدْ هَمَّ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَتْ بَعْدَ

۳۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں
حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن
عین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت
گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی
اللہ عنہا نے خوشبو لگوائی جس میں مخلوق خوشبو کی زد دی یا کسی اور چیز کی آمیزش
تھی پھر وہ خوشبو ایک کیز نے آپ کو لگائی اور ام المومنین نے خود اپنے

رسالوں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ مہر یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے سہار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (اپنے فرمایا) ہر مرتبہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرتؐ فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تہیں سال بھرنے تک میٹھی پھینکتی پڑتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ زنا جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں

تَمَّتْ قَالَتْ، وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلِيبَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِزَوْجَةٍ تَوُفِّيَتْ بِأَنَّهَا وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ تُوَفِّي ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَّتْ عَلَى نَرْيَبِ ابْنَةِ جَعْفَرٍ حِينَ تُوَفِّيَتْ أَخُوَهَا قَدِ عَثَ بِطَيِّبٍ فَمَشَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ، أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلِيبَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِزَوْجَةٍ تَوُفِّيَتْ بِأَنَّهَا وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ تُوَفِّي ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَقُولُ، جَاءَتْ أُمُّ زَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوَفِّيَتْ عَنْهَا نَرْوِجُهَا وَقَدْ اسْتَحَنَّتْ عَيْتَهَا فَتَحْتَلُّهَا أَفَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْثَلَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرِيحِي بِالْبَعْدِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لَزَيْنَبِ! وَمَا تَدْرِي بِالْبَعْدِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قُلْتُ تَرَيْتَ؟ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوَفِّيَتْ عَنْهَا نَرْوِجُهَا تَخْلُفُ حِفْشًا وَلَيْسَتْ تَسْرِي سَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ حَيْثُ أَخِي تَمَسَّ بِهَا سَنَةً ثُمَّ تُوَفِّيَتْ بِنْتُ ابْنَةِ جَعْفَرٍ أَوْ شَابَةٌ أَوْ هَاتِرٌ فَتَقْتَضِي بِهِ فَلَمَّا تَقْتَضِي شَيْئًا إِلَّا مَا تَكُنْ تَصْرِفُ فَتَقْطَعُ بَعْدَ قَدَرِي ثُمَّ تَرْجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ غَيْرِهِ سَمِعْتُ مَالِكًا مَا تَقْتَضِي بِهِ؟ قَالَ تَمَسَّ بِهِ جِلْدُهَا

داخل ہو جاتی۔ سب سے

برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مرتد نہ جائے اس کے بعد وہ نکال جاتی اور اسے میٹھی دی جاتی اب سے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے

پوچھا گیا کہ تقض یہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوئی تھی۔

۳۳۲ - عدت میں سرمہ کا استعمال

باب ۳۳۲ اَلْجِلْدُ لِحَاذَاتِهِ

۳۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ تَرِيذٍ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوْفِي تَرُوجَهَا فَخُشُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَا امْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَوَفِّي الْكُلَّ فَقَالَ لَا تَدْخُلِي قَدْ عَلِمْتُ إِنْ خُدَّ لَكَ تَمَكُّثُ فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلُ قَمَرٍ كَلْبٍ رَمَتْ بِمَعْدِنٍ فَلَا حَقَّ تَمَغِيٍّ أَمْ بَعَثَ امْرَأَةً عَشْرَةَ مِائَتٍ تَرِيذُ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِعْطَى عَلَى تَرُوجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ عَشْرًا

مورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہ لے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مَحْمَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أُمِّ حَبِيبَةَ نَحِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ إِثْمٍ بِزَوْجٍ

بَابُ الْمُسْلِمِ الْعَادَةِ عِنْدَ الطَّهْرِ

۳۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرِيذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عِلْيَةَ قَالَتْ كُنَّا نَهْجُ أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيْتِ فَوْقَ ثَلَاثِ إِثْمٍ عَلَى نَزْوِجِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ عَشْرًا وَتَحْتَمِلُ وَتَلْطِيبُ وَتَلْبَسُ ثَوْبًا مُطْبُوعًا إِثْمَ ثَوْبٍ عَصَبٍ وَقَدْ مَرَّخِمُ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا الْفَسَلْتُ إِحْدَاثًا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نَبْذِ قَيْنِ كَحَسْبِ أَطْفَارٍ وَحَمَّا نَهْجُ عَوَاثِ بَارِ الْجَنَائِزِ

۳۰۶ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن تافع نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطے سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سسر لگانے کی اجازت مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سسر (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ حیضت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گزرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سسر نہ لگاؤ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ اور میں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہ لے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے

۳۰۷ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ لائیں۔

۳۰۸ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔

۳۰۸ عجم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن کی مدت تھی اس عرصہ میں ہم نہ سسر لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے تھے اور نہ رنگ لکڑا پینتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے تھا جس کا (دھواں) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عدد استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی اجازت تھی

باب ثانی فی النکاح و فی باب النکاح

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقُضَيْبُ بْنُ مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِزَوْجٍ أَنْ يُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ أَنْ يُجِدَ نَوَاقِثَ ثَلَاثٍ: أَوْ عَلَى نَدْوٍ فَإِنَّهَا لَا تَحْصِلُ وَلَا تَنْبَلِسُ ثَوْبًا مَقْبُوعًا إِلَّا تَوَبَّ عَصِيبٌ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ. حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ أَوْ عَطِيَّةُ نَهَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا أَذَى طَهْرِيهَا إِذَا أَهْوَتْ يُبْدِئُ مِنْ فَهْطٍ وَ الْأَعْيَانِ +

وقت جب جس سے پاک ہو تو توہمہ (قسط) اور (تمام) اظہار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ ابو عبد اللہ (مواہف) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہیں، ایسے

باب ۳۰۹۔ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

أَنزَاةَ أَجَا إِلَى قَوْلِهِ يَمَّا تَعْمَلُونَ تَعْمَلُونَ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رُو

بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَنزَاةَ أَجَا قَالَ

كَانَتْ هَذِهِ الْوَعْدَةُ تَفْتَدِي عِنْدَ أَهْلِ تَمُوزِهَا وَاجْتَا

فَأَنزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَنزَاةَ أَجَا

وَأَنزَاةَ مِثْلَةٍ لَا تَمُوزُ أَجَاهُمْ مَتَاعًا إِلَى الْخَوْلِ غَيْرِ

إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ تَلَا جَنَاهُ عَلَيْهِمْ فِيمَا قَعَلَتْ فِي

أَنْفُسِهِمْ مِنْ مَعْرِفٍ، قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا ثَمَارَ الشَّيْءِ

سَبْعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً وَإِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ

فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِلَا إِخْرَاجٍ فَإِنْ

خَرَجَتْ فَلَا جَبَاحَ عَلَيْكَ فَالْوَعْدَةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ

مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَحَتْ هَذِهِ الْوَايَةَ عِنْدَ نَهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَمَّ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِلَا إِخْرَاجٍ وَ

قَالَ عَطَاءٌ إِنَّ شَاءَتْ أَعْنَاءُ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ

شَاءَتْ خَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ فَلَا جَبَاحَ عَلَيْكَ فِيمَا تَعَمَّ. قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ

جَاءَ الْمَوَدَّاتُ فَلَمَّا أَسْلَمُوا نَفَحَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَ لَهَا

۳۰۹۔ عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا کاٹا بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

۳۰۹۔ ہم سے فضل بن وکیع نے حدیث بیان کی ان سے عبد السلام بن حرب

نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام انے حصص نے اور ابی سے ام عطیہ رضی

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اللہ اور

آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ

کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے مرہ نہ لگائے، رنگا

ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد

بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، انے

حصص نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو کا استعمال نہ کرے سوا طہر کے

۳۰۹۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں اللہ

تعالیٰ کا ارشاد: مَا تَعْمَلُونَ فَبِغَيْرِكُمْ۔

۳۱۰۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن بکر

نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابی النجیح نے اور ان

سے مجاہد نے "اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، گھر متعلق

فرمایا کہ یہ عدت، خوشبو ہر گھر والوں کے پاس گزاری جاتی ہے، پہلے واجب

تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے

وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق

میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی

جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں جسے وہ

(بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز

کے لئے سات مہینے میں دن سال ہم سے وصیت قرار دی ہے اگر وہ چاہے تو شوہر

کی وصیت کے مطابق دیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے پورا مہینے میں دن اپنا کر کے وہاں

سے چلی جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "انھیں محالاً نزعائے البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی

گناہ نہیں" کا بھی مفاد ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلی تھی اب بھی اس پر واجب ہے۔ بن ابی

نجیح نے اسے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا اور طہ نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ

اس پہلی آیت نے میرے اس کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے اب وہ

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”انہیں نکال دینا جائے“ (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پس تم پر اس کا کوئی نفاذ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے“ عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میسرات کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَائِبٍ عَنْ تَائِبِ بْنِ أَهْنَةَ أَمْرَ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيمٌ أَبِيهَا وَهِيَ بِطَيْبٍ فَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ: مَا لِي يَا طَيْبُ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا عَلِيٌّ مَعِيَ مَعِيَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّمَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ تَحِيَّ عَلَى مِثْبَ ثَوْبٍ ثَلَاثَ إِلَّا عَلَى تَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدَ عَشْرًا.

باب (۲) مَهْرُ الْبَغْيِ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ
وَقَالَ الْمَسْنُونُ إِذَا تَزَوَّجَ مَحْرَمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَ
لَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا
صَدَّقْهَا

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ تَرَفُّوا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوانِ الْحَاهِلِ وَمَهْرِ الْبَغْيِ

۳۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْجِلَّ الرِّبَا وَمُكْهَلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت اسم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور اسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگا با پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۱۲۔ زنا کی گائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی فاسد عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی گائی اور زانیہ عورت کی زنا کی گائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی حنیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گردانے والی، سو دکھانے والی اور سود کھلانے والی پر لعنت بھیجی، اور انھیں

وَكُتِبَ الْبَيْعُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کماٹی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْدَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُ الشَّيْءِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتِبَ إِلَّا مَلُوه

بِأَدْبَابِ النَّحْوِ لِلْمَلِكِ خُولٍ عَلَيْهَا وَ كَيْفَ الدُّخُولِ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالنِّسَاءِ

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتِبَ لِي بِنْتُ عُمَرَ جُلُوسًا قَدْفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقْ بَيْنِي وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ. وَقَالَ اللَّهُ يَغْلِبُ أَتَى أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَمَّ مِنْهُمَا تَأْيِيبٌ فَأَيُّمَا قَالَ: اللَّهُ يَغْلِبُ أَنْ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَأْيِيبٌ فَأَيُّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَبُو يُونُسَ فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ وَثِيلٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ التَّحْقِيلُ مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ قَحَلْتَ وَمَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

بِأَدْبَابِ النَّحْوِ لِلْمَلِكِ خُولٍ عَلَيْهَا يَقُولُ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ مَنَاقِبٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَكَمْ يَذْكُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَائِكَةِ مَنَاقِبَ حِينَ طَلَقَهَا نَهْجًا

۳۱۴ ہم سے علی بن حیدر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد مجاہد نے، انھیں ابو حازم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ (کیزوں کی کماٹی سے منع فرمایا۔

۳۱۵ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھوٹے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو!

۳۱۵ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عثمان کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کلم میں سے ایک جھوٹ ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن عبد نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے جس نے ہمیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تمہمت لگانے والے شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلو اور واپس آجئے! آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

۳۱۸ اس عورت کا مہر جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ تم پر کوئی نئی چیز نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو۔ ارشاد: مَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو اور لحان کے موقع پر جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کائن سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میں ایوی سے فرمایا کہ تمہارا سب اللہ کے یہاں ہو گا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو تو وہ اس کے بدلے میں ہے کہ تم نے اس کی شہ گاہ اپنے لئے سلال کی تھی۔ اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بیش اللہ الرحمن الرحیم،

۳۱۷۔ فقہ کے مسائل گھروالوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجیے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو سچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ عفو سے مراد فضل ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَلْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَايِينِ : حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَأَوْثَقُ لِسَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ إِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتُ مِنْ قَرْصِهَا ، وَإِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعَدُ وَأَبَعَدُ لَكَ مِنْهَا .

بَابُ كِتَابِ التَّفَقُّهِ فُضِّلَ التَّفَقُّهُ عَلَى الْإِخْلَافِ وَيَسْأَلُوكَ مَاذَا يُفْقَهُونَ قِيلَ الْعَفْوُ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْإِمَامُ الْقَفْوُ الْفَضْلُ .

۳۱۷ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ تَفَقُّهُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُ بِهَا كَانَتْ لَهُ مَدَقَّةٌ .

اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آدمی کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)

۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ لِنَفِيِّ بْنِ آدَمَ أَتَفِقُ عَلَيْكَ .

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خدایہ کر تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۳۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر تنہائی کی کر دوں (فرمایا اتہائی کی کر دو) اور تنہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگ دست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلانے پھرے، اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس نفع پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ سے نکالو گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

۳۲۱۔ بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ عَلَى الْإِسْلَامَةِ وَالْمُسْلِمِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْقَائِمِ اللَّيْلِ وَالصَّائِمِ النَّهَارِ

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي دَأَمِ رِيضٍ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَا لَهُ أَوْ مِثْلُ ذَلِكَ عَلَيْهِ؟ قَالَ هُوَ قُلْتُ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَنْ تَدْعَ وَتَرْثَكَ أَغْنِيَاءَ غَيْرُكَ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ مِنْكَ فِي أَيْدِيهِمْ وَدَمَهُمَا أَنْفَقَتْ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى تُنْفِقَ التَّعْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي إِمْرَاتِكَ وَلَعَنَ اللَّهُ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ قَوْمٌ وَيَضْرِبُكَ الْغَمُوزُ

باب وجوب النفقة على الأهل

والعيال

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ الصَّدَقَةُ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ وَابْتَدَأَ الْغَنِيَاءُ خَيْرٌ مِنَ ابْتَدَأَ الشُّقْلَى وَابْتَدَأَ يَمْنُ تَعُولُ تَقُولُ الْمَدَارَةُ أَمَا أَنْ تُلْعِمُنِي وَأَمَّا أَنْ تُلْمِئَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أُلْعِمْنِي وَأَسْتَعْمِلُنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أُلْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ نِسْرَةٌ مِيفَتْ هَذَا

۳۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو الداری کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ماتھے (دینے والے کا نیچے کے) لینے والے کے) ماتھے سے بہتر ہے، اور (خرچ کی کم ابتدا) ان سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

شاگردوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا یہ آخری ٹکڑہ بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲۲۔ ہم سے سعد بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے ہدف میں ہیں۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

۳۲۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن ابی اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتیغیر کے بارگاہی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۲۴۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن ابی اوس نے حدیث بیان کی اور ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ محمد بن بکر بن مسلم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن ابی اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی، مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے صاحب یر فاہن کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم! آپ سے ملنے کی

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مِنْ كَيْسِ ابْنِ هُرَيْرَةَ

۳۲۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَافَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْتِدَأُ بِمَنْ تَعُولُ

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ نِسْءِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْيَتَامَى

۳۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرُ قَالَ لِي الشُّومَرِيُّ هَذَا سَمِعْتُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْمُرْ فِي قَوْمٍ وَكَانَتْ حَدِيثًا عَنْ شِهَابِ بْنِ شِهَابٍ الْأَوْفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْنِي كُنُفًا بَنَى الْكُنُفَ وَيُحْبَسُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ

۳۲۲۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ ابْنَ الْحَدَّادِ وَكَانَ مَعَهُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَكَانَ لِي ذِكْرُ ابْنِ حَدَّادٍ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكُ: أَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ إِذْ أُلْغِيَ حَاجِبُهُ يَرُدُّانَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَالتَّوْبَيْنِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ كَعَم

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ، چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیابان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میرا غنہ خوری ویر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء و وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِمْ تَأْقِيزُ اسلحہ یہ (چار خمس) خاص حضور اکرم کے لئے تھے، واللہ آنحضور نے تمہیں نظر انداز کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور نے پہلے تم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح اور ان کی رفاه کے لئے) خرچ کر دیئے۔ آنحضور نے اپنی زندگی بھر اسی کے مطابق

مَا وَنَ لَهُمْ، قَالَ قَدْ خَلَوُا وَسَلَّمُوا أَتَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَنْزُقًا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عِلَى وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَمًا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ بَيْنَهُمَا وَآرَاحَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشِدُّوا أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَرَّثَ مَا تَرَكَتَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ تَمَّالَ ذَلِكَ؟ فَأَجَبَ عُمَرُ عَلَى عِلَى وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: قَاتِي أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمِيرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَحْقِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُغْلِبْ أَحَدًا عُمَرُ قَالَ اللَّهُ: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِ انْزَلَتْ نَكَاحَاتُ هَذِهِ تَمَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَ هَذَا حُكْمَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْلَمَا حُكْمَهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ فَتَقِي مِنْهَا هَذَا الْمَالِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِي اللَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا أَلْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ بَعْدَ عِلَى وَعَبَّاسٍ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَرَّثَ فِي اللَّهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جَائِعُونَ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
تَزْعَمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَا وَكَذَبَا
اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاءً مَا أَشَدُّ
ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا
فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سِتْنَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ جِئْتُمَنِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرٌ
كُلُّهُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ
ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا هَذَا أَبْسَأَلُنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِي
مَنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ تَسْتَمَادَ فَعُتُّهُ إِلَيْكُمْ
عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَانِ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ
فِيهَا مُنْذُ ذَلِكُنَّهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا
إِذْ فَعَلْنَا الْكِتَابَ إِلَيْكَ تَسْتَفْعِلَانِ إِلَيْنَا
بِذَلِكَ أَسْتَدْعِمُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا
بِذَلِكَ إِيَّاكَ أَمْ تَزْهَطُ نَعَمْ قَالَ تَمَّ قَبْلَ
عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ كَمَا أَمْسَدُكُمْ بِمَا مَلَسَ
هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْنَا إِلَيْكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ
أَقْتُلْتُمَا سَائِلِي قَتْلًا غَيْرَ ذَلِكِ؟ قَالَا لَا
يَا ذِي نَبِيٍّ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا
قَتْلًا غَيْرَ ذَلِكِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، كَانَ
عَبَّاسٌ كَمَا عَنْهَا قَدْ دَفَعَهَا فَإِنَّا أَكْفَيْنَاكُمْ مَا هَا

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے
کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا
میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی
کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین
ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے
عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر
آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے
ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جاننا ہے کہ ابوبکر رضی
اللہ عنہ اس میں غلط، ممتا و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق
کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی
وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس
جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے
پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباسؓ)
رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے
اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں
نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد
دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی یشاق ہو
گئی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب
میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط
منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں اپنا لوگوں نے کہا
کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس
شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے
وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔
بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائداد
اس شرط کے ساتھ کی تھی وہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کر لوں گا۔

باب ۲۱۲ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ

يَرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

لِمَنْ أَمَرَأَتْ أَنْ يُسَيِّمَ الرِّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ

بِمَا تَعْمَلُونَ بَحْيْنٌ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ

فَلَا تُؤَنُّ شَهْرًا وَقَالَ فَإِنْ تَعَاسَرْتُم مَسْرُوعَةً

لَهُ أَخْزَى لِيُفْنِقُ حَوْسَةً مِنْ سَعْتِهِ وَمَنْ

قَدِرَ عَلَيْهِ بِرَأْفَةٍ إِلَى قَوْلِهِ يَفْنَى عَنْ

يُسْرًا وَقَالَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الرَّهْرِ يَنْهَى اللَّهُ

أَنْ تُضَارَّ وَالِدَتُهُ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ

تَقُولَ الْوَالِدَةُ كَأَنَّ مُرْصِعَتَهُ وَهِيَ

أَمْسَلُ لَهُ غَدَاءً وَاشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَمْسَلُ

بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ

يُفْلِحَ مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

لَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يَضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ

فَيُضَارَّ أَنْ تُرْصِعَهُ صَرَاءُ لَهَا إِلَى غَيْرِهَا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ حَيْبِ

نَفْسِ الْوَالِدِ الْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَأَتْ إِضْطَرًّا

عَنْ تَرَضٍ مِنْهُمَا وَتَشَارٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

بَعْدَ أَنْ يَكُونُ ذَلِكَ عَنْ تَرَضٍ مِنْهُمَا

وَتَشَارٍ. فِصَالُهُ: فِطَامَتُهُ.

پلانے سے ماں کو رک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد

اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور

مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ: بمعنی خطامہ،

باب ۲۱۳ نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَالَبَتْ عَنْهَا

رَأْسُهَا وَنَفَقَةُ الْوَالِدِ

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يَوْمَئِذٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ أَنَّ

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ماں اپنے بچوں کو

دودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے

جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے۔ ارشاد: یا تَعْلُونَ بصیرت کا

اگر ارشاد فرمایا اور اس کا محل اور دودھ بڑھائی تین مہینوں

میں ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا: اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو

رضاعت کوئی دوسری کرے گی۔ وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت

کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے

اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے

ارشاد: بعد عمر بسرا تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطے سے

بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے

بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے

کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ

اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ چڑھتی ہوتی

ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابل میں اس کے ساتھ زیادہ

لطف و نرمی کر سکتی ہے اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ

وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب

کہ بچہ کا والد اسے (نان و نفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے

وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے

اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ

سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے

پلانے سے ماں کو رک دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد

اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور

مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ: بمعنی خطامہ،

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ

اور اس کے بچہ کا خرچ۔

ہم سے ابن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

نے خبر دی۔ انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت نخیل میں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ؟ اگر میں ان کے ملا میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۳۲- ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے حمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر (دستور کے مطابق) اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

۲۱۲- عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۳۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیث نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے، انہیں معلوم ہوا تھا کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم

(رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تیس مرتبہ سبحان اللہ، تیس مرتبہ الحمد للہ اور پچیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

۲۱۵- عورت کے لئے خادم۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ تَرَحُّبٌ وَسَيِّئٌ فَهَلْ عَلَى خَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الذَّخْلِ لَهْ عِيَالُنَا قَالَتْ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَجَحَهَا عَنْ غَيْرِ أَهْلِ بَيْتِهَا يَصِفُ أَجْرُهَا

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ نَجَحَهَا

۳۳۳ حَدَّثَنَا سُدَّةٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكَّوْا إِلَيْهِ مَا فَتَنِي وَفِي بَيْدِهِمَا مِنَ الرُّمَى وَبَلَّغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ لَا تَرَفِيقًا فَلَمْ تُصَادِرْهُ فَكَرَّتْ ذُلُوقَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَتْ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصْرَاجَنَا قَدْ هَبْنَا تَقَوُّمُ فَقَالَ إِنَّا مَعَانِكُمْ مَا جَاءَ تَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَشْيٌ فَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَذْلَكُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصْرَاجَكُمْ أَوْ أَدَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَعَمْرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ عَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مَجَاهِدًا
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ حَاقِدًا
فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ
تَسْتَعِينُ اللَّهَ عَنْهُ مَنَامًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتُحَمِّدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ
اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: شَفِيئَانِ أَحَدُهُمَا
أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَزْكُهَا بَعْدَهُ قِيلَ: وَلَا لِيْلَهُ
صِفَتَيْنِ تَكَانَ وَلَا لِيْلَهُ صِفَتَيْنِ.

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا
ثُمَّ قَالَ: عَنِ الْمَكْحَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عَبْدِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ
فِي الْبَيْتِ قَالَتْ: كَانَ فِي مَهْنَةٍ أَهْلُهُ فَإِذَا أَمِعَ
أَلَا وَانْ خَرَجَ.

بَابُ إِذَا يَنْفَقَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ

أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَكَذَلِكَ

بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدَ
بِنْتُ عُثْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَأْسُفِيَانِ
رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ بِطُغْيَانِي مَا لُفِّيَنِي وَكَذَلِكَ
إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي
مَا يَكْفِيكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ

۳۲۸ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ قاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں بغیر اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تین سو مرتبہ سبحان اللہ، تیس سو مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کہ وہ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس سو مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

۳۲۹ - مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹ - ہم سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سننے تو باہر چلے جاتے تھے۔

۳۳۰ - اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے

بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق

اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابو سفیان (ان کے شوهر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

اور وہ تمہارے ساتھ کھیتی تھ اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میرے والد (شہید ہو گئے) اور انہوں نے کئی بولیاں بھڑی ہیں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا؟ آنحضور نے ”نیر“ فرمایا۔

وَقَدْ كَرِهْتُ أَنْ أَجِئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَرَكْتُهُنَّ
وَمَرْجَعُهُنَّ مُرْعِيَهُنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ
مِنْ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا۔

باب ۳۲۱ نفقة المعسر علی اہلہ

۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجُلٌ فَقَالَ
هَكَكَ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي سَمَاصٍ
قَالَ فَأَمْتَقْتُ قَبْلَهُ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصَمَّ فَهَمَزٌ
مُتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَلْعِمْ سِتْرَيْنِ
وَسُكَيْنَا قَالَ لَا أَحَدٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِزِّي فِيهِ ثُمَّ فَقَالَ آيِنَ السَّائِلِ قَالَ
هَآ أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَخَوْنِ مَنَابِيَا
رَسُولِ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ
بَيْنِهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوْنِ مَنَابِيَا فَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ قَالَ
فَأَنْتُمْ إِذَا هَـ

۳۳۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہہ کہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستر کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو بھیجئے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکہ لایا گیا۔ جس میں بھجویں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس دولت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھر لیے علاقوں کے درمیان کوئی گھڑ نہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور نے اور آپ کے مبارک وانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

باب ۳۲۲ علی الزواجر من مثل ذالک

وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ قَضَى اللَّهُ
مِثْلًا تَرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمَ إِلَى قَوْلِهِ

۳۳۲۔ آیت و علی الزواجر مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو، ارشاد: ”صراط مستقیم تک“

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ

۳۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ان کے والد نے، انھیں

أَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي مِنَ أَخْبَرٍ فِي بَيْتِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكٍ تَبْرَهُمْ هَكَذَا هَكَذَا أَلَمْ أَهْمُ نَبِيًّا
قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ

۳۳۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُنَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ قَهْلٌ عَلَى جَمَاعَةٍ أَنْ أُلْهِدَ
مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِيَّ قَالَ هُنْدِي بِالْمَقْفُوفِ

بَابُ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا قَالِي

۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُدْفِنُ بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الَّذِينَ
يَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قُلًّا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ
تَرَكَ وَقَاءٌ صَلَّى وَلَا قَالَ الْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى
صَاحِبِهِمْ فَلَمَّا قَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتُوْمَ قَالَ أَنَا
أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ دَيْنًا فَكُلِّي قُلًّا وَلَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا
قُلُوْا تَرْتِبَهُ

بَابُ ۲۲۳ التَّرَاغُصِ مِنَ الْمَوَالِيحِ وَفِيهِ رَحِمَهُ

۳۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ رَأَيْتُ
أَبْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا
رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کا سابق خیر) کے دو کون کے لئے
میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچہ کروں، میں انہیں اس محتاجی میں نظر
انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، انہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں میں
ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچہ کرو گی۔

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول
اللہ! ابو سفیان بنیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا دے دیا کروں
جو میرے اور میرے بچوں کو کافیا ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت
نے فرمایا کہ دستود کے مطابق ملے لیا کرو۔

۳۳۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ
کا بوجھ مرے وقت چھوڑ دیا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ
میرے ذمہ میں۔

۳۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضرت
دریافت فرماتے کہ مرچوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں
اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز
پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آنحضرت پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں
سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں ہیں
سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری
میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۳۳۸۔ دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ مجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا، میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابوہریرہ! میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، اور پیو۔ میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ متقی تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا تو اور میزبانی کرتا تو میرے لئے اس سے زیادہ عزیز غذا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

۲۲۲ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۲۱ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بہرہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، دابنہ ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِمَ حَرِيرَةٍ أَحَابَتِي جُفُودٌ شَدِيدَةٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَسْتَفْرَاضَهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَدَحَلْ دَرَاهِلًا وَقَفَّحَهَا عَلَى نَعْشِيكَ غَيْرَ يَعِيدُ فَحَمَرْتُ لِزَجَلِي مِنَ الْجُفُودِ الْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُلْتُ لَبَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَدَايَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلِقُ فِيهِ إِلَى رَأْسِهِ فَأَمَرَ بِي بَعْثَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عِدْ قَاتُ شَرِبَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عِدْ قُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِلَحْنِي فَمَتَّارَ كَالْقُدِّ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَقَدَحَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَاضْتُكَ الْآيَةَ وَلَا تَأْتُوا أَتَرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ كَانَ أَكْوَنَ أَوْ خَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ ۝

۲۲۲ بِالسَّمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ ۝

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غَلَامًا فِي مَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَظِيشٌ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُلَاؤُ سَمِ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا نَرَاكَ تَلْكُ

بیانیت کے مطابق کھاتے ہیں۔

۲۲۷۔ بنی میں سامنے سے کھاتے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) ان کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۲۲۸۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حمرہ دہلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے میں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے بیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۳۰۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۲۳۱۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضرت کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے۔ کھانے کے لئے بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

لَقَعْتَنِي بَعْدَهُ

بِأَذْنِهِ ۖ قَالَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ يَلِيهِ وَقَالَ
أَنْتُمْ قَالُوا الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْكُرُوا أَنَّمَا اللَّهُ وَالْيَاكُلُ كُلُّ

رَجُلٍ مَعَهُ يَلِيهِ

۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَمَلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي
نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ
تَرَوُّهُ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ
يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ تَوَاحِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِنْهَا
يَلِيكَ

۳۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ
وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعَ
اللَّهُ وَكُلُّ مَعَهُ يَلِيكَ

بِأَذْنِهِ ۖ قَالَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ يَلِيهِ وَقَالَ
أَنْتُمْ قَالُوا الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْكُرُوا أَنَّمَا اللَّهُ وَالْيَاكُلُ كُلُّ

۳۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ
سَمِيعَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَتِيبًا مَادَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ مَنَعَهُ قَالَ
أَمْسِكْ فَذَهَبَتْ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَافِيهِ يَتَّبَعُهُ الدُّبَابُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ قَالَ
قَلْبُ أَمْرٍ أَعْرَبَ الدُّبَابُ مِنْ يَوْمِئِذٍ

باب ۲۲۹ التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ وَتَمِيرٍ ۖ قَالَ
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَّ يَمِينِكَ ۖ

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ بْنِ أَبِي أَصْبَغٍ
شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُ
النَّيْمَ مَا اسْتَطَاعَ فِي لَهْوِهِ ۖ وَتَتَعَلَّمُ وَ
تَتَرَجَّلُهُ وَكَانَ قَالًا يُوَاسِطُ قَبْلَ هَذَا
فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۖ

باب ۲۳۰ مَنْ أَخَذَ حَقًّا شَيْعَةً ۖ

۳۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَدْخُلُ سَلِيمٌ لَقَدْ
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا
أَعْرِفُ فِيهِ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَهُ مِثْلُ شَيْءٍ فَلَمْ يَجِبْ
أَقْرَابًا مِنْ شَيْعِرَةٍ ثُمَّ أَفْرَجَتْ خِصَاءُهَا فَلَقِيتُ
الْعُذْرَةَ بِغَضَبٍ ثُمَّ دَسَنَتْ تَحْتِ ثَوْبِي وَدَسَنِي
بِغَضَبِهِ ثُمَّ أَنَا سَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَيْفَ بِنَا فَجَعَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا سَلَمٌ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَهْتَابُ قَالَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ، قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَكَ تَامِنُ الطَّعَامُ تَأْتِلُ عَنْهُمْ
فَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ

۲۲۹ - کھانے وغیرہ میں داپنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا کہ واپسے ہاتھ سے کھاؤ۔

۳۴۵ - ہم سے عبد بن حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی
انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے،
انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ اپاکی حاصل کرنے میں، جوتا پٹنے
اور نگھا کرنے میں داپنی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ
کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں رآنحضور داپنی
طرف سے ابتدا کرتے۔

۲۳۰ - جس نے شکم پر ہوکھ کیا۔

۳۴۶ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے
بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی
بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز میں ضعف و نقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقر سے
میں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
پھر اپنے اورد پٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو پیٹ کر میرے
کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چاد کی طرح اوڑھا دیا، پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ
عندہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دیا
فرمایا، تمہیں ابوطلمحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے
پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے
اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے
میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا
تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ سے کر تشریف لائے ہیں۔
حالاںکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو
سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر پولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَدَّثَنَا قَالَ ۝

۳۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ

حَدَّثَنَا مَتَّوِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَخَيَّرَ مِنَ الْأَشْوَابِ الْأَيُّهَا النَّبِيُّ وَالْمَاءُ ۝

بَابُ (۲۳۱) لَيْسَ خَدَّيْهِ غُلَى حَرِّهِ وَلَا عَلَى

الْأَعْرَجِ حَرِّهِ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرِّهِ الْآيَةُ

إِلَى قَوْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ سَيَّارٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ النَّفْعَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرَسُ بْنُ مَعْلَانَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْمَنْهَبِ

قَالَ يَحْيَى وَجِئْتُ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى مَرُوحَةٍ دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا آتَى إِلَّا سَوِيقٌ

فَلَمَّا كُنَّا فَمَا كُنَّا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَفَتَّقَ

وَمَضْمَضْنَا فَقَالَ يَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ عُوذًا وَبَدَأَ

كَيْفَ كُنْكَرَ بَطْنِهِ بَاوَضُوهُ سَمِعْتُ مِنْهُ عُوذًا وَبَدَأَ

بَابُ (۲۳۲) الْخَبْرُ الْمُرَقَّى وَالْأَخْلَى عَلَى

الْبُخَارِ وَالْمُسْتَقَرَّ ۝

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ وَوَعْدَتْهُ

عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ فَقَالَ مَا أَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مُخْبِرًا مُرَقًّا وَلَا شَاةً فَسَمَوْهُ حَتَّى

لَقِيَ اللَّهَ ۝

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُعَازُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ

۳۲۸- ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے قریب میں پیٹ بھر کر کھجور اور پانی پلے لگا تھا۔

۳۲۹- اندھے پر کوئی حرج نہیں اور سترگے پر کوئی حرج

نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں "اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تک۔

۳۲۹- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن

سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم

مقام صہبہ پر پہنچے یہاں نے بیان کیا کہ صہبہ خیبر سے ایک منزل ہے۔ تو

اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور

کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا

پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی، ہم نے بھی کھلی کی، اس کے

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

کے بعد کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

۱۳۲- چپاتی اور خوان (کڑی کی سینی) اور مستفرو (مچرے

کا دسترخوان) کھانا۔

۳۵۰- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں بیٹھے، ہم نے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتلہ روٹی)

نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے

جدا ہو۔

۳۵۱- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام

نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس

عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ
عَلَى سَكَنَةٍ جَبَةً قَطُّ وَلَا خَبْرَكَ مُرَقَّتٍ قَطُّ
وَلَا أَكَلَ عَلَى خَوَابٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ مَا كَانَ
يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ

نے، علی بن الدینار نے فرمایا کہ یونس الاسکا فرما دیں، اس سے قتادہ نے اس
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی چھوٹے پالوں میں (ایک وقت خنزیر کا) کھانا کھایا ہو اور نہ
کبھی آپ نے تیلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خویں پر
کھایا یا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ
(عام دسترخوان) پر۔

۳۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي
يَصْفِيَةً فَدَعَا مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ
أَمْرًا بِالْأَنْطَاءِ فَبَسَلَتْ فَأَتَتْهُ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَوْطُ
وَالشَّمْنُ وَقَالَ عُمَرُ عَنْ أَنَسٍ بَنِي بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَتَعَ خَيْسَانِي نَطْعًا

۳۵۲ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، اس سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، حمید بن حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفیہ رضی اللہ
عنها سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں عیام کیا اور میں نے مسلمانوں
کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضرت نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور
وہ بچھانے لگے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرؓ نے
بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صلیہ رضی اللہ عنہا
کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور گھی پنیر کا) بنایا گیا۔

۳۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعْلُوْمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ
بْنِ عَنِيَسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعِيدُونَ
ابْنَ الرَّبْرِ يُقُولُونَ يَا ابْنَ ذِي النَّطَائِينِ فَقَالَتْ
لَهُ أُمَّهُ يَا بَنِي أَتُحْمُ يُعِيدُونَكَ يَا نَطَائِينَ
هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ النَّطَائِيَانِ إِنَّمَا كَانَ نَطَائِي
شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَذَيْتُ قُرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا فَجَعَلَتْ فِي
شَفْرَتِهِ أَخْرَجَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ
بِالنَّطَائِينِ يَقُولُ أَتَيْتُهَا وَإِلَّا لَهْ يُلْقَى شُكَاكٌ
ظَاهِرٌ عَنْكَ عَاهَا

۳۵۳ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انیس ابو معاویہ نے خبر دی
اس سے بشام نے حدیث بیان کی، اس سے ان کے والد نے اور وہب
بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ
عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے، یا ابن ذات النطاعتین (اے دو چٹکوں
والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے یہ تمہیں
چٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ چٹکے کیسے؟ وہ میرا شکا تھا جس کے
میں نے دو ٹکڑے کر دیے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔
وہب نے بیان کیا کہ پھر وہب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو چٹکوں کی عار
دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ جھڑی باتیں جو تم چلا کر کہہ
ہے جو احی میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو میں مدح و تعریف ہے۔
۳۵۴ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، اس سے ابو عوانہ

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حَفْصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَرْبٍ خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا

نے حدیث بیان کی، اس سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر بن عباس اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام
حفصہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

غیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۲۳۳۳۔ ستو۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن، ان سے بشر بن یسار نے انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صبا میں تھے وہ غیر سے ایک منزل پر رہے تار کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے کھانا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی اس کے بعد آپ نے غازی پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ غازی پڑھی اور آپ نے (اس غازی کے لئے) وضو نہیں کیا۔ ۲۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متعین طور پر بتانہ دیا جاتا اور آپ جانی لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، اسے زہری نے بیان کیا کہ جھے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، ابو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین جیمہ بنہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے ام المؤمنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں یعنی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھی ہوئی گوہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے اور اس کی تدبیر نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو نم

أَتَا قَوْمًا فَذَاقُوا طَعْمَهُمْ فَأَعْلَنَ عَلَى مَا رَأَى مِنْهُمْ وَكَرِهَتْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَسْتَفْذِرْ لَهُمْ وَكَرِهَتْهُمُ حَتَّى إِذَا مَا أَتَاهُمْ عَلَى يَدَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَتْهُمُ بِأَعْلَنَ.

باب الثوبون

۳۵۵ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ حُدَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ نَعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ نَهْلًا وَهِيَ عَلَى رُحْلَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَخَفَرَتِ الْغُلُوَّةُ فَذَاعَ بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاخَ مِنْهُ فَلَخَّحًا مَتَهُ ثُمَّ ذَاعَ بِسَاءٍ فَمَغْمَقٌ ثُمَّ مَوٌّ وَصَلَيْنَا وَكَلِمٌ يَتَوَخَّأُ.

باب ما عاق النبي صلى الله عليه

وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسْتَعْنَى لَهُ وَيَعْلَمَ مَا هُوَ.

۳۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَتَ هَمَّاسٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ خَالَتَهُ ابْنَ الْوَلِيدِ الْأَنْدَلِيَّ يَقُولُ لَهُ سَيِّفُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ حَقَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امِّ مَيْمُونَةَ وَهِيَ تَحَالُّهُ وَخَالَتُهُ ابْنَةُ عِيَّاسٍ قَوَّجَتْهُ عِنْدَ هَاطِبِ بْنِ مَعْمُودٍ فَذَمَّ بِهَا ثُمَّ أَخْبَرَهَا حَفِيدَةُ بِذَلِكَ الْحَرْثُ مِنْ نَجْدٍ فَقَدْ مَاتَ الْعَدْبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدِّمُ يَدَهُ لَطَعَامٍ حَتَّى يَحْدَثَ بِهِ وَيَمْسَحَ بِهِ فَأَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ إِلَى الصَّبْرِ يَقُولُ الْمَرْءُ يَتَمَتَّعُ بِالنِّسْوَةِ الْخَصُورِ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَاتَ

لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَفَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ وَقَالَ
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَحْدَثَ فِي
أَعَانَتِهِ قَالَ خَالِئَةً فَأَجْتَرَتْهُ فَلَكَنَتْهُ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا

باب ۳۵۳ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

۳۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَفَى الثَّلَاثَةَ وَطَعَامُ
الثَّلَاثَةِ كَفَى الْأَرْبَعَةَ

باب ۳۵۶ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْقَمَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ تَائِفٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوَلُّوا
بَيْنَهُمْ يَأْكُلُ مَعَهُ قَدْ خَلَّتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ
فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا تَائِفُ لَا تُدْخِلْ هَذَا
عَلَى سَمْعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ
فِي سَبْعَةِ أَمْكَاءٍ

باب ۳۵۷ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى

وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ مسکرم حضور اکرم نے اپنا
ہاتھ گوہ سے ہٹالیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول
اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں
جو نہ کہ نہیں ہائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ پھر میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور
اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۵۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا
چار کے لئے کافی ہے۔

۳۵۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ
سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد
نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد
بن محمد نے، ان سے تائف نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ اس وقت
تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے
کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک
شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکم)
کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی
رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ
سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْكُلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۝

۳۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَيْرٍ وَقَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ عَرَّجًا أَهْوَلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ فَقَالَ فَأَنَا أَوْمِنُ بِمَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۳۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّيَّادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ ۝

۳۶۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْكُلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ ۝

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انہی ابو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبرو نے کہا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہہ میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں پھر لیتا ہے اور ابن بکر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

۳۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو ہریرہ نے کھانے والے آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابو ہریرہ نے اس پر عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرجی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۱۔ اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں ساتوں آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ حدیث میں اسے اس شکل کو محل کیل ہے اور مختلف جوابات دیے ہیں بعض حدیث میں ہے کہ ساتوں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کا منشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پر خوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ اَلْأَكْلُ مَشْعُطًا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُورُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَقْرَعِ سَمِعْتُ أَبَا جَحْشِيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَكَلَ مَشْعُطًا

۳۶۴ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَقْرَعِ عَنْ أَبِي جَحْشِيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ بَدَلَ عِنْدَكَ أَكْلٌ وَأَنَا مَسْحُوعٌ

باب ۲۳۹ اَلْأَشْوَاقُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَبْدٍ حَنِيفٍ أَمَى مَشُوعٍ

۳۶۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَيْتُ مَشُوعِي فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَاكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبَّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ قَالَ لَا لَعْنَةُ لَا يَكُونُ يَا أَرْثُؤُنِي فَأَجِدُ فِي أَفَاقِهِ فَأَكَلَ خَالِدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهَرَ قَالَ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِضَيْتُ مَخْمُوعًا

کے واسطے، ضب مخموم، یعنی ہوئی گویہ، ضب مشوعی کے بجائے، بیان کیا۔

باب ۲۴۰ اَلْعَزِيزُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الْعَزِيزُ

مِنَ النَّفَالَةِ وَالْعَزِيزُ مِنَ الثَّيْنِ

۳۶۶ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمُودُ بْنُ الزَّيْنِعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مَتْنَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهَقَّانَ مِنَ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنِيَ شُهَدًا بَيْنَهُمَا أَنْ أَنْصَارًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب ۲۳۸ ٹیک لگا کر کھانا۔

۳۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعور نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقرع، انہوں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقرع نے اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ۲۳۹ جھنا ہوا گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر وہ جھنا ہوا کھڑا

لیکر کئے حنیف یعنی مشوعی ہے۔

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھنی ہوئی گویہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گویہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میسرے ملک میں نہیں ہوئی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب

باب ۲۴۰ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (حزیرہ کی ایک قسم) آئے۔

سے بتایا ہے۔ اور حزیرہ دودھ سے۔

۳۶۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عمود بن ربیع الانصاری نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُكُّ مَتَّعِي
وَأَنَا أَصِي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَأَلَ الْوَادِعِي الَّذِي
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبَحَ
لَهُمْ قَوْلُ ذِي يَارَسُولَ اللَّهِ أَتُكُّ تَأْتِي قُصَصِي فِي
بَيْتِي فَأَتَيْتُ بِمُعْتَقٍ فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
عَيْنَانُ فَقَدْ أَرَسَ سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْبَقُ
حِلِينِ أَرْتَعَةَ النَّهَارَ فَأَسَادَتِ الشَّيْءُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَوْبَقْتُ لَهُ فَلَمْ يَخْلُصْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ
لِي أَيْنَ تُجِيبُ أَنْ أَسْأَلَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَخْرَجْتُ إِلَى تَاحِيَةِ
مِنَ الْبَيْتِ نِقَامَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
تَصَفُّقًا قَصِيًّا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى وَجَبَسْنَا عَلَى خَزِيرٍ
صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رَجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ دُفُوفٌ
عَدِيدَةٌ فَأَجْمَعُوا أَفْعَالَ قَائِلِينَ مِنْهُمْ آيُنَ مَالِكُ ابْنُ
الدَّخْنَسِيِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَالِكُ مُنَافِقٌ لَا يَجِبُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ
الْأَتْرَافُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِنَائِكَ وَجِبَةِ
اللَّهُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَلَمْ قَالَ قَتَلْنَا فَإِنَّا أَدْوَى
فَجِبَةِ وَتَمِينَتُهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ قِيَا
اللَّهُ حَزَمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي
يُنَالِكُ وَجِبَةَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ سَأَلْتُ
الْحَصِينِ ابْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَحَدَ بَنِي سَالِمَةَ
وَعَمَاتٍ مِنْ مَوَاتِيهِمْ مَنْ حَدِيثٍ هَهُؤُودٍ فَقَالَ ۝

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو
نماز پڑھانا ہوں برسات میں داوی، جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے
بچنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا
مکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے
گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ
کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلد ہی ایسا
کروں گا۔ عتبہ بن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ پاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے
اور آنحضور نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی،
آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں
کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف
اشارہ کیا، آنحضور وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی
(آپ کے پیچھے) صاف بنالی، آنحضور نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا
اور ہم نے آنحضور کو خنزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے
بنایا مختار رک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آکر جمع ہو گئے، جب
آنحضور کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ
ملک بن وحش (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے
اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضور نے فرمایا، یہ دیکھو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی محبوب نہیں
(لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے
اللہ صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم
نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توبہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے
کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں، آنحضور نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو
اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے
بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم سے، ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو
انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۴۱- پیئر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے اس رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیر رضی اللہ عنہا سے نکاح
کیا تو (دعوت ولیم میں) کھجور، پیئر اور گھی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

بِأَدْبَابِ الْأَخْطِ وَقَالَ حَمِيدٌ مِمَّنْ أَتَى
بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْفِيَةً
فَأَتَى الثَّمُرَ وَالْأَخْطَ الثَّمَنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْزَاهٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذْتُ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَا وَأَقْطَأَ وَلَبَّيْنَا قَوْصَةَ الصَّبِّ عَلَى مَا تَدْرِيهِ فَلَوْ كُنَّا حَرَامًا لَمْ يُؤْصَعْ وَمُزِبَ اللَّبَنُ وَأَخْلِيَ الْأَقْلَبُ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّوْثِي

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنْ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ النَّبِيِّ تَتَبَعُكُمَا فِي قُدْلَاهَا فَتَمْلُكُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا نَزَلَتْ قَاهَا فَنَرَبُّهُ الْيَتَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَعْدِي وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بِقَدْرِ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَرُّهُمْ وَلَا ذَلِكُ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالْثَلَاثِي

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ شَا حَمَازٌ حَمَازٌ شَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَوَّذُ بِسُورَةِ الْاَللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ عَنْ أَيُّوبَ وَ عَامِرٍ عَنْ عِكْرَةَ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْ قَامٍ قَدْ بَا قَا كَلَّ تَمَّ صَلَّي وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابی زہرا نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن ابی عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میسرہ خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گود، پنیر اور دودھ ہریش پیش کیا تو گود آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن یزید

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خالہ تھیں، وہ ہر جمعہ کے دن اپنی انڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جوئے انڈی میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن میں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے۔ حالانکہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ چکنائی

۳۶۹۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پختی ہوئی انڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی، اور ایوب اور عامر سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختی ہوئی انڈی میں سے ادھ کچی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئی وضو نہیں کی۔

۳۶۹۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

بَابُ الثَّلَاثِي وَالْثَلَاثِي

۳۵۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ

ابن حمزہ وحدثنا فليح بن عبد الله بن أبي حمزہ السدوسي حدثنا عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نحو مكة وقال عبد العزيز بن عبد الله بن أبي حمزہ ثنا محمد بن جعفر عن أبي حمزہ عن عبد الله بن أبي قتادة السدوسي عن أبيه أنه قال كنت يومًا جالسًا مع رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثمانين أمانًا أو نحو مئتين وانا غير محرم قال يقولون في حديثنا وانا مشغول أخيف نفسي فلم يزدوني أنه قال أحبوا أني أبصرته قال قلت قال بصرته فقمت إلى القوم فاسترجعته ثم ركبته ولبيت السوط والرمح فقلت لهم نادوني السوط والرمح فقالوا لا والله لا نعينك عليه بشيء فعصيت فخرت فاحدثتهم ثم تركت فسندت عني الجمار فعفرته ثم جئت به وقد مات فوقفوا فيه يا كذا ثم انهم شكوا في أكلهم إياه وهم حرم فمرحنا وعبات العصد معي فاذرنا سؤل الله صلى الله عليه وسلم فقالنا من ذلك فقال معكم منه شيء فنادلته العصد فأكلها حتى تغرقها وهو محرم قال محمد بن جعفر وحدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي قتادة مثله

۳۵۰۔ مجھ سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے عثمان بن عمرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے مبلغ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسازم مدنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان بیان کی، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (صلح مدینہ کے موقع پر) اور عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسازم نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا، حضور اکرمؐ نے ہمارے آگے پھاؤ کیا تھا، صحابہ اہرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میں نے اہرام نہیں باندھا تھا، لوگوں نے ایک گونہ دیکھا، میں اس وقت اپنا ہاتھ لٹکتے میں مشغول تھا، ان لوگوں نے مجھے اس گونہ کے متعلق بتایا کچھ نہیں، لیکن یہاں سے کہ میں کسی طرح دیکھ لوں۔ چنانچہ میں توبہ ہوا اور میں نے اسے دیکھا، پھر میں گھوڑے کے پاس گیا اور اسے زین پہنا کر اس پر سوار ہو گیا، لیکن کوڑہ اور نیزہ بھول گیا تھا، میں نے ان لوگوں سے کہا کہ کوڑہ اور نیزہ مجھے دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ نہیں ہند کی قسم، ہم تمہارے شکار کے معاملہ میں کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ حرم تھے) میں غصہ ہو گیا اور میں نے اگر خود یہ دونوں پسینیں اٹھائیں۔ پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اسے ذبح کر لیا۔ جب وہ مردہ ہو گیا تو میں اسے ساتھ لایا، پھر اسے (شکار) سب نے کھایا، لیکن بعد میں انھیں شبہ ہوا کہ اہرام کی حالت میں اس کا شکار گوشت (کھانا) کیسا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور میں نے اس کا ایک دست چھپا رکھا ہے جب ہم حضور اکرمؐ کے پاس پہنچے تو ہم نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا (کہ اہرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھانا جائز ہے؟) حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کچھ بچا ہوا بھی ہے؟ میں نے وہی دست پیش کیا۔ اور آپ نے تناول فرمایا، یہاں تک کہ اس کا گوشت آپ نے اپنے دانتوں سے کینچ کینچ کر کھایا اور آپ قسم تھے۔ محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح۔

۳۵۵۔ چاقو سے گوشت کا ٹکڑا۔

۳۵۱۔ قَطَعُ الْأَحْمَرُ بِالشَّكِينِ

۳۵۱ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ

۳۵۱۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے زہری

ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے زہری ان

کے والد عمرو بن امیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، اٹال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

۲۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۲۲۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۲۲۶۸۔ جو میں چھوٹکا۔

۲۲۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کہ آئے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے چھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھونسی اڑ جاتی تھی)۔

۲۲۷۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۲۲۷۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حامد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے، ان سے ابو عثمان نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چبتی رہی۔

۲۲۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَارُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ يَجِي إِلَى الْقُلُوبِ وَالْقُلُوبِ وَلَيْسَ لِيَنَّ النَّبِيَّ يَخْتَارُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَقَالَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَمَنْ أَيْ هُزْنٌ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ عَرِهَهُ تَرَكَهُ

بَاب النَّفْعِ فِي الشَّعِيرِ

۲۲۶۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي رَأْيِ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيِّ قَالَ لَوْ قُلْتُ كُنْتُمْ تَحْكُمُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَقْفُهُ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۲۲۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَفْهَامِهِمْ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَقَاضِي

۲۲۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

مَعَاذَ حَدِيثِي إِبْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
خُبْزٍ وَلَا سَكَّرَ حَبَّهُ وَلَا حَبْرًا مُرَقًّا
فُلِمْتُ بِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ
عَلَى السَّكَّرِ

٣٤٩ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْثُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ مَائِسَةَ
تَرْضَى اللَّهَ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَئِئَ إِلَّا مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ لَعَامِ الْبَرِّ
ثَلَاثَ لَيَالٍ نَبَأَ مَا حَلَّى قُبُصَهُ
بَابُ الثَّلَاثِينَ

[illegible]

باب التَّيْدِ

٣٨١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ الْجُمَيْلِيِّ عَنْ
مَرْثَدَةَ الْقَهْمَنِيِّ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْكَاهِلَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
عُمَرُ بْنُ الْكَاهِلَةَ وَأُمُّ الْكَاهِلَةِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْكَاهِلَةَ عَلَى

بن حشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تھوان (کڑی کی سیٹی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (مستور کھانے) کھائے اور نہ بھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرات کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفر (چڑے کے دسترخوان) پر!۔

۳۷۹- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گھوڑوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی ۔

۳۸۰- تبیینہ ۔

۳۸۰۔ ہم سے بخئی بنی کیمر نے حدیث بیان کی، ان سے لیق نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھریں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہانڈی میں تبلیغہ (حویرہ) کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا (پکانے کا حکم دیتیں وہ پکا جانا، پھر خرید بنایا جاتا اور تبلیغہ اس پر ڈالا جاتا، پھر المٹین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تبلیغہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

-۲۵- خرید -

۳۸۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ جلی نے، ان سے مروہ حملانی نے، ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فروعن کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہ، کی فضیلت تمام محدثوں پر

النِّسَاءُ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۲۸۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۲۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

بَابُ شَاؤِ مَمْلُوكٍ وَالْكَفِّ وَالْجُنْبِ ۝

۲۸۴ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۲۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَفْفِ شَاؤِ فَاحِلَةٍ مِنْهَا كَفُّ إِلَى الْمَلُوكِ فَفَطَرَهُمُ الشَّكِينُ فَكُلُوا لَمْ يَتَوَضَّأُوا ۝

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۲۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے طوامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوہریرہ اشہل بن سالم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو ورزی تھے، انہوں نے آنکھوں کے سامنے ایک پالہ پیش کیا جس میں خرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنکھوں کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

۲۵۱۔ بھی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۳۸۴۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تلی روٹی (چپا لہ) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور نہ آنکھوں نے مسلم بھی ہوئی بکری دیکھی۔

۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں جعفر بن عمر ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلا یا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (بعد) نہیں کی۔

باب ۲۵۲ مَا حَقَّتِ السَّلَفُ يَدْعُونَ فِي بَيْتِهِمْ
وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَقَالُوا
عَارِشَةُ وَأَسْفَارُهُمْ صَنَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ شَفَعَا

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں اس طرح کا کھانا اور
گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسما رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت
سفر (قوشہ وان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِي خَلْدُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ
لِعَارِشَةَ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَوْحًا
لَحُومٍ لَا ضَالِحَ قُوَى ثَلَاثَ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِذْ فِي
عَامٍ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُصَيِّمَ الْغَنَى
الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ قَتْنَا كُلَّ
بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَطْرَقَكُمْ إِلَيْهِ
فَصَحَحْتُ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ حُبِّ زَيْدٍ مَا دَوَّرَ ثَلَاثَةَ حَتَّى لَبِغْتُ
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ أَنْبَرْنَا شُعْبَانَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ
بِهَذَا۔

۳۸۶۔ ہم سے خلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث
بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان
کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
کہ آنحضرت نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال
قحط پڑا تھا۔ آنحضرت نے یہاں ہمارا اس حکم کے ذریعہ کہ جو مال والے ہیں وہ
(گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے
محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے
پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ہم المومنین ہنس
پڑیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے ساتھ گھوڑوں کی روٹی
تین دن تک توڑ کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ میں شعبان نے خبر دی ان سے جابر بن
ابن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ
لَعُودَةِ الْهَدْيِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ قَالَ
ابْنُ جَبْرِ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا
الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

۳۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے حج کی م قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت حضور
نے کی، ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریر نے بیان کیا کہ میں نے عطاء
سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ
آگئے، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳ الحیس

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى السُّلَيْبِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ سَمِيعَ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ

۲۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے سہیل بن عبداللہ بن سہیل کے مولا عمر بن ابی عمرو
نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَرَّ
 طَلْحَةَ النَّاسُ غَلَا مَا مِنْ فُلْمَانٍ كَحَمْدِ مُحَمَّدٍ
 فَخَرَجَ ابْنُ طَلْحَةَ يَوْمَ قُبَيْ وَرَأَاهُ وَكَانَتْ
 أَخَذَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمًا
 نَزَلَ فَكَانَتْ أَمَمًا يَكْثُرُونَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخُزْنِ وَالْفُجْرِ
 وَالْكُسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ
 الْبِغَالِ فَلَمَّا أَمَلَ أَنْفِدَهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ
 بِصِفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَخَلَتْهَا فَكَانَتْ أَمَامَهُ
 يُحَرِّقُ لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءَةً أَوْ بِكَسَاءَةٍ ثُمَّ
 يُزَوِّجُهَا وَرَأَاهُ لَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ مَنَعَهُ
 حَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أُرْسِلَتْ فَدَخَلَتْ رَجُلًا فَأَخْلَوْا
 وَكَانَ ذَلِكَ بَنَاءً لَا بَهَاءَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَهُ
 أَحَدَهُ قَالَ هَذَا أَجَلٌ يُحْيِيْتَنَا وَتَحْبِبُهُ فَلَمَّا أَتَرَفَ
 عَلَى السَّيِّئَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخْرِجُ مَا بَيْنَ يَدَيْ
 مَا خَرَجَ بِهِ إِنْ هِيَ مِنْكَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ
 فِي مَدِينَتِهِمْ وَصَاعِهِمْ ۝

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے
 یہاں کئے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے چنانچہ
 ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پہاڑ سے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنکھوں
 کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنکھوں
 بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے،
 رنج سے، غم سے، ہستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ
 سے اور لوگوں کے غلبہ سے (اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس
 وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور
 صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنکھوں نے انھیں پسند فرمایا
 تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنکھوں نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا
 اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبہ میں پہنچے تو آنکھوں نے
 دسترخوان پر حبس رکھو، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں
 لوگوں کو بلالایا۔ پھر جب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنکھوں کی طرف سے صہبہ
 رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لیہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور
 جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس
 سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں
 اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت
 والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا ظہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد
 میں اور ان کے صارع میں۔

۲۵۴ = چاندی کے برتن میں کھانا۔

۲۸۹ = ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان
 نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن
 ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی رچاندی کے
 پیالے میں لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ
 کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا
 ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمانا پاتے
 تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا پہننا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پو

بَابُ ۲۵۴ الْاِكْلُ فِي اِنَاءٍ مُقْتَضٍ ۝
 ۲۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ
 ابْنِ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ جَاهِدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عَائِذَ بْنَ هُرَيْثٍ
 قَالَهُ سَمِعْتُ قَسْقَاةً مَجُوسِيًّا قُلَمًا وَصَمَّ الْقَدَمَ فِي يَدِهِ
 رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْ لَا أَنِّي تُهَيْئَتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ
 وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَعَنَتِي
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا
 الْحَرِيرَ وَلَا السَّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ
 وَالْفِصَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۱ اور نہ ان کے پلٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔
۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال (مثال) جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (بھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرمان جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھاؤں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جیسا کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق ہوگا، موبائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے زبیع نے، انہوں نے قاسم بن حمزہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے مالکوں

بَابُ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَمْثَرِجَةِ رَائِحَتُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الزَّيْتَانَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا أَمْرٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُطْلَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا مُرٌّ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حَفْصٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرُّ طَعْمٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ لَوْ مَسَّهُ وَطَعَامُهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ قُبْحِهِ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ ۝

بَابُ ۲۵۶ الْأَدَمِ ۝

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِنَا ثَلَاثُ سَلْبَى أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتَقْبِعَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ ۝

سے خرید کر آنا دیکر نہا یا تو ان کے مالکوں نے کہہ کر ولاد کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا و عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جو بھی ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آنا دیکر اسے گارنٹی دے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چوبلے پر باندھی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں یرم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے بدیہ ہے۔

۲۵۷ - بیٹھی چیز اور شہد -

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے هشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شہد پند کرتے تھے۔

فَدَعَا نِسَاءَ الْبَيْتِ لِيُشْفِيَهُنَّ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ صَلَوةٌ وَسَلَامٌ
فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَشَرَطْتِيْهُ لَكُمْ فَاِنَّمَا الْوَلَاؤُ لِمَنْ
اَعْتَقَ قَالَ وَاعْتَقْتُ فَبِعِيْرَتِيْ اَنْ تَقْرَأَ تَحْتَ اَرْجُلِيْ
اَوْ تَقْبَلِيْ قَدَمِيْ وَدَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَلَيْتِ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ يَوْمَ تَقْوُرُ
فَدَعَا بِالْعَدَاءِ فَاَتَى بِحَبِيْبٍ وَّ اَدِمِرْمِنْ اَدِمِرِ الْبَيْتِ
فَقَالَ اَلَمْ اَرَ لَكُمْ مَا قَالُوْا اَبْلَى اَيَّ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ طَلَعَهُ
لَكُمْ تُصَدِّقِيْ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةٍ فَاهْلَاكَ لَنَا
فَقَالَ هُوَ صَدَقَهُ عَلَيْهَا وَهَلِيْةٌ لَّنَا

نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں یرم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے بدیہ ہے۔

بَابُ الْحَوَائِزِ وَالْعَسَلِ

۳۹۴ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ
الْحَنْظَلِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ
اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ
الْحَوَائِزَ وَالْعَسَلَ

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ

شَيْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَبِيْ الْقَدْحِ عَنْ
اَبِيْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْ الْقَدْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَلْزُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْعَنُ عَيْنِيْ لَوْ اَكَلْتُ الْخُبْزَ وَلَا اَلْبَسْتُ الْحَرِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِيْ
فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ وَلَا اَتَقَبَّلُ بَنِيْ الْاَحْصَاءِ وَاسْتَقْبَلْتُ الرَّحْلَ الْاَلِيَّةَ
وَهِيَ مَعِيْ فَيَقْبَلُنِيْ فَيَطْعَمُنِيْ وَخِيْرُ النَّاسِ يَلْمَسُنَا لِيْنِ جَعْدَمُ
بُنْ اَبِيْ طَالِبٍ يَتَغَلَّبُ بَنَاتُ قَيْطَعَمَا مَا كَانَ فِيْ بَيْتِهِ حَتّٰى اِنْ
كَانَ لِيْ خُبْرٌ اَلَيْتَا الْعَلَكَةَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَتَشْتَقُّهَا
فَتَلْعَقُ مَا فِيْهَا

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بن ابی القدح نے خبر دی، انھیں ابی ابی ذر نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہتا تھا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگالیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی یا مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جہاں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھانا کھانے کے بعد نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الذبائح

۳۹۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى قَوْمًا لَهُ خَيْطَانٌ فَأَتَى بِدَعَاءٍ فَبَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَرَأْ أَحَبَّهُ مِنْهُ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

باب ۲۵۹ الرُّجُلُ يَتَخَلَّفُ الطَّعَامَ لَا يَتَوَدِّعُ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخَاطَرٌ فَقَالَ احْتَمِلْ لِحَامًا آذَمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ قَدَعَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةِ قَدَعَاتِهِمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةِ وَهَذَا أَمْرٌ رَجُلٌ قَدْ تَبِعْنَا إِيَّاكَ شِئْتَ أَذْنُكَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْنَاهُ قَالَ بَلَى أَذْنُكَ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ سَفَّيْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوا مِنْ مَائِدَتِهِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى فَلَمَّا يَتَاوَلُوا يَتَعَفَّفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي ذَلِكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدْنُو

باب ۲۶۰ مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ

أَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيعٍ سَمِعَ النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے انہوں نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا، اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے سفیان یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام مختار جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر یہاں ہوتا تو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ عمر بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام

میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نصر سے سنا، انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اچر کدو کے تھے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قلعے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کو یہ معلوم دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے

۲۶۱۔ ثورہ۔

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا۔ آنحضور کے سامنے جو کدو لی اور ثورہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

۴۰۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثورہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قلعے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قطیف کو میرے لوگ فاتحے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ متاجروں کو کھلائیں

كُنْتُ غَلَامًا أَهْبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَالٌ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ وَبَاءُ فَنَجَّهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غَلَامٌ عَلَى عُنُقِهِ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أُمِيتَ السُّبَّاءُ بَعْدَ هَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَعَ مَا صَنَعَهُ

باب الْمَرْقِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَالًا دَا عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَدْ هَبَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمْرٌ بَعْزُ شُعَيْرٍ وَمَرَقًا فِيهِ وَبَاءُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ السُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ كُلَّمَا أَمَالَ أَحَبَّتِ السُّبَّاءُ بَعْدَ ذَلِكَ مِثْلُ

باب الْقَيْدِ

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَمَرَقَةٍ فِيهَا دَبَّاءُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَتَّبِعُ السُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فِي عَامٍ جَاءَ النَّاسُ أَنَا إِذْ أَنْ كُطِعَ الْغَنَى الْفَقِيرُ وَأَنْ كُنَّا لَنَقْرَأَ الْكُفْرَ بَعْدَ عَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبَّهَ الْ

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالنی کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنّف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اسازت کے بغیر) ایک

دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں۔

۴۰۲۔ ہم سے اسامیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، ثامر نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے ساتھ کدو کے قلعے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور گلہی کے ساتھ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور گلہی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔

مُصَدِّقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْرِيٍّ
مَا حُومَ ثَلَاثًا

۲۶۳ (۲۶۳) مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى
صَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْصِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ
ابْنُ مِبَارَكٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ
بِقِضَاءٍ لَا يَتَأَوَّلُ مِنْ هَذِهِ الْمَأْصِدَةِ إِلَى
مَأْصِدَةٍ أُخْرَى

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ فَهَذِهِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَتَقَرَّبَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ
شَعِيرَةٍ مَرْقُوفَةٍ دُبَّاءٍ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسُ
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقِضْعَةِ فَلَمْ
أَرَ أَحَدًا أَحَبَّ الدُّبَّاءَ مِنْ يُؤَمِّدُ
وَقَالَ ثَامِرٌ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ
أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْتَ
يَدَيْهِ

يَا كَبَلُ الرَّطْبِ بِالنَّعَاءِ

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرَّطْبَ بِالنَّعَاءِ

يَا كَبَلُ

۴۴۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک بھلاں رہا، آپ کی پیروی اور آپ کے نام سے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خراب تھی۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدود بن صباح نے حدیث بیان کی، اس سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے، اس سے ابو عثمان نے اور اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے غایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خداب کھجور میرے دانتوں کے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۴۴۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور اور اللہ تعالیٰ کا افتادہ مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ۶ اداسنی طرف کھجور کی شاخ کو بلاؤ تو تم پچھتہ تر کھجوریں گریں گی۔ اور مسدود بن یونس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، اس سے منصور بن صغیر نے انے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے راکھ دونوں میں شکم سیر کرتے رہے۔

۴۴۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبد اللہ بن ابی ربیع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی کا تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میرے کھجوریں کھنے کے وقت لے لیگا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بکرومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے بارغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ جُرَيْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَصَيَّفْتُ أَبَاهُ هِرِيرَةً مِنْهَا حَقَاقَةٌ وَأُمْرَأَتُهُ وَخَاوِمَةٌ يَتَمَتَّعُونَ اللَّيْلَ أَثَلًا تَأْيِيحِي هَذَا لَكُمْ يُؤْتِي هَذَا وَيَمْنَعُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلِيهِ تَمْرًا قَامًا صَائِفٍ سُبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَبْلَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَاتِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا قَامًا صَائِفٍ مِنْهُ خُمُسُ أَرْبَعَةِ تَمَرَاتٍ وَحَشْفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشْفَةَ حَتَّى أَشَدُّهُنَّ بِضُرِّي

۴۵۰۔ بِأَيِّهَا الرُّطْبُ وَالْثَمَرُ وَقَوْلِي الْمَثَبُ تَقَالِي وَهَذَا إِلَيْكَ بِحِزْمِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ مَلْبَجَانِيًّا قَالَ مُسَدَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ صَفِيئَةَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَثِ الثَّمَرِ وَالْمَاءِ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَرْبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهْدِيهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَكَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَسْرِعِي إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَتْ لِي بِإِبْرَاهِيمَ الْأَسْرَافِيِّ الْبَطْنِيِّ مَرْوَمَةٌ قَبْلَ أَنْ تَخْلَا عَامًّا فَجَاءَنِي إِلَيْهِ يَهْدِي عِنْدَ الْجَنَّةِ

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَقَلْتُ أَنْتَهَضُ إِلَى قَابِلٍ قَبِيلِي
فَأَخْبَرَ بِنَدِيعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا فَضَائِلَ أَمْشُوا نَسْتَنْظِرُ يَا بَرِّمَنِ الْيَهُودِيِّ تَجَاوَزُوا
فِي رَحْمَتِي فَعَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَّ
يَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ أَنْظِرْهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَطَافًا فِي النَّهْلِ ثُمَّ جَاءَهُ
فَعَلَّمَهُ قَابِلٌ فَعَمِلَتْ فِجْمَتْ بِقَلِيلٍ مِنْ طَبْ قَوْصَعَتُهُ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ
ثُمَّ قَالَ آيَنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِرْشِي
لِي فِيهِ فَقَرَضْتُهُ فَدَخَلَ فَزَقْدَةً ثُمَّ اسْتَيْقَظَ
فَبِطْنَتُهُ بِبَضْعَةِ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَعَلَّمَهُ
الْيَهُودِيُّ قَابِلٌ عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الزُّطَابِ فِي النَّهْلِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جِدْ وَأَفْضِ قَوْتَكَ فِي الْخَدِّ اذْهَبْ فَتِ
مِنْهَا مَا قَصَيْتُهُ وَقَصَلْ مِنْهُ وَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مَسْرُوحٌ شَابٌ قَامَ يَعْزُزُ مِنَ الْكُرْمِ وَغَيْرِ
ذَلِكَ يُقَالُ مَسْرُوحٌ هَا أَبْنِيَتْهَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَرْكٍ يَوْسُفُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَرْكٍ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ كَيْسَ عِنْدِي
مَقْنِيْدًا ثُمَّ قَالَ فَجَبَلِي لَيْسَ فِيهِ
شَيْءٌ

کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) قحطاً مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں کوئی شک نہیں ہے۔

باب ۲۶۷ اکل البخار

۴۴۰ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَسَدُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَلَّغْتُ
نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آٹھ
سال کے لئے جہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے جہلت دینے سے انکار کیا
اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے
فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے لئے ہم جہلت مانگیں گے۔ سب حضرت میرے
پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے
سہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابو القاسم، میں جہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضورؐ
نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے
پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں
کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے
تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، نہ باری جھوٹپی کہاں ہے؟ میں نے آپ
کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو
آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کچھ
لا آیا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور
یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ
میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔

آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں
سے اتنی کھجوریں توڑیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں
پر بھی لگیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ
خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول
ہوں "عروش" اور "عریش" عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ "معروشات" سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں، بولتے ہیں "عروشیا
یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان
کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) قحطاً مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ "فجلی" میں

۲۶۷ - کھجور کے درخت کا گوند کھا۔

۴۴۰ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے
والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
جابر نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضورؐ نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضورؐ کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میسرے علاوہ افراد اور بچے اور امی میں سے سب سے چھوٹا تھا اس نے میں نماوش رہا، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کجور۔

۴۰۸۔ ۴م سے جمعہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ان حدیث بیان کی، انھیں بشام بن ہاشم نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (حزینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ عیادو۔

۲۶۹ - دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا ۔

۴۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جب بن یحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے جلیں کھجور کھانے کے لئے دیا نقد کے بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ رکھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سو اس صورت کے جب اس شخص کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر

-۲۷- گکڑی -

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو لکڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۴۱۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

۲۷۱۔ کجھورک درخت کی برکت۔

إِذَا اتَى بِجَمْعَاءَ نَحْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَارَكْتُهُ كِبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَكُنْتُ
أَنَّهُ يُغْنِي النَّحْلَةَ فَأَمَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ مَعِيَ النَّحْلَةَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ تَنْفُتْ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشْرَةٍ أَنَا
أَمَرَدْتُهُمْ فَسَكَتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعِيَ النَّحْلَةُ .

باب ۲۶۸ القَبُورُ

٢٨ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بَرْوَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ مَتْبَعَةً تَمْرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ
يَصْرَفْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

باب ۲۶۹ القرآن فی التمر

[illegible]

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب النقص

١١٠ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ الزُّطْبَى بِالْعَتَاءِ

باب (۲۷) بَرَكَةِ النَّخْلِ .

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مُنَبِّدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنِ الشَّجِيرُ شَجَرَةً تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ
باب ۲۱۶ جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوْ الطَّعَامَيْنِ بِمَثَرَةٍ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلَّ الرَّطْبِ بِالْقِثَاءِ
باب ۲۱۷ مَنِ اخْتَلَعَ الْغِنَاءَ عَشْرَةَ نَحْوًا وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرَةً

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُسَدِّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سَنَانٍ أَبِي تَرْيَافَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمُّ عِمْدَةَ إِلَى مَدِينَةِ شَعِيرٍ جَسَنَةٌ وَجَعَلَتْهُ مِنْهُ حَلِيقَةً وَفَعَّرَتْ عَمَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ قَدْ مَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَمَنْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَنَزَلُوا إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَوْءٌ مَسْتَعْتَبٌ أَمْ سُلَيْمٌ قَدْ خَلَّ فَرَجِي بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلُّوا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلُّوا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ
اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاویہ دس حضرات بھی اندر تشریف

۴۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے، ان سے جابر نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔
۴۱۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یادو کھانے جمع کرنا۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

۴۱۳۔ جس نے مہانوں کو دس دس کی تھلہ میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹایا۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن حمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے حمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور سنان ابو تریفہ سے (بھی کی) اور انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مجولیا اور اسے پیس کر اس کا خلیفہ (آئے) کو دودھ میں چھینک کر پکاتے ہیں پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ربلانے کے لئے بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں، چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور کو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاویہ دس حضرات بھی اندر تشریف

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ چر فرمایا، اور دوس آدمیوں کو بلا لیا۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ کم بھی ہوا ہے!۔

۲۷۴- لہجی اور بیدو دار / تمکاریوں کے استعمال کی کمرہ است کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

باب ٢٤٧ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّوَمُّدِ الْقَبُولِ
فِيهِ مِنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

٣٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ تَيْلَسٌ لَأَنْتَ مَا مِثْلُ النَّبِيِّ عَلَى
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الشُّؤْمِ فَقَالَ مَنْ أَعَدَّ
فَلَا يَقْرَأَنَّ مِنْ مَسْجِدَتِهِ

۴۴۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بس کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (بس) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب آئے۔

۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصغوان بن عبد اللہ بن سمید نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطائے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے بسن یا پاز کھا کی ہو وہ احد منہ میں بدبو ہوگی تو اسے چاہیے کہ کم سے دور رہے۔ یا (یہ فرمایا کہ) پہلی مسجد سے دور رہے۔

٣٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو
صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ
أَبْنِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ لَوْماً أَوْ يَصَلَا فَيُغْتَرِلُنَا
أَوْ يَغْتَرِلَ مَسْحَدَنَا ۖ

بَابُ الْكِبَابِ وَهُوَ تَمَرُ
الْأَرَاكِ

۴۱۶۔ ہم سے سید بن عفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مر الظهران پر تھے، ہم سیلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو خوب کالا ہو وہ ٹوڑ دو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

باب ٢٤ الخَمْسَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ
٢١٤ حَدَّثَنَا عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَعْنَى يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ مُؤْنِدِ بْنِ

التَّغْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَلَاةِ ثُمَّ مَضَ وَتَمَضُّمُنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ لِحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ قَالَ يَحْيَى دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَمَّا كُنَّا دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ وَتَمَضُّمُنَا مَعَهُ ثُمَّ مَضَ إِلَى الْمَغْرِبِ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ وَقَالَ سَفِيَانٌ كَانَ كَلَامَهُ لِسَمْعَةٍ مِنْ يَحْيَى

باب (۲) لَقِيَ الْأَصَابِعَ وَمَعَهَا قَبْلُ

أَنْ تَسْمَعَ بِالنَّضْبِيلِ :

۴۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ وَثَّانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمًّا فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا :

باب (۲) النَّضْبِيلِ :

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَعِيذِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوَضُوءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّسَاءُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِصَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا كُنْصُ وَجَدْنَا نَأْكُلُهُ كُنْصًا لَنَا مِنْهُ وَإِلَّا أَكْثَفْنَا وَنَوَاعِدْنَا وَأَقْدَامُنَا ثُمَّ لُصْنِي وَلَا تَتَوَضَّأُ :

باب (۲) مَا يَقُولُ إِذَا أَكْرَمْتَ مِنْ طَعَامِهِ

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام نصبا پر پہنچے تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، کھاتے میں ستوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضور کی کر کے ناز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام نصبا پر پہنچے یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن تنوک کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضور کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی ناز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو

۲۰۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو پھانٹنا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ پانٹنے یا کسی کو پٹانے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۲۰۸۔ رومال۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد

بن قلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اہل النضر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد ہونگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہلری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ رومال انہیں عضا سے اپنے ہاتھ صاف کر کے (ناز پڑھ لیتے تھے اور وضو اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

۲۰۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا لَطِيبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوْذِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ عَنْهُ رَبَّنَا

۴۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّتُهُ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا أَمْرًا وَآتَانَا غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوْذِيٍّ وَلَا مُسْتَفْهِيٍّ رَبَّنَا

۴۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!

۴۲۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں" اور ایک مرتبہ فرمایا: "تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اسے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اسے ہمارے رب!"

۴۲۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، آپ زیادہ کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (غلّام، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیار کی مشقیں بڑاشت کی ہیں۔

۴۲۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے اس باب

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۲۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

بَابُ الْأَخْلِ مَعَ الْخَادِمِ
۴۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُتَوَلَّهِ أَكَلَهُ أَوْ أَكَلْتَيْسٍ أَوْ لَقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِي حَرْكٍ وَعَلَّاجَةٌ

بَابُ الطَّاعِمِ الشَّاعِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ
الطَّاعِمِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ

هَذَا مَجْعُوقٌ وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا اخْتَلَسَتْ عَلَى مُسْلِمٍ
لَا يَتَّبِعُهُ فَعَلَّ مِنْ لَعْنَاهُ وَاشْرَبَ مِنْ
شَرَابِهِ . . .

کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے
ساتھ آگئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے
مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ جو اپنے دین و مال میں متمہم نہ
ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیلان کی، ان سے ابو
امامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق
نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے،
ابوشیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت
بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو
آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور
کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش
غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے بے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں
حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا
تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب
بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابوشیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا
شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخْلَمٌ فَأَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ
فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْأَخِيصِ فَقَالَ اضْنَمْ
لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لُحُيٍّ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْمِسُ خَمْسَةَ فَمَضَى
لَهُ طَعَامًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَا فَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَمْعِنُ فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرُكْهُ
قَالَ لَا بَلْ أَذْنُتُ لَهُ . . .

ہو گئے ہیں، اگر تم ہا ہو تو انہیں بھی اجازت دے دو، اور اگر ہا ہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ ۲۸۳ إِذَا خَضَعَ الْعِشَاءُ فَلَا يَجْعَلُ

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی ناز کے لئے جلدی
نکریے۔

عَنْ عِشَاءٍ . . .
۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ لَلنَّبِيِّ كُفْيٌ عَنِ ابْنِ
سَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ
أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ
كُنْفٍ شَاظٍ فِي يَدِهِ فَمَضَى إِلَى الْمَلَأَةِ قَالَتْهَا
وَالسَّكَنَى الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . . .

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی
انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی
انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شے کا گوشت
کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو
آپ نے گوشت اور پھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے
ہو گئے اور ناز پڑھی، اور اس ناز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث

۴۲۵ حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِيلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ وَاقْبَمَتِ الظُّلُمُ
فَابْتَدِءُوا بِالْعِشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَوَّاهُ
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
مُسَوِّدًا وَهُوَ يُسَمِعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْبَمَتِ الظُّلُمُ
وَحَقَرَتِ الْعِشَاءُ فَابْتَدِءُوا إِنَّمَا الْعِشَاءُ قَالَ وَهَيْئَتُ
وَيُخْبِرُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ
بِأَيُّوبَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا لَمْ يَكُنْ

فَانْتَشِرُوا
۴۲۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْأَعْقَالَ أَنَا عَلِمَ النَّاسُ بِالْعِجَابِ
كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَهْبَعُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِرَيْبِ ابْنَةِ
جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا
النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ انْتِقَاعِ الظُّلُمِ فَجَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ
بَعْدَ مَا تَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ
بَابَ حُبَيْرٍ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهَا حُرُوجُ فَرَجَتْ
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَتْ وَتَرَجَعَتْ
مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ الْعُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَرَجَعَتْ وَتَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ تَامُوا فَخَرَجَ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سننے
رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پیٹے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے تو
ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔
ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کھانا کھایا اور اس
وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سننے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وحیب اور
یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا
رکھا جا چکے۔

۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر صبح تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے
اٹھ جاؤ۔

۴۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں پر وہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضرت
نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں
کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض
اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ رکھانے سے
فارغ ہو کر (جا چکے تھے آخر آنحضرت بھی کھڑے ہو گئے اور بیٹے رہے، میں
بھی آپ کے ساتھ پہلے آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر
آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (مجھ کو کھانے کے بعد گھومیں بیٹھے باتیں کر
رہے تھے) چاچکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ
کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آگئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے حجر پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

باب ۲۸۵ تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ عِنْدَ آبَائِهِ يَوْمَ يَمَن لَمْ يَعْقُ عَنْهُ وَتَسْمِيَةُ

۲۸۵ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَوْلِي لِي غُلَامًا مَا تَأْتِيَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمَّاؤُا إِذَا هِيَ بِمَنْ فَحَنَّاكَ بِتَمْزِةٍ وَدَعَا لَكَ بِالْبَرَكَاتِ وَدَعَا لَكَ بِكَانَ أَكْبَرُ قَوْلِي أَبِي مُوسَى

بھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيحُ بِعَقِيْقَةِ قَبَالَ عَلَيْهِ قَاتِمَةُ الْمَاءِ

کیا تھا) پانی سے دھویا۔

۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حُمِلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَحَرَضَتْ وَأَمَامَتُهُمْ قَاتِمَةُ الْمَدْيَنَةِ قَوْلْتُ فَبَاءَ قَوْلْتُ بِقَبَائِلِ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَوْلُ مَعْنَاهُ فِي حُبْرٍ ثُمَّ دَعَا بِتَمْزِةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَقَلَّبَ فِي يَدَيْهِ وَكَانَ أَقَلَّ شَيْءٍ وَخَلَّ جَوْفَهُ يَرِيحُ

عقیقہ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تخنیک۔

۲۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بزرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے وہاں مبارک میں نرم کر کے اسے پشایا (تخنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی

بھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تخنیک کر دیں کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو پشادیں) اس بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس (جگہ) کو جہاں بچہ نے پیشاب

۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اساب بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ
بِالْمِزَّةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ تَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَعَنَ أَقْلُ
مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَرِجُوا بِهِ قَرِجًا
شَدِيدًا لَا تَهْمُ قِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرُوا
فَلَا يُؤَدُّ لَكُمْ

اسے چھایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا چنانچہ پہلی چیز جو
بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے
تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو
اسلام میں راجحہ کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت
خوش ہوئے کیونکہ یہ انوار پھیلانی جاری تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں)
پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفُضَلِ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ ابْنُ لَدِيٍّ طَلْعَةً يَشْتَرِيهَا فَخَرَجَ أَبُو
طَلْعَةَ فَمَقِصَّ الْقَبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْعَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اسْكَنَ مَا كَانَ
تَقْرِئُتُ إِلَيْهِ الشَّاءُ فَتَشْتَرِي لَمْ آمَابَ مِنْهَا فَلَمَّا
فَرَعَرْتِ قَالَتْ وَابِرِ الْقَبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْعَةَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَضْتُمْ
الْيَنَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا قَوْلَهُ
عَلَا مَا قَالَ لِي أَبُو طَلْعَةَ اخْطَطِيهِ حَتَّى تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأُثِرَتْ سَلَّتْ مَعَهُ يَتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعَهُ شَيْءًا فَاوْأَنَعُمْ
تَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَقِصَّهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ وَجَعَلَهَا فِي فِي الْقَبِيَّ
وَحَنَّكَ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

۴۳۱۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، انہیں انس بن
سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے
ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا
کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ
سکون کے ساتھ ہے، پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور
ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری
کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات بستی
بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ
ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو چھ سے
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت
میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ
عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور ویلانت
فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے، لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،
کھجوریں ہیں آنحضور نے اسے لے کر چھایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس
کا نام عبد اللہ رکھا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بِاسْمِ الْحَمْدِ
بَابُ إِطَاةِ الْأَدَى عَنِ الْقَبِيَّ فِي

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، ابی ابی عدی، ابن عون، محمد بن
انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان
کیا ہے۔
۴۳۲۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبَ وَقَتَادَةُ وَهَشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ عَاصِمٍ وَحَمَّادٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصُّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ كَوَلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَزِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ عَامِرٍ الصُّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ فَأَهْرَ يَقْوَا عَنْهُ دَمًا وَآمِطُوا عَنْهُ الْكَذْبَ؛

۴۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے زبایہ نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مدفوع) اور اصبع نے بیان کیا کہ مجھے ابن وحب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر الصبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴۔ محمد سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ صحرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۷ - فرع۔

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ فرع

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مَعَ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛

بَابُ الْفَرْعِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَقْلُ النَّسَائِمِ

عَاوُا يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعِيْرَةُ فِي رَجَبٍ ۝
(اوٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ
اپنے بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں
(ذبح کیا جاتا تھا)۔

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶ھ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے
سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے
ہم سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام
میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے
تھے۔ جو ان کے یہاں (اوٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بتوں
کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)۔

بَابُ الْعَتِيرَةِ ۝

۴۳۶ ھ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ
وَالْفَرَعُ أَقَلُّ نَسَائِمٍ كَانَ يُنْتَجَجُ لَهُمْ كَاوًا
يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي
رَجَبٍ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ك

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

۔ بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسواں پارہ

۲۸۹۔ الذَّابِّحُ وَالصَّيْدُ وَالشَّمِيَّةُ
عَنِ الصَّيْدِ - وَقَوْلُ اللَّهِ حُرْمَتُ عَيْنِكُمُ
الْمَيْتَةِ إِلَى مَا تَحْشَوْنَهُمْ وَأَحْشَوْنَ
قَوْلَهُ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمْ اللَّهُ
بَشْيَءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ آيِدُكُمْ وَرِجَالُكُمْ
الْأَيَّةُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَهْلَتْ لَكُمْ بِهِمَّةٌ
الْأَنَامُ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا
تَحْشَوْهُمْ وَأَحْشَوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعَقُودُ
الْعَقُودُ مَا أَهْلَتْ وَهَبْتُمْ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ
الْخَنُوزِيُّ يُجِيرُ مَنَّهُ يَجْمَعُ شَتَاؤُكُمْ شَتَاؤُكُمْ
لِلْمُخِيفَةِ تَخْشَى فَمَوْتُ، الْمَوْفُودَةُ: نَصْرُ
بِالْحَشْبِ يُؤْتِيهَا فَتَمُوتُ وَلِلْمُتَرَدِّبَةِ
تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ - وَالطَّلِيخَةُ: تَطْلِيخُ
الشَّاةِ نَمًا أَوْ سَكَنَةً يَتَحَوَّلُ مِنْ نَبِيذٍ أَوْ
بَعِيْزٍ فَادْبَحْ وَكُلْ - ۶

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ
الْمَخْرَأِ قَالَ: مَا أَهَابَ مَجْدًا فَكَلَهُ وَمَا أَهَابَ

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار اور شکار پر ہر قسم کا پرہیز اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
”تم پر ہر وارحہ کیا گیا ہے“ ارشاد پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے
ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو، اللہ تمہیں
آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے
نیزے پہنچ سکیں، لایہ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ”تمہارے
یہ جو پائے مویشی جائز کئے گئے، بجز ان کے جن کا ذکر تم سے
کیا جاتا ہے“ ارشاد ”یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے
ڈرو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”العقود یعنی حلال
حرام سے متعلق احکام“ اہل بیت علیہم السلام ”ای المخزیر“ بجز منکم
ای مجھینکم، شتان، یعنی مدارت، ”المختنقة“ جس کا کلا
گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو ”الموقودة“ جسے لکڑی
سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے ”المتردۃ“ جو ہارے
لڑھک کر گر جائے، ”الطليخة“ جس بکری کو کسی جائزے سے تنگ
سے مار دیا ہو پس اگر تم اسے دم ہاتے ہو یا لکھ گھاتے ہو
یا تو ذبح کر کے کھاؤ کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی“

۲۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اسے زکریا نے حدیث بیان کی
ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار کوڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے
نے فرمایا کہ اگر اس کی دھاری شکار کو لگے، مگر اسے ذرا اس سے وہ مر جائے تو

يَعْرِضُ بِهِ فَمَقُولٌ وَقِيلَ: دَسَّأْتَهُ عَنْ صَبَدِ
الْكَلْبِ فَقَالَ: مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَنُكِّلَ فَإِنِ
أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً فَإِنْ وَجَدَتْ مَعَ كَلْبِكَ
أَوْ عَلَا بِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ
أَحَدًا مَعَهُ وَفَدَّ فَتَلَّكَ فَلَا تَأْكُلُ
فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

عَلَى غَيْرِهِ :-

باب ۲۹۰ صَبَدُ الْمِعْرَاجِ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُوقَةِ:
تِلْكَ الْمَوْقُودَةُ - وَكَرِهَهُ سَالِمٌ
وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالحسن
وَكِرَّةُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْقُرَى
وَالْأَمْصَارِ وَلَا مِزَاجَ بَاسًا فِيهَا

سِوَاة :-

۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عِدَّةَ بَنِي حَاتِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِعْرَاجِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ بِحَدٍّ فَنُكِّلْ
فَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيلَ:
فَلَا تَأْكُلُ - فَقُلْتُ أَمْ سِلُّ كَلْبِي؟ قَالَ
إِذَا أَمْسَكَتْ كَلْبَكَ وَسَمِيتَ فَنُكِّلْ - قُلْتُ
فَإِنِ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ
يُكْسِكَ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى غَضَبِهِ قُلْتُ:
أَمْ سِلُّ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ
قَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا
سَمِيتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ
تَسْمِ عَلَى آخَرِهِ

کھاو لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے۔ (اور اس سے وہ مرجائے تو نہ
کھاؤ کیونکہ وہ بوجھ سے مر رہا ہے اور میں نے آنحضرت سے کتے کے شکار
کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمھارے لیے رکھے (اور خود
نکھائے) اسے کھاؤ کیونکہ کتے کے شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ
میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں
ابتریشہ ہو کر تمھارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہو گا اور
کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ)
اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

۲۹۰ - دھار دار لکڑی سے شکار - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بوجھ قوذہ
(بوجھ سے دباؤ سے مراد بولے) اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم،
عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، حسن رحمۃ
اللہ علیہ کاؤل اور شہرول میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے
تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۲۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی سفیر نے ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی
بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب
تم اس کی دھار سے شکار کرو مارو تو اسے کھاؤ، لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو
لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مر رہا ہے اور اسے نہ کھاؤ میں نے
سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی شکار کے لیے دوڑاتا ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے
ہو میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھالے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس نے تمھارے لیے نہیں
پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا
بھیجتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضرت نے
فرمایا کہ پھر اس کا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی
ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمُخْرَاجُ بِعَرَضِهِ :

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكَلَابَ الْمُعَلَّمَةَ : قَالَ : كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ : قَالَ : وَإِنْ قَتَلَنَ قُلْتُ وَإِنَّا نُرْمِي بِالْمُخْرَاجِ : قَالَ : كُلُّ مَا خَذَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ :

باب ۲۹۲ صَبِيءُ الْقُدَيْسِ . وَقَالَ الْحَسَنُ

وَأَبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَبِيءٌ فَيَأْتِي مِنْهُ صَيْدٌ أَوْ رَحْلٌ لَا تَأْكُلُ الذِّمِّيُّ بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرُهُ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عَنَقَهُ أَوْ قَسَطَهُ فَكُلْهُ . وَقَالَ الْأَعَشِيُّ عَنْ زَيْدٍ : لَا سَلْعُ عَلَى رَحْلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَرِبُوا حَيْثُ تَيْسَرُ ، وَعَلَوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكَلَّوْهُ :

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُفَؤَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَابِعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَتَأْكُلُ فِي أَنْتِهِمْ ؟ وَبَارِعٌ مِنْ صَبِيءٍ أَصْبَدٍ يَقْدُسِي وَيَكْبِي الشَّيْءَ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَيَكْبِي الْمُعَلَّمُ فَمَا يَصِلُحُ لِي ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ هَذَا فَلَا تَأْكُلُوا خِيَمًا وَإِنْ لَحَرْتُمْ وَافْعَلُوا وَكُلُّوا فِيهِمَا ، وَمَا صَدَقَتْ بِقَوْلِكَ فَذَكَرْتُ

۲۹۱۔ جب دھاری وار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۴۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے ہمام بن حارث سے عمر بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتے شکار پر چھوڑتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضور نے فرمایا ہاں! اگرچہ مار ڈالیں، میں نے عرض کی کہ ہم دھاری وار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھاری کو اچھا ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲۔ تیرکمان نے شکار حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ

جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی وجہ سے شکار کا ہتھیار یا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہو وہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مار دو تو کھا سکتے ہو، اور الأعشی رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) اگر زخم کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیع بن زید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوالخیر خثعمی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! ہر اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں جس میں وہ شکار گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے، کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیرکمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم نے ہر اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سرا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔

۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا یا لاس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

۲۹۵۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر رکھانے کی حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سر سے ہونے شکاری جانور دل کا شکار جو شکار پر چھوڑے جانے میں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لیے پکڑے کہیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب علیہ کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس وقت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے، اس لیے ایسے کتے کو مارا جانے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، بیان تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکرر سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے حدیث ابن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کر ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لاؤ اس سے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھائے تو مجھے اندیشہ ہے

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبًا مَا شَيْئَةً أَوْ مَنَّا بِنَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيُرَاهُ نَارًا

۲۹۵۔ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَخَذَرِ اللَّهُ تَعَالَى يَسْتَوْنَكَ مَاذَا أُجِلَ لَهُمْ قَدْ أُجِلَ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الضَّوْأِدُ وَانْكَوَا سِبْ. اخْبَرُوا الْكُتُبُوا تَعْلِمُوا هُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيحٌ الْحِسَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ لَا إِشْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلِمُوا هُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَتْرُكُ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ عَطَا، إِنْ شَرِبَ السُّدَمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَاهِدٌ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ بَيَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِلَدِّهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَكَتْ كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْتَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنَّهُ أَهَافٌ

کراس نے ریشکار خود اپنے لیے پکڑا رکھا اور اگر دوسرے کتے بھی تھا تو اسے کتوں کے سوا شکار میں شریک نہ ہوا ایسی تونہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور بسم اللہ بھی پڑھا اور کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ ریشکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ یقین معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیر سے مارا، پھر وہ شکار تمہیں دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمہارے تیر کے نشان کچھ اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ، لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور وہ بالا علی نے بیان کیا، ان سے داؤد نے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیر سے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مروہ حالت میں ملتا ہے اور اس کے اندر ان کا تیر ہی دست ہوتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۷۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا پائے

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پکڑ لے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضرتؐ سے وہاں دارا کو دی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ ۖ

باب ۲۹۷۔ إِذَا غَابَ عَنْهُ يُؤَمِّنُ أَوْ مُلَاثَمَةً ۖ ۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَ كَأَمْسَكَ وَقَتْلَ فُكُلٍ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كَلَابًا لَهُ مِنْ كِلَا اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكَ وَقَتْلَ فُكُلٍ تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَحْدَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَكْثَرُ سَمْعِكَ فُكُلٌ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ قَالَ لِبَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَعِرُ أَثَرَهُ أَلْيَوْمَيْنِ وَاللَّاحِظُ شَرَّ حَيْدِهِ مُبِينٌ وَفِيهِ سَمْعُهُ قَالَ: يَا عُلَّ إِنَّ شَاءَ ۖ

باب ۲۹۷۔ إِذَا وَحِدًا مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ:

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي وَأَسْمَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي أَحَدًا مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَحْذَاهُ، فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمُعْرَاةِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَبَتْ بِحَدِّهَا فُكُلٌ وَإِذَا

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی جوڑائی سے
مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے گا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸۔ مستند شکار سے متعلق احادیث۔

۲۹۵۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے
بیان ہے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے
قتل کر رہے ہیں جو ان کنوؤں سے شکار کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
اپنا سکھا یا پھر ان کا چھوڑ دو اور اس پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ نہ تھا تو اسے ہی لیے
شکار دلا یا ہر قوم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار
نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اذنیہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑ لیا ہے۔ اور اگر
اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۲۹۵۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور محمد سے احمد
بن ابی رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن المبارک نے ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے رمیہ بن یزید دمشقی
سے سنا، کہا کہ مجھے ابوالدردیس حائذ الشار نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عبدہ خثعمی رضی اللہ
عنه سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن
میں کھاتے ہیں اور ہماری رائش شکار گاہ میں ہے۔ میں اپنے تیرے شکار کرتا
ہوں اور اپنے سدھانے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟
آنحضرت نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے
برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں
تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن ملے تو
انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار
تم اپنے تیرے مار دو تیرے چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار
تم اپنے سدھانے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور
جو شکار تم نے اپنے بلا سدھانے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا
ہو اور اسے سے پہلے اتوا سے بھی کھاؤ۔

۲۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

أَصْبَتْ يَحْذَرُهُمْ فَتَقْتُلُ فَإِنَّهُ وَحِيدٌ
فَلَا تَأْكُلُ ۝

باب ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي التَّصِيدِ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُضَيْلٍ عَنْ
بَكْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْوُحَاظِ، فَقَالَ:
إِذَا أَرَسْتَ كَلَّةَ بِلَكِ الْمُعْلَمَةِ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
فَكُلْ مِمَّا امْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ
فَإِنْ أَخَافَ أَنْ يَكُونَ رِثْمًا امْسِكْ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ
خَالَطَهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَبِيزَةَ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ
بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيزَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ
بِنْتُ يَزِيدٍ الدِّمَشْقِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ،
عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ مِنْ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّ
فِي الْيَتِيمِ وَأَسْرَجٍ مَّيِّدٍ أَحْبَبُوا يَفْقَهُوْنِي وَأَحْبَبُوا
بِكَلْبِهِ الْمُعْلَمَةِ وَاللَّهُ لَيْسَ مَعَنَا فَاخْبِرْنِي مَا اللَّيْثُ
يُحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِعٌ
قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي الْيَتِيمِ فَإِنْ وَجَدْتَ
غَيْرَ الْيَتِيمِ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدْ
فَاغْسِلُوهَا حَامَةً كُلُّوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ
بَارِعٌ مِنْ صَيْدٍ فَاصْبِرْ بِقَوْلِكَ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ
كُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمَةِ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ
وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ اللَّيْثُ لَيْسَ مَعَنَا فَإِذَا كُنْتَ
ذَكَرْتُه فَكُلْ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَالِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْفَجْنَا أَرْمَنًا بِرَأْسِ الْفَخْرِ فَسَجَّوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَجِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَبَشْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَيَّ ابْنَتِي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا وَفَخْرٍ جُهَا قَبْلَهُ ۝

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقٍ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحَرِّمِينَ وَهُوَ عَزِيمٌ مُجْهِمٌ فَرَأَى حِمَارًا وَخَبْتَبِيًّا فَاسْتَوْدَى عَلَى فَرْسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَمَسَّ لَهُمْ رُحْلَهُ: الْبُؤْسُ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَتَنَدَّى فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبَا بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ كُحْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ ۝

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ قَبْرٌ لَحْمِهِ شَيْءٌ ۝

باب ۲۹۹ التَّصَدُّقَاتُ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ مَسَالِمٍ مَوْلَى الشَّوَامَةِ

سے سمجھی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قرآن لکھ کر ان میں ہم نے ایک خرگوش کا بیچا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کوڑا اور دونوں رائیں بھیجیں تو ان حضرات نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موٹر پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ حوا حرام باندھے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عمر میں آپ نے ایک گورنر دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مانگا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا چچان سے نیزہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گورنر پر مار کیا اور اسے مار دیا۔ پھر بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے مہیا کیا تھا۔

۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، الغرض اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

۲۹۹۔ پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمر و بن عمرو نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع اور تادمر کے مولا ابوسالم نے کہ انھوں

سے یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نے البقاہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دو سرے حضرات تو اطمینان سے ہوئے تھے۔ لیکن میں نے اعلم نہیں باذہا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی برتی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گور خر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گور خر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے یہ اپنا گور خر بھول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا گور خر دے دیں لیکن انھوں نے کہا کہ ہم اس میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے نیچے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا، پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھو نہیں گے بھی نہیں جتنا نیچے میں ہی اسے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے اس کا گوشت کھایا لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمھارے لیے آئینورم سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضرت کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمہارا پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے وہی نے رضی کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا ہے۔

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، حلال کیا گیا ہے تمھارے لیے مہیا کیا ہے۔
دریا کا شکار،

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر چھینک دیا ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مرکز پانی کے اوپر جائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا اسے مرواؤ دریا کا مروا ہے سوا اس کے جو بھر گیا ہو۔ جھیل کے کو بیوی نہیں کھاتے، لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریا کی جانور ذبیحہ ہے، اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے عطاء نے فرمایا کہ دریا کی پرندے کے

سَمِعْتُ أَبَا تَمَّازَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُجْرِمُونَ دَنَا رَجُلٌ حُلَّ عَلَى قَدَسٍ وَكُنْتُ دَقَاءَ عَلَى الْجِبَالِ قَبِينًا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَا يَتُ النَّاسَ مُتَشَوِّينَ لِيَشْفِيْنَا فَنَاهَبْتِ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ جَمَارٌ وَحَبَشٌ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا؟ قَالُوا أَكَانَدُرِي قُلْتُ هُوَ جَمَارٌ وَحَبَشِيٌّ فَقَالُوا هُوَ مَا دَأَيْتُ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوَّطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوُلُوهُ سَوَّطِي فَقَالُوا أَكَانَعَيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ فَكُفَّ مَخْرِبَتِ أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَقًّا عَقَدًا تَهُ نَا تَبْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا نَا مَحْمِلُوا، نَاوُلُوا نَسْئَهُ حَتَّى جِئْتُمْهُمْ بِهِ نَا فِي بَعْضِهِمْ وَ أَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا اسْتَوْفَيْتُ لَكُمْ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكْتَهُ فَكَانَتْ تَشَهُ الْخَبْرَانِثُ فَقَالَ لِي: أَتَجْعَلُ مَعَكَ شَيْئًا مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: كَلُّوا فَهُوَ لَكُمْ أَطْعَمَكُمْ وَ

اللہ! بابت قول اللہ تعالیٰ اِجْلِلْ لَكُمْ صَنِيدُ الْبَحْرِ۔

وَقَالَ عُمَرُ: صَنِيدُ مَا أَصْلَبُهُ، وَ كَلَامُهُ مَا دُرِي بِهِ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَدَرْتُ مَعًا وَالْخَبْرَانِثُ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شَرِيحٌ: صَاحِبُ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَدْرُوسٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَا الظَّنُّ نَا مِي أَنْ

ثَبَّحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِحَظَاءِ
مَنْبِئِ الدُّخَانِ وَقَدَحِ السَّيْلِ أَصْبَدُ
يُجَبِّهُدُ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هَذَا
عَذَابُ خِرَاتٍ وَهَذَا مِثْلُ أَجَاجٍ
وَمِنْ مِثْلٍ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَرَكِبَ
الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
سَرَجٍ مِّنْ جُلُودِ صِلَابِ الْمَاءِ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَوَاتَّ أَهْلِي أَكَلُوا
الصَّغَادِعَ لَا طَعْنَهُمْ - وَلَمْ يَكِدِ
الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ فَاتَّ بَاسًا - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَبَدَ الْبَحْرَ
وَأَنْ مَّادَّةَ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ مُجْرِيٍّ -
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ شَرُّ دَاوِي فِي الْمَرِيِّ ذَبْحُ
الْخَنَازِيرِ الْبَيْنَانِ وَالشَّمْسُ :

۲۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ سَمِيعٍ حَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَطِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجَاءَ جُرُوعًا شَدِيدًا فَأُلْقِيَ الدُّبُحُ حُوتًا مِثْلًا لِّسَرٍّ
يُرَى مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَبَبُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
نَفِيفٌ شَهْرٍ فَأَحَدًا أَبُو عُبَيْدَةَ عَقَبْنَا
مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّا لِرَاكِبٍ
تَحْتَهُ :

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا الشَّعْبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مِثْلَهُ دَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا

۲۵۸ - عَرَبِ شَرَابٍ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٍ كَرِهَ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ
تَحْتَهُ كَرِهَ شَرَابٍ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٍ كَرِهَ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ يَوْمَئِذٍ لِّكَوْنِهِ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار و وسط اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے شراب کا سرکھال کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
دریائی جانوروں میں بڑی کجائش ہے جیسا کہ معلوم ہے اصناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل و دوزل طرف میں۔

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریر نے
فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور
سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ وکاس کا
کھانا بلا ذبح جائز ہو، فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے ردیل کے طور پر
اسی آیت کی تلاوت کی کہ "بہت زیادہ میٹھا ہے" اور یہ سب
زیادہ کھار ہے، اذنی ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت
رہی اکلواتے ہو، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمکے
سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور شعب نے فرمایا کہ اگر میرے
گھر والے میڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا،
اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ لغری
نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے امری کے متعلق فرمایا کہ چھلی اور سورج کی
دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے :

۲۵۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی عن سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انھوں نے حابر
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطابیہ میں شریک تھے، ہمارے
امیر الحبش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے
ایک مروہ چھلی باہر پھینکی، اسی چھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے غریبہ تھے
ہم نے وہ چھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی
ایک ٹہری لے کر دکھڑی کر دی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کے نیچے
سے گزر گیا۔

۲۵۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے حابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان
کیا کہ ابن کثیر بن علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

۲۵۸ - عرب شرب میں پھیلیاں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکا بنا لیتے تھے۔ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہنا چاہتے
تھے کہ شراب میں چھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکا بنایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے شراب کا سرکھال کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار و وسط اسلاف کے اقوال کے ذریعہ بتایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے شراب کا سرکھال کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
دریائی جانوروں میں بڑی کجائش ہے جیسا کہ معلوم ہے اصناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل و دوزل طرف میں۔

اشترکانام لیا ہوا تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سداہنے ہوئے کتے سے کیا ہوا در اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سداہنے کتے سے کیا ہوا در اسے خود ذبح کیا ہوا اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے سکی بن البرہم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زبیر بن ابی عبدیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیر کی شام کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے چھینک دو اور ہڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ) ہے اسے ہم چھینک دیں اور برتن دھو لیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہرکتا ہے۔

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصد اچھوڑ دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور دکھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام دیا گیا ہو اور بلا شہیہ بے سلی ہے“ اور کوئی نیک کام اچھول جانے والے کو فاسق نہیں، کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو پھیڑ پھساتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے“

۴۶۱۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبید بن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ ہم، لوگ بھوک اور ناتواپی سے بے ہوش ہوئے پھر ہمیں (غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضرتؐ سب سے پیچھے تھے، لوگ نے جدی کی، بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غنیمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا، اور ہڈیاں کچنے کے لیے چڑھا دیں، پھر جب آنحضرتؐ واپس پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضرتؐ نے غنیمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بچا کر لیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو ہٹا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

وَكُلُوا اَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ اَنَّهُ بَارِعٌ مِّنْ مَّيِّدٍ فَمَا هِيَ تَقُوبَةُ فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ وَاَكُلُوا وَشَابِهَاتٍ بِكَلِمَةِ الْغَنَمِ فَاذْكُرُوا اَسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا فَمَا هِيَ تَقُوبَةُ الَّذِي لَيْسَ بِغَنَمٍ فَاذْكُرُوا ذَكَرَهُ فَكَلَمَةُ ۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَبِي بَرْزَايَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَايَةَ يَقُولُ قَالَ لِيْ اَبُو بَرْزَايَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْقَدُوا النَّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النَّيْرَانِ؟ قَالَ لِحُومِ الْحِمَارِ لَا شَيْئَةَ. قَالَ اَهِيَ نَهْوُ اَمَّا فِيْهَا وَكَاسِرٌ وَاَمَّا ذَرْعًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَالَ، تُهْرِيْفُ مَا فِيْهَا وَتَقْلِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُ اَنَّا

بِاسْمِ الشَّيْئَةِ عَلَى النَّارِ لِيُخْبِتَ وَمَنْ تَزَلَّ مُتَعَبِدًا۔ قَالَ اَبُو عَبَّاسٍ مِّنْ شَيْءٍ فَلَمَّا سَ وَقَالَ اَسْمُ النَّعَالِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَكُنْ اَسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاسْمُهُ لَفَيْسٌ، وَالتَّاسِيَةُ لَيْسَتْ فَاَسِفًا، وَقَوْلُهُ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُؤْمِنُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ بِهِمْ لِيَجْعَلَ لَكُمْ وَاِنَّ اَلْفَتْمُوهُمْ اِنَّكُمْ لَمُسْتَرْكُونَ ۝

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَفِيْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَبِيبَةَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَاصَابَ النَّاسَ حُمُرٌ فَاَصْنَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجَلُوْا فَانْصَبُوا النَّقْدَ وَرَفَعُوْا اِلَيْهِمْ اِلَيْتِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقَدْرِ فَاَكْفَفْتُ ثُمَّ مَتَمَّ فَقَعَدَ اَعَشَرَ اَوْ مِثْلَ الْعَشْرِ بِبَعِيْرٍ فَبَنَدَ مِنْهَا بَعِيْرًا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيْرَةٌ فَظَلَمُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ رَجُلٌ يَسْتَفْجِدُ فَعِيْسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَهُ الْبَيْتُ
أَوَّامًا كَأَوَّامِ الْوَحْشِ فَمَا مَدَّ عَنْكَ
فَا مَضَعُوا جِهَهُ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ حَبِئْتُ إِنَّا
لَنَرْجُوا وَلَخَافُ أَنْ تُلْقَى الْعَدُوَّ عِنْدَ وَكَيْسٍ
مَعَنَا مَدَى فَتَذَبُّ بِمَا تَقْصِبُ فَقَالَ مَا
أَهْزَأَ السَّامَ وَذُكِرَ سَمُّ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ نَسَبٍ
السَّبَبِ وَالْقَطْرِ وَمَا خَيْرُكُمْ
عِنْدَهُ مَا السَّبَبُ فَغَطَّهُ
وَأَمَّا الرُّطْبُ فَخُدَى
الْحَبَشِيَّةِ

باب ۳۰۴ مَا ذُبِحَ عَلَى الصُّبِّ وَالْأَصْنَاءِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْحَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ ابْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْنَ بْنَ عَمْرٍو وَابْنُ
زَيْدٍ بِأَسْفَلِ بَدَنَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَجَابَتْ
يَا كُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ
عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

باب ۳۰۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلْيَذْبَحُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ سَفْيَانَ النَّجَافِيِّ قَالَ
صَحَّابِيًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْنَبِيَّةً
ذَاتَ يَوْمٍ فَأَذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَعَائِلَهُمْ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ

کاشنا زکیا نوازہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بزرگ کھجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو، عیار نے جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مدحیر ہوگی اور ہمارے پاس حیر یاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کر لیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو حیر بھی نکلے وہاں سے اور (ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ ذبح کرنے والا (اللہ) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ بڑی ہے (اور بڑی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ جشیوں کی پھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن المختار نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن عقیب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن حضورؐ کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ بیان آنحضرتؐ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضرتؐ نے دوسرا خرما جس میں گوشت تھا اور جسے لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا (زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر

ذبح کرنا چاہیے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عواتہ نے ان سے اسود بن قیس نے ان سے جُبَیر بن سفیان بھی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قرافی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قرافی کر لی تھی، جب آنحضرتؐ نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آنحضرتؐ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قرافیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قرافی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری

ذبح کرے۔ اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے مذبح کی ہوا سے چاہیئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۳۰۶۔ اس پتھر اور لہو جو خون بہا دے۔

۳۰۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے مسمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے، انھوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلح پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر دی۔ تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا حب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھنا، اول یا راب نے یہ کہا کہ میں کسی کو بھیجوں جو آنحضرتؐ سے مسئلہ پوچھ لے، پھر وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آل حضورؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلح ہے) بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شوبہ نے، انھیں سعید بن مسروق نے، انھیں عبا بن رافع نے اور انھیں ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمہرے پاس چھری نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے (یعنی دھار دار ہو) اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس سے ذبح کیا جائے (اور کھا سکے) ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے، اور دانت ہڈی ہے، اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو تیر مار کر اسے روک لیا۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، اس لیے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

قَبْلِ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اخْذِي مَضْرُوءًا كَانَ كَلْعَيْنِ يَمْحُ حَتَّى مَكِينًا فَلْيَذْبَحْ نَحْرًا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

باب ۳۰۶ مَا اخْذَ النَّاسُ مِنَ الْقَضْبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْمَدْيَةِ
۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَسْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُمْ كَانَتْ تَذْبَحُ عَمَّا يَسْلُجُ مَا يَصْرُتُ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَهَا تَاكُلُو حَتَّى آتِيَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَتْهُ أَذْهَبَتْ أَمْسَلَتْ لَيْلِيهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَقْبَلَتْ بَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَتْ لَيْلِيهِ فَأَمَرَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهَا

۳۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَارِيَةً لَهَا مِنْ مَالِهَا تَذْبَحُ غَنَمًا لَهُ بِالْجَعَلِ الْبَدَى بِالسُّوقِ وَهِيَ يَسْلُجُ مَا يَصْرُتُ فَأَصْبَحَتْ شَاةً فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ يَأْكُلُهَا

۳۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرٍ فِي أَبِي عَرَبٍ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَبْرَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدْيَةٌ فَقَالَ مَا اخْذَ النَّاسُ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ الْخَطَرُ وَالسَّيِّئُ أَمَّا الْخَطَرُ فَتَذِي الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السَّيِّئُ فَعَظْمٌ وَمَنْ دَبَعِيَهُ فَحَبْسَهُ فَقَالَ: إِنَّ لِبَدَنِ الْإِبِلِ أَوَامِبًا كَأَوَامِبِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكَ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِمْ هَكَذَا

۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا ذبح

۳۰۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں خبر دے خبر دی، انھیں خبر دے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحب زادے نے اور انھیں ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک عورت نے ایک بکری بچرے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور ان حضوڑ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کعباذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، دو بڑیوں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے لے مرنے سے پہلے بچرے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

۳۰۸۔ دانت، بڑی اور ناخن سے ذبح کر دیا جائے

۳۰۹۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمار بن رفاع نے اور ان سے نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑے بیٹھنے والے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو جو خون بہا دے اس کو دانت اور ناخن کے۔

۳۰۹۔ گزاردول یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں)

کا ذبح

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حصص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت رہینے لاتے ہیں اور میں علوم نہیں کہ انھوں نے اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کرتے وقت اہل تھا یا نہیں، ان حضوڑ نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھایا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ بھی اسلام میں نہ تھے داخل ہوئے تھے اس کی

بَابُ ذَبْحَةِ الْمِرَاةِ وَالْكَامَةِ

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا مَا فَجِرُ امْرَأَةٍ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُحْتَبِرُ عَبْدًا مِنْهُ عَنِ ابْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبٍ بَعْدَ ذَلِكَ

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنًا بِسَلْعٍ فَأَصْبَتْ شَاةً مِثْلَهَا فَأَذْنَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ لَا يَذْبَحُ بِالْيَدَيْنِ وَالْعُظْمِ وَالظُّفْرِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ خَدَّاجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى نَعْيٍ مَا أَهْرَأَ الدَّامَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ

بَابُ ذَبْحَةِ الْأَعْرَابِ وَخَوِجِهِمْ

وَمَنْ ذَبَحَ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ حَصْبٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ كَمَا تَذَرِي أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا، وَقَالَ سَمُوا عَلَيْهِ أَمْ لَمْ تَكُنْ وَكَانُوا

مقابلت علی نے در اور دی سے کی اور اس کی متابعت ابو خالد اور طعناوی نے کی۔

حَدِيثِي عَنْهُ بِالْقُبْرِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّسَائِيِّ وَزَيْدُ
تَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَ الطَّاهِرِيُّ

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربی یاں خواہ وہ اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آج تمہارے بے پائیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے“ زہری نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ، اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی بنی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور البرہم نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ذبنا عن أهل الكتاب وشيوخها
من أهل الحرب وغيرهم، وتولية تعالى:
اليوم أحل لكم الطيبات وطلع أمر
الذين أوتوا الكتاب أحل لكم طعامكم
حل لهم. وقال الزهري لا بأس بذيبيحة
نفساى العرب وإن سمعته يسمى بغير الله
فلا تأكل وإن لم تسمعه فقد أحله
الله وعليه كفارهم وقد كره عن علي
نحره وقال الحسن واجر أهليهم
لا بأس بذيبيحة إلا

۴۷۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کم خیر کے قطع کا حکام روکے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک تختیا چھین کا جس میں رسولوں کے ذبیح کی اچڑی تھی، میں اس پر چھینا کہ اٹھاؤ، لیکن مرے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں گفتگو کو دیکھ کر شراب گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "طعام" سے مراد اہل کتاب کا ذبح ہے۔

٢٤١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْفَلٍ رَمَى
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ حَرِ بْنِ قَصْرٍ خَيْبَرُ فَرُمَى
إِنْسَانٌ لِحِزَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَتَرَوْتُ لَأُخَذَ
فَأُلْقِيَ فَأَذَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ
ذَبَابُجُهُمْ

۳۱۱۔ جو باپ تو جانور بدک جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے۔
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور مہارے تابو میں ہونے کے باوجود
محقق عاجز کر دے (اور ذبح کرنے دے) وہ بھی شکار ہی
کے حکم میں ہے۔ اور (فرمایا کہ) اونٹ اگر کویش میں گر جائے تو جس
طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ
رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

بِالْبَابِ مَا نَدَّ مِنَ النَّهَارِ فَمَوَّعْتُهُ
الْوَحْشَ، وَأَجْبَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا
أَعْجَزَكَ مِنَ النَّهَارِ مِثْلَ فَيْدٍ لَكَ فَمَوَّ
كَالصَّيْدُ، وَفِي بَعْضِ يَدَيَّ فِي يَدَيْهِ مِنْ هَيْدُ
فَدَمَّرَتْ عَلَيْكَ فَنَدَّكُمْ وَرَأَى ذَلِكَ
عَلَيْهِ وَابْنُ عُمَرَ وَ
عَاشَتْهُ :

۴۷۲۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

۴۸۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُلَيْكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ رَفَاعَةُ

بُنِ كَرَفِجٍ بَنِي خَبَابِجٍ عَنْ شَارِجٍ بَنِي خَبَابِجٍ قَالَ أَقَلْتُ
نَارَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا لَا نَوَالِدُ وَلَا عَدَا وَلَا لِمَسْتِ
مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: أَعَجَلُ أَوْ أَمَانُ، مَا أَهْتَرَ
السَّيِّئَ وَذُكْرَاسُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ كُلُّ نَسَبٍ السَّيِّئِ
وَالْقَطْعُ وَسَا حَتَّى تَنُكَّ أَمَا السَّيِّئُ فَعَقْمٌ وَأَمَا
النَّظْمُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ. وَأَصْبَحْنَا غَدَبَ إِبِلٍ وَ
عَيْنُ خَنَازِيرٍ مِمَّنَّا بَعِيرٌ قَدَّمَ لَهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ فَنَبَسَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِن لَهْدًا
إِلَى إِبِلٍ أَوْ إِبِلٍ كَأَوْجِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَدَبَكُمْ
مِنْهَا شَيْءٌ مَا فَعَلُوا بِهِ هَكَذَا:

بَابُ الشَّخْرِ وَالسَّيِّئِ. وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرٍ إِلَّا فِي
السَّيِّئِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيْضًا مَا يَذْبَحُ
أَنْ أَحْضَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَكَرَّاهُ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ
فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يَنْحَرُ حَبَانًا، وَالشَّخْرُ
أَحَبُّ إِلَيَّ وَالسَّيِّئُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ
فَيُخْلَفُ الْأَوْدَاجُ حَتَّى يَنْطَحَ النَّحَاةَ،
قَالَ: لَا أَخَالُ. وَأَخْبَرَنِي مَنَافِعُ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنْ الشَّخْرِ يَقُولُ
يُقَطِّعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَذْبَحُ
حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَ
إِذْ قَالَ مُوسَى يَقَوْمِي إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكُمْ
أَنَّ مَذَاجَكُمْ جَعَلُوا بَقَرَةً. وَقَالَ
فَتَنَ بَحُوتَهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَسَّاسٍ:
السَّيِّئُ كَقَالِ - الْخَلْقِ وَاللَّبَنَةِ -
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ
أَصْبَحْنَا إِذَا قَطَعَ
الرَّأْسَ

عباد بن رافع بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن ابی اسلمہؓ، کل ہمارا مقابلہ دشمن سے
ہوگا اور ہمارے پاس چھ یا انہیں ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چھ جلدی کرو یا
اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرو۔ جو آنحضرتؐ بہاد سے اور ذبیحہ پر
اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے اور اس
کی دوسری ہاتھ، دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور
ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے اونٹ بک کر بھاگ پڑا تو
ایک صاحب نے تیرے لئے مار کر لایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض
اوقات جنگی جانوروں کی طرح بدستہ ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی
تمہارے قابض سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۲۔ بخاری فرق۔ ابن جریر نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا
کہ ذبح اور خرگرف ذبح کرنے کی جگہ (حق) اور خرگرف کرنے کی جگہ
(سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے، میں نے پوچھا کیا جن
جانوروں کو ذبح کیا جانا (حق) پر چھری پھیر کر انہیں خرگرف کرنا
(سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا، انھوں
نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (گائے کو ذبح کرنے
کا ذکر کیا ہے پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے خرگرف کیا جاتا
ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے خرگرف کرنا
ہی بہتر ہے۔ ذبح "گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے کہا کہ
گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟
انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے
خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے
آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔
اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
نہ اذرب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلا شیعہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے
کہ تم ایک گائے کو ذبح کرو، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح
کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے، سعید بن ابی عباس رضی اللہ
عنه کے واسطے سے بیان کیا ذبح حق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور
سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ اگر سرکٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۳۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بری فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اسے کھایا۔

۴۶۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عہدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑا خر کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں چھری مار کر اچھڑائے کھایا۔ یہی کی متابعت وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "خر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳۔ ذذہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بذکر کے تیر مارنا یا باذکر کے تیرول کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

۴۶۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکوم بن ایوب کے یہاں گیا، آپ نے وہاں چند لڑکوں کو یا زور اڑوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باذکر اس پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذذہ جانور کو باذکر کرانے سے منع فرمایا تھا۔

۴۶۷۔ ہم سے احمد بن یحیٰب نے حدیث بیان کی، انھوں اسحاق بن سعید بن عوف نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باذکر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب گئے، اور اسے کھول لیا پھر مرغی کو اور بچے کو اپنے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو باذکر کرنا اسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آل حضور نے کسی جنگی جانور یا کسی بھی جانور کو باذکر کر جانے سے مارنے سے منع کیا تھا۔

مَنْ لَا بَأْسَ بِهِ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ أَنَّ امْرَأَةً عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَسَّ نَاحِيَةَ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا فَكَلْنَاهُ. ۴۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عُبَادَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ فاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذُفِحَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا وَخَنَ بِالْمَرْوَةِ فَكَلْنَاهُ. ۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ ذُفِرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَسْنَا فَكَلْنَاهُ. ثَابِتٌ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ فِي النَّخْرِ: بِالسَّلْبِ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَثَلَةِ وَالْمَقْبُورَةِ وَالْمَجْتَمَةِ.

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَنِ الْخَنَكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَأَ بَيْنَنَا أَوْ قَتَلْنَا نَصَبُوا دَجَاجَةً مِزْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَبِيَّ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَصَبُوا الْجَاهِلِيَّةَ.

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَلَدَهُ مِنْ بَنِي يَحْيَى وَابْطَأَ دَجَاجَةً يَدُ مَيْمَنَةٍ فَسَمَّى لَيْحًا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَمَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبَالَغَتْ مَعَهُ فَقَالَ اسْتَجِرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَنْصَبُوا هَذَا الطَّيْرَ لِیَقْتُلَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّنِي أَنْ نَصَبُوا هَيْمَةً أَوْ غَيْرَ هَذَا لَيَقْتُلَ.

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَفَرٍ
مِنَ الْأَشْعَرِ بَيْنَ قَوْمِ أَفْقُسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَ
هُوَ يُعْصِمُ نَعْمًا مِّنْ نَّعِيمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا
فَحَلَفَ أَنْ لَا يُحْبِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِبَعْضِ مَنِ إِبِلٍ فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِ جِوْتِ
أَيْنَ الْأَشْعَرِ جِوْتِ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ
ذُرِّ عَذَاذٍ رَأَى فَلَبَسْنَا عَيْدَ بَعِيدٍ
فَقُلْتُ رِدْهُمَا بِي نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ
لَا نَقْبُلُهُمْ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ
فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تُحْبِلَنَا فَظَنْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ
يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا حَتْمًا مِنْهَا
إِنَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ
وَنَحَلْتُمَا:

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ
غَزَوْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا:

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ حُومِ الْحَمِيرِ وَرَخَصَ فِي الْحُومِ الْخَيْلَ:-
بِالْأَسْلِ الْحُومِ الْحَمِيرِ الْأَنْشَبِيَّةِ، وَبِهِ عَنْ

ہوں یا ارپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہیں آنحضرت کی
خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضرت کے
سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔
اسی وقت ہم نے آنحضرت سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضرت
نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا
کہ میرے پاس تمہارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت
کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعر کہاں ہیں؟
اشعر کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ہمیں پانچ سفید کولان ملے اونٹ
دیئے۔ آنحضرت کی دینیک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں
سے کہا کہ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضرت کو آپ کی قسم
کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضرت کی
خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری
کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے
کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا
فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری
کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے جابا تو کبھی ایسا
نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس
سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور مجھ کو ہی نہ کر دوں جو بہتر ہے میں قسم
توڑ دوں گا اور وہی کر دوں گا جو بہتر ہوگا،

۲۸۳- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح
کیا اور اسے کھایا۔

۲۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے عمر ابن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد
رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے
کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔

۳۱۶- پانچ گھوڑوں کا گوشت۔ اس باب میں مسلمہ رضی اللہ عنہ کی

اس شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ ہم نے صدر سے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں یحییٰ بن علی کے صاحبزادے عبد اللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ ملی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منغہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عروے نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عری نے حدیث بیان کی، اور ان سے براہ اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو اور یس نے خبر دی اور ان سے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیری اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے کی۔ مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ لَيْسَ مَحْظُورَةً:

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ:

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَنْعَةِ قَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ:

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ:

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي نَعْدِي عَنْ الْأَنْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا لَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ:

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ يُسَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا قُحَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْرِيُّ وَدَعْقِلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَدَعْقِلُ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

نَحْنُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ
 ۴۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الشَّخْرِ عَنْ أَبِي جُوب عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ جَاءٌ فَقَالَ أَكَلْتُ الْحَمْرَ نَحْنُ جَاءٌ جَاءٌ
 فَقَالَ أَكَلْتُ الْحَمْرَ نَحْنُ جَاءٌ جَاءٌ جَاءٌ فَقَالَ
 أَفْنَيْتَ الْحَمْرَ فَأَمَرَ مُنَادٍ بِمُنَادٍ فَقَالَ
 النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَهْتَبَانِكُمْ مِنْ حُلُومِ الْحَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ
 فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَأَكْبَتِ الْعُقَاوَةَ وَإِنَّمَا تَقْعُدُ بِاللَّحْمِ ۖ
 ۴۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
 عَنَّا قُلْتُ لِمَا مَرَّ بِهِ نَبِيٌّ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ عَنْ حُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ كَذَّ
 كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عُمَرَ الْغُبَارِيُّ عِنْدَنَا
 بِالْبَصَرَةِ وَلَكِنْ أَفَى ذَلِكَ الْخُزْأَنِيُّ عَبَّاسٌ وَقَدْ
 قُلْنَا أَحَدًا فِيمَا أَوْحَى إِلَيْنَا خَرَمْنَا ۖ

باب ۳۱۷ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ الْخُذُلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ
 عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ نَابَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ
 وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنْ الزُّهْرِيِّ ۖ

باب ۳۱۸ حُلُومُ الْمَيْتَةِ ۖ

۴۹۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 ابْنِ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَيْتَةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نقل نے خبر دی، انھیں ابوبکر نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت نے ایک مسادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کر لیا کہ اللہ اللہ اس کے رسولؐ نہیں کو حرم کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں، چنانچہ اس وقت اللہ دی گئی حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پکرا رہا تھا۔

۴۹۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن یحییٰ بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمر اور غفاری رضی اللہ عنہما نے ہمیں بعد میں یہی بتایا تھا، لیکن حکم کے سمندر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور راستہ حل میں اس امر کی تبادلت کی: "قل لا احد فینا اوحی الی عمر"۔

۳۱۷- ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق

۴۹۳- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوالدیس جلالی نے اور انھیں ابوشعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوال نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر، ابن عبیدہ اور ماجشون نے زہری کے واسطے سے کی۔

۳۱۸- مردار جانور کی کھال

۴۹۴- ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن البرہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار کو بڑی کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کوئی نہیں

لے "ذی ناب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانست ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے خنک رکھ کر زمین پر لپکتا ہے۔ درندہ دانست تو تمام جانوروں ہی کے پوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔ ۶

علیہ وسلم نے جو ہے کے متعلق، جو گھی میں مرگیا تھا حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے میمونہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جو ہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھا لو۔

۳۲۳۔ جانوروں کے چہرہ پر داغ دار نشان لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر اسے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت تیبہ نے کی، ان سے عقیقہ بنی نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر اسے کی (ممانعت کی ہے) ۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا تاکہ آپ اس کی تحنیک فرماویں، آنحضرتؐ اس وقت مہینوں کی باطنی تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (مشریقہ نے بیان کیا کہ امیر خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹوں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بلکہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سوا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی ملاؤں اور کتب دیگر میں

قَالَ: بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَا سَأَلْتُ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرِيبَ مَوْفَا فَطَرَحَهُ ثُمَّ أَكَلَ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَسٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: اَلْعُقْرُهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ:

بَابُ الْأَوْسَمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ:

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ - تَابَعَهُ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْعُقَيْدِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ: كُفِّرَ بِالصُّورَةِ:

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي رَجَحْتُكَ وَهُوَ فِي مِزْبَعٍ لَنَا فَرَأَيْتُهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَبِيبَةٍ مَثَلُ فِي إِذَا جَاءَا:

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بَعْضُهُمْ أَهْلُ أَهْلِهِمْ لَمْ يَكُنْ كَلِّ لِحْدَيْهِ رَأْفِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ حَازِمٌ وَعَبْرَةُ فِي ذَبْحَةِ السَّيْرِ:

اسے اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم ہے برٹے گھی کا ہی بیان ہوا ہے۔ دیکھتے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی با کوئی بھی چیز اگر سٹال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے جو ہے کے چاروں طرف سے گھی کا ٹکڑا ملے نہیں یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چلی سکتی ہے جو جنہوں میں جب چیز جی ہوئی ہوگی تو جو ہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی باسانی نکال کر پھینکا جاسکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مراد صرف مجاہد گھی یا اسی طرح کی کسی جی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑنا ہے۔ احادیث نے بھی اس باب میں مجاہد و سٹال کا فرق کیا ہے۔

إِطْرَحُوهُ :

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخُو
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ رَأْفِعِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : قُلْتُ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَتْلَى الْعَدَا
 عَدَاؤَ لَكِنَّ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ : مَا أَتَاهُمُ السَّامُ
 وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَمَكُوا أَمَّا لَكُمْ بَيْنَ سَبْعٍ وَلَا خَطَرُ
 وَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّتُّ فَقَطْمٌ وَأَمَا
 الْقَطْمُ فَمَدَى الْحَبْسَةِ . وَفَقَدْتُ سَوْعَانَ
 النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْعَنَاءِ وَالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَضَعُوا قَدُورًا فَأَمْرَجَهَا
 فَأُكْفِيتُ وَفَسَمَ بَنِيهِمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بَعِيرًا سَيَاةً
 ثُمَّ عَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ
 خَيْلٌ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ لِحَبْسِهِ . اللَّهُمَّ
 فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْبَهَائِمُ أَوَابِدُ
 كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا
 فَمَا فَعَلُوا مِثْلَ

هَذَا :

باب ۳۲۵ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ فَيَقْوِمُ فَرَمَاهُ
 لِيَعْتَمِدُ يَسْتَهْجِبُ فَقَتَلَهُ فَإِنْ أَدْرَا مَلَأَهُمْ
 فَمَوْجَا يُزْجَلُ بِخَبْرٍ رَأْفِعِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ
 السَّكَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ
 بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبَةَ رَأْفِعِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
 فَتَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الرِّبْلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ
 لِحَبْسِهِ : قَالَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ لَهَا أَوَابِدًا
 كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ بِكُمْ مِنْهَا فَاصْغُرُوا

نے چور کے ذبح کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الوالد صاحب حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن حبیب نے رافعہ سے عزہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہا رہے اور (جانور) کو ذبح کرنے والے (اس پر) اس کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی دہر سے تھیں تباؤں کا، دانت تو بڑی ہے، اور ناخن جیشیوں کی پھیری ہے۔ اور حدیث کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پیچھے والے نے (جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضرت نے انھیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے۔ پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے؛ رافعہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبید اللہ انصاری نے خبر دی، انھیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے دادا رافع بن حبیب نے رافعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ بکریاں بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتی ہیں اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی سبق راہ ہر جائے ذبح کہ طالب لذت ہو، اور ذبح کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے ۴

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور ہے۔

أُحِلَّ بِعِيدِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ
عَيْدَ بَايَعٍ وَكَأَعَادٍ
فَاللَّهُ عَفْوٌ
رَحِيمٌ

کتاب الاضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵

باب ۳۲۷ سُنَّةُ اَذَى ضَحِيَّةٍ - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
هِيَ سُنَّةٌ وَاعْتَدَوْا ۝

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَدَائِ
رَهِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنْ أَدَلَّ مَا بَيَّدُ أَيْمٍ فَإِذَا هَذَا
فَضَلْتُمْ ثُمَّ نَزَجْتُمْ فَتَنَحَّزُوا مِنْ قَعْلِكُمْ فَقَدْ
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ مَا كُنَّا هُوَ
لَحْمٌ فَتَأَمَّلْهُ يَدُ هَلِيبٍ كَيْفَ مِنَ النَّسْلِ فِي شَيْءٍ
فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ فَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ
إِنَّ عِنْدِي خَبْرًا عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا جُنَحَا وَلَنْ
تُجْبِرُنِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - قَالَ مُطَرِّفٌ
عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
شَحْمٌ شُكُّهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ
الْمُسْلِمِينَ ۝

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَأَتَى ذَبْحَ لَيْتِهِمْ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
شَحْمٌ شُكُّهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۝

باب ۳۲۸ قِيمَةُ اذِ مَامِ اِلَا ضَاحِي بَيْنَ النَّاسِ ۝

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مندرجہ حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے ان سے شعبی نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہرگی جو اس نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن یار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر لیا تھا، اور عیسیٰ کی کمر سے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکر ہے (کیا اس کی قربانی ابتداء بعد کروں) آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا بطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جائز ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانوروں میں تقسیم کرتا ہے

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
أَمَحَا يَدُ حَتَّابٍ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ حَبْدَةً
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ حَبْدَةً
قَالَ: صَحَّ بِهَا

باب ۳۲۹ الرَّاحِلَةُ لِلْمَسَاكِينِ وَالنِّسَاءِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا وَصَارَتْ سُرُوفَ قَبْلِ أَنْ تَدْخُلَ
مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَنْفَيْتِ؟
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَثَبُهُ
اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَوَّلِ قَلْبِي مَا يَقْبَلُنِي الْخَاجِرُ
غَيْرُ أَنْ لَا تَطْلُقُنِي يَا لَبِئْتَ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِثْنَى
أُمَيْتٍ يَكْحِمُ بَنِي فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ فَالْتَوَا صَنِيعِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسٍ دَاجِمٍ بِالْبُقْعَةِ

باب ۳۳۰ مَا يَشْتَبِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَفَدُ بْنُ خَبْرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ
أَبِي بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ
مَنْ كَانَ ذَبْحُ قَبْلِ الصَّلَاةِ طَعِيمًا فَقَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يُشْتَبَى
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَاةً وَعِنْدِي حَبْدَةٌ
خَيْرٌ مِمَّنْ شَا قِي لَحْمٍ فَرَحَّمَنِي فِي ذَلِكَ
فَلَمْ أَذْرِ أَيْ بَكَعْتُ الرَّخْصَةَ مِنْ مَرَاةٍ أَمْ لَمْ
لَحْدَ أَنْكَلَفَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَمَشِينَ
فَنَجَّحَهُمَا وَفَاقَمَ النَّاسُ إِلَى عُنْتِهِمْ فَتَوَشَّعُوا هَاؤُلَاءِ

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،
کوئی کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقبہ رضی اللہ
عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا وہ آپ نے بیان کیا کہ اس پر میں
نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے، آنحضرت
نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرو۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کوئی کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیان تشریف دئے تھے حجۃ اوداع
کے موقع پر آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حاضر ہو گئی
تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ کیا بات
ہے۔ کیا تھیں حسین کا خون آنے لگا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی نقدیر میں
لکھ دیا ہے۔ تم خاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو صرف بیت اللہ کا طواف
نہ کرو۔ پھر جب ہم مینے میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن علیہ نے خبر دی، انھیں
ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو
کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی
ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال
سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو
آنحضرت نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت ایک
سال سے کم کے بچے کی قربانی کی، دوسروں کو بھی ہے یا نہیں، پھر آنحضرت
میں ٹھہرنے کی طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ فَتَجَزَّ عَوْهَا :

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي اَبِي نَكْرَةَ عَنْ
اَبِي مُبَكَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ اَبِي اَبِي نَكْرَةَ عَنْ اَبِي
دَسْلَمَةَ قَالَ اَلَا تَرَى مَا كَانَ اِسْتَدْرَاكَ كَهَيْئَةِ بَابٍ
خَلَقَ اللَّهُ اِسْمَ لُوطٍ وَالْاَسْمَاءُ مِنَ السَّنَةِ اَمَّا عَشَرَ
شَهْرًا مِمَّا اُسْرُ نَبِيٍّ حُرْمٌ ثَلَاثٌ مِثْوَالِيَا
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبُ مَضِيٍّ الَّذِي
بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ اَمَّا شَهْرُ هَذَا فَاَمَّا اَمَّا وَ
رَسُولُهُ اَعْلَهُ فَسَكَتَ حَتَّى طَلَبْنَا اَقْلَهُ سَيْسِيْمِهِ
بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ : اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلَى ،
قَالَ : اَيُّ يَكْبُدُ هَذَا ؟ قُلْنَا اَللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَهُ فَسَكَتَ
حَتَّى طَلَبْنَا اَقْلَهُ سَيْسِيْمِهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ ، قَالَ :
اَلَيْسَ النَّبِيُّ ؟ قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَاَيُّ يَكْبُدُ هَذَا ؟ قُلْنَا
اِسْمُهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَهُ ، فَسَكَتَ حَتَّى طَلَبْنَا اَقْلَهُ
سَيْسِيْمِهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ ، قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ
قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَاَيُّ مَاءٍ كَرَّ وَامْوَالُكُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَاحْسِبُهُ قَالَ وَاعْزَاؤُكُمْ
عَلَيْكُمْ خَدَامٌ كَرَّ مَتَرٌ يَوْمَ يَكْبُدُ هَذَا
بِكَبْدِكُمْ هَذَا اَيَّ شَهْرٍ كَبَدْتُمْ هَذَا ؟
سَأَلْتُمْ عَنْكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ
اَلَا تَرَى مَا تَرَجَعُوا بَعْدِي فَتَلَا لَا يَنْتَرِبُ
بَعْضُكُمْ وَقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ
الْغَايِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَنِ يَبْلُغُهُ اَنْ يَكُونَ
اَوْحَى لَمْ مِنْ بَعْضٍ مَنِ سَمِعَهُ وَكَانَ
مُحَمَّدًا اِذَا ذَكَرْتُمْ قَالَ ، هَذَا اَلِشَّاهِدُ مَتَى
اَللَّهُ مَكْنِيَّ وَسَلَّمَهُ ثُمَّ قَالَ : اَلَا هَلْ تَكُنْتُ
اَلَا هَلْ تَكُنْتُ ؟

انہی تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرہ کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابی ب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان
سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ پھر کہ اسی حالت
پر آگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا
کئے تھے۔ سال بارہ مہینے کا ہے، ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر
ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب۔ معزز جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں پڑتا ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے
عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ ذبحہ جانتے ہیں، آنحضرتؐ خاموش ہو گئے۔ ہم
نے سمجھا کہ شاید آنحضرتؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ
ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا، یہ کون شہر ہے؟
ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ ہر ہے۔ پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے
اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا
کہ یہ مدینہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت
فرمایا، دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم
ہے۔ آنحضرتؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجزئ کریں گے،
لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں
نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال محمد بن سیرین نے بیان
کیا کہ مرثیہ خیال ہے کہ ابن ابی بکرہ نے ایہ بھی کہا کہ ”اور تمہاری عزت تم پر،
راہب کی دوسرے پر اس طرح با حرمت میں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے
اس شہر میں اور اس مہینہ میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس
وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔
میرے بعد گواہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ناں
جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ
جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے ہوں
جو اسے سن رہے ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سچ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو
جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)۔

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ اودہ جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقہ نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور خرید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک والے دو میزھول کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فرسہ تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم دین منورہ میں قربانی کو فرما کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو میزھول کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو میزھول کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالو اب محمد بن بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکرے میزھول کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ماتھے سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں آپ نے انھیں تقسیم کیا، پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ نکال لیا، تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، اہل حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرو۔

باب ۳۳۳۔ الذَّاحِجِي وَالْمَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى :

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنَحِّرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْبِي مَنَحَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُخْرِجُ :

باب ۳۳۳۔ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِشِينَ أَحْذَرَيْنِ وَحِينَ كَرَفَ سَعِيدَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَسْمِعُ الْأَنْصَجِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْمِعُونَ :

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَيِّقُ يَكْبِشَيْنِ وَأَنَا أَضَيِّقُ يَكْبِشَيْنِ :

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَبَحَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَحْذَرَيْنِ أَصْلَحَيْنِ فَنَدَّ بِحَمَاهُمَا بَيْدًا : ثَابَعَهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاكِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ :

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخَلْبَرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا يُقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ مِنْهَا يَا فَيْعَى عَنُودُ : فَذَكَرَهُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضُجَّجَ أَنْتَ بِهِ :

بجائے کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ابوب
نے ان سے محمد بن ابی اسحق رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اؤ
(اس روایت میں) بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی بچہ یا

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ماتھے سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چکر بڑے مینڈھوں کی قربانی کی، میں
نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ
اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپؐ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ماتھے
سے ذبح کیا۔

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی مباحہ کی۔ ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ
اپنے ماتھے ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ تمام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟
میں نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا: زائد اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں
لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیل کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا
طواف کرو۔ اور آنحضرتؐ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہا کہ مجھے زید بن جری، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے یزید بن عازب
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا
تھے، خطیب میں آپؐ نے فرمایا: آج کے دن کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے، پھر
واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن
جس نے عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گشت ہے جسے اس
نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ

مَحْمَدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَّا
حَدَّثَنَا - ۳۳۵ -

بَابُ ۳۳۵ مِنْ ذَبْحِ الْأَمْنَاءِ بِيَدِهِ ۴

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْنَا
وَأَضْبَعًا قَدْ مَلَ عَلَى صَفَاحَيْهِمَا نِسْبَتَهُ
وَبَكَبَرُ فَنَذَرَ بِحَمَاهَا

بِيَدِهِ ۴

بَابُ ۳۳۶ مِنْ ذَبْحِ مَيْتَةٍ غَيْرِهِ وَأَمَّا
رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي مَذْنَبِهِ وَأَمَّا
أَبُو مُوسَى بَنَاتُهُ أَنْ تَصَحَّحِينَ
بِأَيْدِي نِسَبَتِهِ ۴

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ
وَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَفٌ
وَأَمَّا أَجَلِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسَتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ،
قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَنْ يَضْبَعْنَ مَا
بِمَعْنَى الْحَاجِّ فَيُرَانَّ لَا تَطْرُقُ فِي الْبَيْتِ وَهَذَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِمْ بِالْبَقَرَةِ ۴

بَابُ ۳۳۷ الذَّحْبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۴

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ الْمُهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كَانَ أَخْبَرَ فِي رُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ
السَّيِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِّأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا
أَنْ تَصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَتَنْصَرِفَ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ
أَهَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرْنَا حَتَّى حَوَّلْنَاهُ يَدَهُ
بِرَأْسِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسَكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو مُرَّةَ ۴

عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔
البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری
سے بہتر ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن
تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹا یا۔

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے الیوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو
وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک مجاہد اٹھے اور عرض کی اس دن گوشت
کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر
کیا جیسے آنحضرتؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امیر سے
پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریاں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضرتؐ
نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، مگر یہ اجازت
دوسروں کو بھی ممتیٰ نہیں۔ پھر آنحضرتؐ دو میزبوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ
کی ماریجی کر انھیں آنحضرتؐ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوتے
اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان
سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے حذوب بن سفیان بنی رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ
کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث
بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غازی طہی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھتا
ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بنا تا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ
کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نبار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ!
میں نے تو قربانی کر لی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے
قبل از وقت ہی کر لیا ہے۔ انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا
ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں یا آنحضرتؐ

يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُمَسِّي وَ
عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَبَاةٍ
فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَاهَا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ
تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ:

بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ:

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا الْيَوْمَ مِثْلُ
فِيهِ اللَّهُمَّ وَذَكَرَ مِنْ حَيْدٍ أَيْمٍ فَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاةً وَاعِيَةً
حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرُخَصَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَعَتْ
الرُّخْصَةُ أَهْرَاسَهُمْ أَمْ كَفَّ إِلَى كَبِشَيْنِ بَيْنِي
فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ أَكْفَأَ النَّاسُ إِلَى غَنِيْمَةٍ
فَذَبَحُوهَا:

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ
بُرَيْقٍ سَمِعْتُ حَنْدُبَةَ بْنَ سَفْيَانَ الْبَجَلِيَّ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَاهَا
أَوْ دَرَسَ مِنْ لَحْمٍ مِثْلَ بَرْدٍ فَمِثْلُ بَرْدٍ:

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَابِرِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا فَلَا
يَذِيقُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَنَامَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نُبَاةٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ خَلَقْتُهُ
قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ
مُسْتَبَاةٍ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ، فَحَدَّثَنَا

نے فرمایا کہ کروا لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چپکے سے منڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور انھوں نے اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چپکے سے منڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عن کی ام المؤمنین، اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گھنے میں (نشانی کے طور پر) تلامذہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے کہ جب تک حاجی اپنا احرام رکھ لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے ام المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر اسے کا اواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قتادے باندھتی تھی انھوں نے اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک انھوں نے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے حرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲۔ قربانی کا کتھا گوشت کھایا جائے اور کتھا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

تحدیثی عن احمد بن عبد اللہ: قال عابروہی خیر من سبککثیرہ

باب ۳۳۹۔ وضع القدم علی صلیح الذبیحۃ

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَاتَا حَدَّثَنَا أَنَسٌ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْحِشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفِيحًا وَمَا وَدَّ أَنْ يَجْعَلَهَا بَيْدًا

باب ۳۴۰۔ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ثَنَادٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبْشَيْنِ أَمْحِشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذُبَحَهُمَا بَيْدًا وَسَمِعْتُ ذَكْبَهُ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَا جِهَتِهِ

باب ۳۴۱۔ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيٍ لِيُدْرَجَ لَحْدُ حُرْمٍ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَقْبَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لَعَلَّكَ تَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيُجْلِسُ فِي الْمَعْبِدِ فَيُؤْمِنُ أَنْ تَقْلُدَا هَدْيَهُ فَلَا يَذَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ حُرْمًا حَتَّى يَجِلَّ النَّاسُ: قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَعَنَّا كُنْتُ أَقْتُلُ فَلَا تَدَّ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنَّا حَلًّا لِيَرْجِعَ إلَى أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

باب ۳۴۲۔ مَا يَوْكَلُ مِنَ حُرْمِ الْأَصْحَابِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

کی کہ گھر ورنے بیان کیا، انھیں عطا دے خبر دی۔ انھوں نے عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ رجبائے محرم الافاضی کے لحوم الصغریٰ کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن جناب نے خبر دی انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے قرآپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹا دو، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقحادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ مال کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے، میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے جو حکم بدل گیا ہے اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

۵۳۲۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا، دو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں، آنحضرت نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور حاجی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ جو حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جانتے والا ہے۔

قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُجْرَةِ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ قَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لِحُجْرَةِ الْحُدَايِ:

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ جُنَابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا مَقْدَامَ النَّبِيِّ لَحْمٌ قَالَ وَ هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَعَايَا فَقَالَ أَجْرُهُمْ أَذَوْقُهُ قَالَ لَسْتُ وَخَرَجْتُ حَتَّى أَتِيَ أَخِي أَبَا ثَنَا دَعَا دَكَانَ أَحَاكُمَ لِمَتِهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَنَذَرَ كَرْتٌ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدُحَاتٍ

بَعْدَكَ
أَمْرِي:

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِيحُ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ فِي مَنِيِّهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُثَلَّثًا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ فَأَتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلُوا كَمَا قَعَلُوا عَامَ الْمَضِيِّ قَالَ كُلُّوْا وَاطْعِمُوا وَادْخُرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَأْتِيَسُ جَمْعُهُ فَأَمَرْتُ أَنْ يُعِينُوا فِيهَا:

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الصَّحَابَةُ كُنَّا نَمْلِكُ مِنْهُمَا فَتَقْدُمُ بِهِمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كُلُوا الرِّثْلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَكُنْتُمْ يَغْرِضِيَةً، وَلَكِنْ أَمَّا أَذْذُ الطَّعِيمِ مِنْهُ دَانَهُ اللَّهُ أَعْلَمُ:

۵۳۴- حَدَّثَنَا جَابَانُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَدَنِي يَوْمَئِذٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَسْنَهٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْعَمِيدَ يَوْمَ الرَّاحِ مَخْرَجِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خُفَاكُمُ عَنْ صِيَامِ هَذِهِ الْعِيْدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمٌ فِيهِ لَكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمُهُمَا لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ تُسَكِّكُهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَتْ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ اجْتَمَعَ نَكْرٌ فِيهِ عِيْدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحَوْرَ تُسَكِّكُهُ ذُوْقٌ ثَلَاثٌ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ يَخْوَعُ ۝

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَمْثَالِ ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْقُذُ مِنَ مَيِّتٍ مِنْ أَجْلِ الْحَوْرِ الْحَمْدُ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاشراب

بَابُ ۳۲ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴- ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہ کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازھر کے مولا ابو عبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بصرہ کے دن عربین خطاب صنی اللہ عنہ کے ساتھ عید کا میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا مختاری قربانی کا دن ہے، ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عید کا میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے، دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالیٰ میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور معجز کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جاسکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور جو عمر نے زہری کے واسطے سے لوران سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انھیں مسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ منیٰ سے کوچ کرتے وقت رومی زبیر کے موعظ سے کھاتے تھے، کیونکہ آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

مشروبات

۲۴۳- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلا مشرب شراب اجوا، مبت اور

پانے لگے تھے، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو،
تا کہ تم صلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو
آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابوبکر بن
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی
گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر الیسا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے
پیش کئے گئے۔ آنحضرت نے انھیں دیکھا پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا،
اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں میں جس نے آپ
کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی
امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الحارث، عثمان بن عمر اور زہری نے
زہری کے واسطے سے کی۔

۵۳۸۔ ہم سے سلم بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے
سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں
سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی،
شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہوجائیں گی۔ توبہ یہاں تک
پہنچے گی کہ چاس چاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابوبکر بن
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن باقی رہے
ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن
باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد الملک
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَالْأَصَابُ وَالْأَمْرُ لَا مَرْجُءَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَاجْتَنِبُوا لَعَنَ لَكُمْ تَفْلَحُونَ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أُمِّ بَكْرَةَ مَاتَتْ
عَنْ تَأْخِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرُ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ يُلَيِّقُ بَقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ
لَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جَبْرِيلُ أَخَذَ
بِلَا إِلَهَ إِلَّا هَذَا لِيَفْطُرَ لَكَ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
عَوْنَتُ أُمَّتِكَ تَابِعَهُ مُعَمَّرٌ وَابْنُ الْحَادِ
وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا لَا يَجِدُ فِيهِ غَيْرِي قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ
الزَّنا وَتَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ التَّحَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى
يَكُونَ لِكُلِّ نِسَاءٍ قِيَمَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَاجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
يَشْرَبُ الْخَمْرَ جَنْبَيْنِ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
لِلسَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھارے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ ٹوٹ رہے ہونے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب عبد ربیع بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بن ابی نضر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی عام استعمال کی شراب کچی اور پختی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے مالک! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گدھڑوں اور خجواؤ شراب (غمرادہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امی ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شراب کی حرمت سے پہلے کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب ملا رہا تھا کہ ایک آنے ملنے لگا کہ اگر تیار کیا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

۵۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَكْرُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ دَهْشَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرًا أَنَّهُ يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهَبُ مُهَبَّةَ ذَاتِ شَرِّ فَيُزْفِعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَصَابَرَهُمْ ذِيهَا حِينَ يَنْتَصِبُهَا وَهُوَ مُوَدِّعٌ

باب ۳۴۴۔ الْخَمْرُ مِنَ الْعَنْبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِيعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ بَحَرَمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا يُجَدُّ مَكِينِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرٌ إِلَّا عَنَابُ الْأَحْلِيلِ، وَغَامَةٌ خَمِيرًا الْبُسْرُ وَالْتِيَابُ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! أَنْزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: الْوَنَبِ وَالْأَثْمَرِ وَالْعَسَلِ وَالْخِطِّ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَا مَرَّ الْعَقْلَ

باب ۳۴۵۔ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّعْرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْتَفِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَآبَا طَلْحَةَ وَآبِي بَنِي كَعْبٍ مِنْ فَضِيلٍ زُهَوٍ وَشُرْبِ نَجَاءَهُمْ ابْتِ قَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَلَعَنَ قَوْمًا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ

سَعِیْتُ اَسْنَا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْعِيَهُمْ
الْخَمْرُ عَنْهُمْ وَاَنَا اَصْفَرُهُمْ - اَلْفُطْبِيْنَةُ فَقِيلَ
حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اَلْكَفُّمَا فَلَكَفَّا نَا، قُلْتُ لِيْنِ
مَا شَرَبْتُمْ؟ قَالَ سَاطِبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ
بْنِ اَسْنٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَلَمَّا يَكُوْنُ اَسْنٌ
وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَسْنًا يَقُوْلُ
كَانَتْ خَمْرُهُمْ

تَوْ مَسِيْنٌ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
يُوْسُفُ بْنُ مَعِيْنٍ الْجَبَلِيّ قَالَ سَعِیْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَقِيْبٍ رَضِيَ
قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ
الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ تَوْ مَسِيْنُ الْبُسْرِ وَالْشُمْرُ

۳۴۶۔ بِالْبُسْرِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبَيْتُ
وَقَالَ مَعْنٍ سَأَلْتُ مَالِيْكَ ابْنَ اَسْنٍ عَنْ الْفُطْبِ
فَقَالَ اِذَا لَحْدَ بَيْتِكَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ
الدَّرَّاءِ اَوْ رَوَيْ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا لَا يَسْكُرُ
لَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِيْكَ
عَنِ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبَيْتِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ بَيْتُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْعِيْنِ يَشْرَبُوْنَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ
فَهُوَ حَرَامٌ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسْنٌ مِنْ مَالِيْكَ
اَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الْبُيُوتِ
وَلَا فِي الْمَرْمَتِ، وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَخْبِي مَعَهَا الْخَمْرَ وَالْمَقِيْرَ

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ ایک قبیلہ بن کھڑا میں اپنے چچاؤڈل کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب
سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ان حضرات نے فرمایا کہ اب بھینک
دو، چچا بچہ نے شراب بھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس
چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی، ابو ہریرہ
انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہو سکتی تھی تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار
نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب

۵۴۵۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف
ابو عشر الہمدانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے
بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور سبز کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۴۶۔ شہد کی شراب "اسے" جمع کہتے تھے۔ اور معن
بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فُطْبُحُ" ذکر کشمش
سے تیار کی جاتی تھی، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آورہ
ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدرداء روای نے بیان کیا کہ ہم نے
اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آورہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق سوال
کیا گیا، پھر مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور میں اس کا عام ادواج تھا، انھوں نے
نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آورہ ہو وہ حرام ہے، اور زہری سے روایت ہے کہ اب
مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ "وہلو" اور "مرفق" میں نیز میٹھا مشروب (شراب) یا کرو۔ اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ اس کے ساتھ "حتم" اور "نفیر" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ
الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ :

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُفِّلَتْ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا لَيْتَ قَدْ نَزَلَ
خَمْرُيَا الْخَمْرُ وَهِيَ مِنْ خُمُسَةِ أَشْيَاءَ: الْغِنْبُ وَ
الْتَمَرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَصَلُ، وَالْخَمْرُ مَا
خَامَرَ الْعَقْلَ. وَوَلَدْتُ وَوَدْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّ يَغَارٍ فَنَاحَتْهُ يَجْعُدُ إِلَيْنَا عَهْدًا
الْحَبْدُ وَالْكَلاَلَةُ وَأَجَوَابُ مِنَ الْأَبَابِ الْيَمَانِ قَالَ ثَلَاثُ
يَا أَبَا عُمَرَ وَنَعْنَى خُمُسُهُمُ بِالْمَثَلِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ ذَلِكَ لَهُ لَيْتَ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ
وَقَالَ حَبَابُ بْنُ مَحَادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْغِنْبِ الزَّبْيَبُ :
۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّفِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ
قَالَ: الْخَمْرُ لَيْسَتْ مِنْ خُمُسَةِ مِنَ الزَّبْيَبِ وَالْتَمَرِ وَ
الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَصَلِ :

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ
تُسَمَّى بِغَيْرِ اسْمِهِ : وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ بَزِيدٍ بَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَتَيْبٍ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَتَيْبٍ الْأَشْعَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ
الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ الْبَيْتُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي
أَقْوَامٌ يَسْتَعْلُونَ الْخَمْرَ وَالْخَمْرُ وَالْخَمْرُ
وَالْمَعَارِفُ وَلَيَكُونَنَّ أَقْوَامٌ أَلَى حَنْبٍ عَلَيْهِ
يُدْرِمُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَمْ يَأْتِيَهُمْ فَيَنْبِي

۳۴۸۔ اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو غمزد کر
دے وہ "خمر" (شراب) ہے۔

۵۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجاؤ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حیان التمیمی نے، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے حدیث بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے
ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے منع تھی،
انگور سے، کھجور سے، گہیوں، جو اور شہد سے اور "قمر" (شراب) وہ ہے
جو عقل کو غمزد کر دے۔ اور تین مسائل ایسے میں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واداکا ترکہ
کلالہ اور سورہ کے چند مسائل، ابو حیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابو عمر
ایک مشروب سندھ میں مایول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،
اور حجاب سے حماد کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے "انگور" کے
بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عبد الرحمن بن ابی السفر نے ان سے شعبہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی کشمش، کھجور، گہیوں
جو اور شہد۔

۳۴۸۔ اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل
کر لے حلال کر لے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ
بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث
بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الرحمن بن قنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عامر
یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے،
انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
گے۔ حموزنا، رشیم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنائیں گے
اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرواہے ان کے مویشی
صبح و شام لائیں گے، ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت

نے کہا ہے کہ تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ملاک کر دے گا۔ پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بند اور سوز کی صورت میں مسخ کر دے گا۔
۳۴۹۔ برتنوں اور پیچھے کے پاپوں میں بنید بنانا۔

۵۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہازم نے بیان کیا کہ میں نے سہیل رضی اللہ عنہ سے سند انھوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بوری بھی کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ نئی ولہن تھیں سہیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تھیں محلوں میں، انھوں نے آنحضرتؐ کو کیا بلایا تھا، آنحضرتؐ کے لیے انھوں نے پیچھے کے پاپوں میں رات کے وقت کھجور جھکڑی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)
۳۵۰۔ ممانعت کے چند محرم برتنوں کے استعمال کی نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ البراحم زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سالم نے اور ان سے جابر بن ابی اسلمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی جن میں شراب بنی تھی ممانعت کر دی تھی، پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن ابی الجعد نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے یہی حدیث،

۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔

۵۵۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن ابی مسلم اسول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی ممانعت کی تو آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

الْفَقِيرَ لِجَاهِدَةٍ فَيَقُولُوا اَسْرَحِ النَّبَا عَدَا
فَيَسْتَبْشِرُونَ اِنَّهُمْ يَفْقَهُوا الْعِلْمَ وَيَسْتَبْشِرُونَ اَخْرَجَ
قَدْرَةً وَخَمَارًا زَيْدًا فِي يَوْمٍ اَفْيَا مَتَا

۳۴۹۔ الْاَنْبِيَاءُ فِي الْاَذْيَةِ وَالْقُدْرَةِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ قَدْ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْمِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادِيَهُمْ
وَهِيَ الْعَصَا قَالَتْ أَتَى سَادُونَ مَا سَفَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْقَعْتُ لَهُ تَحْرَاتٍ مِنَ
النَّيْلِ فِي ثَوْبِي

۳۵۰۔ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْاَذْيَةِ وَالْقُدْرَةِ وَفِي ثَوْبِي
۵۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ السَّيِّدِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: نَبِيٌّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقُرُوفِ
فَقَالَتْ اَلَا نَصَا لَنَا لَمَّا كَانَتْ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا
وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
بِهَذَا

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِهَذَا
وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْاَذْيَةِ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَصَحَّحَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْسَ كُلِّ

اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے گوشہ گردوں نے "سفیان" (مشک) کے بجائے "اوعیہ" (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے (تفسیر مصنف)

میسر نہیں ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے گھر کے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ اس میں روت و تار کوں جیسی ایک چیز لگا ہوا نہ ہو۔

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے کہی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید تمیمی نے ان سے حارث بن مسدد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباہ اور مرقت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے یہی حدیث۔

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے ان سے ابوسعید نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ کھور کا میٹھا شربت بنا کر دیا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ہم اہل خانہ کو دباہ اور مرقت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابوسعید تمیمی نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے گھر کے اور حکم کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیادہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶۔ ہم سے مسدد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھرے سے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھڑوں میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۱۔ کھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن مبارک بن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

الناس یحید سقاء فزحمن لھم فی البحر غیر السوقت :

۵۵۴۔ مسدد نے حدیث بیان کی عن سفیان حدیثی عن سلیمان عن ابی ابراہیم الشیبی عن الحارث بن مسدد عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباہ والمزقت :

حدثنا عثمان حدیثا جری عن الاعش یھذا :

۵۵۵۔ حدیثی عثمان حدیثا جری عن مسدد عن ابی ابراہیم قلت لاسود : هل سالت عائشة ام المومنین عما یکرہ ان یشرب ذیہ ؟ فقال نعم ، قلت یا ام المومنین عم تعی السبی منی اللہ علیہ وسلم ان یشرب ذیہ ؟ قالت نعمانی فی ذلک اھل البیت ان یشرب فی الدباہ والمزقت . قلت اما ذکرنا الخبر والختم قال انما احدثک ما سمعت احديث ما لہ اسمع ؟

۵۵۶۔ حدیثا مسدد بن اسماعیل حدیثا عن عبد الواحد حدیثا عن شعبان قال سالت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما قال : نعمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخبر الا حضرت قلت انشرب فی الدباہ حال کما :

باب فی نھی عن السمر ما لھ یسکر

۵۵۷۔ حدیثا یحییٰ بن جکیہ حدیثا عن یعقوب بن عبد الرحمن انفا رضی عن ابی حازم قال سمعت

(تفسیر صفحہ ۲۵۴) اوپر روایت صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاک کے استعمال کی کسی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی کہ شراب عربوں کی گٹھی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیچ و بن سے لکھانے کے لیے ابتداً میں زیادہ کھنکی لگائی اور وہ برتن بھی ہٹائے گئے جس کی ابتداً زہر پوری۔

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید سعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے دلیمبر کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، اس دن ان کی دہن ہی مہا نزل کی بدست کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، بتھیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور پتھر کے ایک پیالے میں بچھڑنے کے لیے رکھ دی تھی۔

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور برآمد اور ابو جعفر رضی اللہ عنہما نے (پک کر آدھا رہ جانے پر بھی) پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبیدہ اسد (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کر دوں گا۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجریہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجریہ نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے

شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ فَكَانَتْ امْرَأَةٌ خَادِمَهُمْ تَوَيْمِيذٌ وَحَمِي الْعُرْدُسُ فَقَالَتْ: مَاذَا تَرُونَّ مَا أَتَقَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَتَقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِهِ؟

۳۵۲۔ بَا ذَقْ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُشْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَمَا أَيْ عُمُرُ أَبُو عُبَيْدَةَ دُمُخَاذُ الْأَشْرِبِ الطَّلَاغِ عَلَى الثَّلَاثِ وَأَشْرِبِ الْبَدَاءِ وَأَبُو حَبِيفَةَ عَلَى الْبَصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرِبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا وَفَالِ عُمُرُ. وَحَدَّثَ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَجُلٌ شَرَابًا وَأَنَا سَأَلْتُ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يَسْكُرُ حَدَّثَنَا سَهْلٌ:

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ ابْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقُ، فَمَا اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الْأَشْرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ كَيْسُ بْنُ عَبْدِ الْحَلَالِ الطَّيِّبُ لَا الْخَدَامُ الْخَبِيثَةُ:

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ:

۳۵۳۔ مَنْ سَأَلَ أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرُ قَالَتْ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَخْلُجَكَ

۱۔ جب کسی چھل وغیرہ کا شیرہ اٹا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی مراد ہے۔

دوسالوں کا ایک سال نہ کیا جائے

۱۵۱۴: دَامِنْ فِي

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي رَضَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَتَعَالَى قَالَ: إِنْ لَمْ يَسْقِ آبَا طَلْحَةَ وَأَبَا
دَاوُدَ وَهَمِيلَ بْنَ الْبَيْهَاتِ خَلِيفَةُ لِسَبْرِ وَتَسْبَرِ
إِذْ حَرَمَتِ الْخَمْرَ فَقَدْ فَتَحَهَا وَأَنَا سَاقِيَهُمْ فَاصْفَحْهُمْ
وَأَنَا لَعْنَةُ هَازِلِ مَيْدَةِ الْخَمْرِ - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ
الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا:

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ خَرِيجٍ أَخْبَرَنِي
عَطَاءُ بْنُ مَتَّى سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الزَّيْبِ
وَالثَّمَرِ وَالْبُسْرِ وَالزُّطْبِ:

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ أَخْبَرَنَا جَابِرُ
بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ
ثَالِثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ شَجَمَةَ بِنْتَ
الْقَمَرِ وَالزُّهَى وَالثَّمَرِ وَالزُّيْبِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُنَّ
وَأَحَدٌ يَتَخَمَّرُ عَلَى حَدِّةٍ:

۳۵۴: شَرِبَ اللَّبَنَ وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ

بَيْنَ قَوْلَيْهِ قَدْ يَمُتُّ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِنَشَارِبِينَ -

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْبُورِي بِمَكَّةَ حَلَبَيْنِ وَقَدْ جِئْتُمَا

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَمِعَ سَفْيَانَ بْنَ أَحْمَدَ
سَالِمَ أَبُو النَّضْرِ أَنَّ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى إِبْرَاهِيمَ الْفَقِيلِ
يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْمُثَنَّلِ قَالَتْ: شَرَفَ النَّاسُ فِي صَبَايَا
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَزَّةَ
فَأَسْأَلْتُ النَّبِيَّ بِأَنِّي فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ فَكَانَ سَفْيَانُ
رُجْمًا قَالَ: شَرَفَ النَّاسُ فِي صَبَايَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۵۶۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، اور
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ، ابو داؤد، ابو ہریرہ بن حبیبہ رضی
اللہ عنہم کو کچی اور کچی کھجور کی ملی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ شراب حرام کر دی گئی اور ان
نے درموجود شراب پھینک دی، میں ہی انھیں پلا رہا تھا، میں سب سے کم عمر تھا۔
ہم اسے اس وقت شراب ہی سمجھتے ہیں اور عربی عادت نے بیان کیا، ان سے
قتادہ نے حدیث بیان کی انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

۵۶۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، انھیں عطا
نے خبر دی۔ انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور کھجور (کے شیرہ) کو لور کچی اور پکی کھجور کے
غیر کو ملائے سے منع کیا تھا دیکھو کہ اس میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۲۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی،
انھیں جابر بن ابی کثیر نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے
ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت کی تھی کہ
بچہ اور بھٹی کھجور، بچہ کھجور اور کشمش کے نبذ کو ملا یا جائے بلکہ
ان میں سے ہر ایک کا نبذ الگ بنا نا چاہیے۔

۳۵۴۔ دودھ پینا، اور اسد خالی کا ارشاد "لید اور خوں کے

درمیان سے خالص دودھ پینے والوں کے لیے خوشگوار"

۵۶۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
یونس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ
اور شراب کے پیالے پیش کیے گئے۔

۵۶۴۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی، انھوں نے سفیان سے سنا،
انھیں سالم ابو النضر نے خبر دی۔ انھوں نے ام الفضل رضی اللہ عنہا کے مولا حمیر سے
سنا۔ وہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے
بیان کیا کہ عذر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں صحابہ
کو شہنشاہ اس لیے میں نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا اور آنحضرت
نے اسے پی لیا۔ بعض اوقات سفیان اس طرح حدیث بیان کرتے تھے کہ عذر کے

سنا اس کی ممانعت محض سد باب کے ذریعے طور پر ہے، دوسالوں اگر ایک میں ملا کر کھ دیئے جائیں تو جلدی خراب ہو جاتی ہیں۔

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا رسول ہے یا رسول، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطے (موصول ہے)

۵۶۵۔ ہم سے تفسیر نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک بکری اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابو حمزہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے ایک برتن میں دودھ لے کر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر بکری ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث۔

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اداستہ میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالے میں (چرواہے سے) پوچھ کر کچھ دودھ دیا۔ آنحضرت نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور مرد بن جعشم گھوڑے پر سوار تھا کہ پاس (تغاب کرتے ہوئے) پہنچ گیا، آنحضرت نے اس کے لیے بد دعا کی، آخر اس نے کہا کہ آنحضرت اس کے حق میں بد دعا کریں اور وہ واپس ہو جائے گا، آنحضرت نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸۔ ہم سے ابواللیان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُمْ فَاسْتَلْتُمُ الْيَمِي
مُ الْفَضْلُ فَإِذَا دُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ
هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

بَابُ ثَمَانٍ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي مَالٍجٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمِزَةَ بِقَدْحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ الْيَثِيبِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَزَتْهُ
وَكَلَّانَ تُعَرِّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا؟

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا فِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالٍجٍ يَذْكُرُ أَنَّ أُمَّهُ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمِزَةَ بِقَدْحٍ
مِنْ الْخَمَزِ مِنَ الْيَثِيبِ بِأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْيَثِيبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: أَلَا خَمَزْتَهُ؟ وَكَوَلَّانَ تُعَرِّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا.
وَحَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَثِيبِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْأَعْمَشَ رَوَى
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْدِمَ الْيَثِيبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَدْرُونًا
يَذْأَجُ وَقَدْ عَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَى اللَّهُ عَنْهُ: فَكُنْتُ
كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدْحٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَضِيتُ.
وَأَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ فَذَاعَ عَلَيْهِ فَلَطَبَ
الْبُيُوتُ مَوْتَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ دَانَ يَرْجِعُ فَعَلَّ
الْيَثِيبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو السَّيِّدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دلوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دلوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو زمانا کلاس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

۵۶۹ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے اور اسی نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کھلی کی اور فرمایا کہ اس میں چمکا کر پیو اور ابیہم بن لہان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو طاہری نہریں اور دو باطنی، طاہری نہریں تو بیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا میں نے وہ پیالیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اوجھاری امت نے فخرت کو پایا۔ حسنات، سعید اور ہم نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن معصور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیر جاو کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عود پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم برگزینکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کر دو جو تمھیں عزیز ہو،“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اپنی مال خرچ کر دی لیکن کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کر دو جو تمھیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نِعْمَ الصَّدَقَةُ الْبَيْعَةُ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّبِيءُ مِنْحَةً تَعْدُو دِيَارَنَا وَمَنَازِلَنَا بِأَحْرَبَ

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَقْنَعَمًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسًّا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيتُ الْإِسْبَاطَ إِذَا رَوَّجَتْهُ أَهْلُ بَرٍّ: فَهِيَ ابْنُ طَاهِرَانَ وَفَخْرَانَ بَاطِنًا، وَأَمَّا السَّطَاحُ ابْنُ الْبَيْتِ وَالصَّامَاتُ، وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَفَخْرَانُ فِي الْحَبَّةِ فَأَبْيَتْ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الْبَيْتَ فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَخَبِلْتُ لِي أَصَبْتُ الْفُطْرَةَ أَنْتَ وَأَمْتُكَ: قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَاشِمٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَخْضَارِ خَمْرٌ وَكَوْمِذٌ كَرْمُؤَالَةُ أَقْدَاحٍ

۳۵۵ - اسْتِعْذَابُ الْمَسَاكِينِ

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو حَلَفَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ غَنَى، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاوٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا تَرَكْتُ تَأْتِي الْبَرْخَةَ تَنْفَقُوا مِمَّا يَجِبُونَ قَامَ أَبُو حَلَفَةَ: فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَنْ تَأْتُوا الْبَرْخَةَ تَنْفَقُوا مِمَّا

يَحْبُونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَا لِي إِلَى مَيْمِرَةَ مَا رَأَيْتُهَا مَدَّةً فَتَهُ
لَهُ أَرْجُو بِهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضْعُهَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِخْ ذَلِكَ مَا لَمْ رَأَيْتُهَا أَوْ رَأَيْتُهَا سُدَّتْ عَيْنُ اللَّهِ
وَعِنْدَ سَمْعِي مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا
فِي الْأَفْرِجِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَفَسَسَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَفْرِجِيهِ وَفِي
مِخْ عَيْنِهِ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى
رَأَيْتُهَا ۝

باب شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنِّسَاءِ

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآقَى دَارَهُ فَكَلِمَتُ شَاةٍ فَشَبَّ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُكْرِ فَتَنَادَى الْعَدَاءُ
فَشَرِبَ وَعَنْ يَسِيرَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ عَدَاةٌ فَاعْتَلَى
الْعَدَاةُ فَضَلَّه فَمَرَّ قَالَ الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ ۝

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
عَدَاةً فَلْيَكْرَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ
صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَانَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَتَاةٍ فَإِنَّ
كَرْمَنَا قَالَ كَلَّا الرَّجُلُ يَحْتَوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَيْنِي مَاءٌ بَانَ بَيْتُ
فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرَبِيِّ قَالَ فَا نْطَلَقَ يَهْمًا فَسَكَبَ
فِي قَتَاجٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ وَكَانَ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ
الَّذِي جَاءَ مَعَهُ ۝

عزیز پر حار کا باغ ہے اور وہ اشتر کے دستہ میں مدتہ ہے، اس کا ثواب
اجر میں اشتر کے بیان پاسنے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ
جہاں اسے مناسب خیال فرمائی خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا اس کے بجائے آپ نے
"رایح" (یا کے ساتھ فرمایا، راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا راؤ اخضر
نے ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ
تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی
کروں گا یا رسول اللہ! پھر آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے
لڑکوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے "رایح" کہا۔

۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۴۱ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک فرمایا
عزیز نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور
آنحضرت آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ اس نے بکری کا دودھ
نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضرت کو پیش کیا آنحضرت نے پیالہ لے
کر پیا۔ آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دہش طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ
تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو درائیں طرف سے چلنی چاہیے
۵۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے
اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ
کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک
رفیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارے
یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکوہ میں رکھا ہو (تو یہی پلاؤ) دودھ ہم منہ لگا
کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحبِ رحم کے یہاں
آنحضرت تشریف لے گئے تھے، اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان
کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے
آپ پھر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ
لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک بیابان میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری
کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے اسے پی لیا۔ اس کے جواب کے رفیق نے پیا۔

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہری اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے اس عصر میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہر پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے عامر احول نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵ شرب الخنوار والغسل وقال الزهري: لا يجزئ شرب بول الناس ليشدة كُنُولُ رَحْمَةِ رَحِمٍ. قال الله تعالى: أَجَلُ شَكْوِ الطَّيِّبِ. وقال ابن مسعود: فِي الشَّكْرِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كَرِهَ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّهُ الْخَنَوَارَ وَالْغُسْلَ

باب ۳۵ الشرب قائما

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا مَكْرَهُهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمَا سَأَلْتُ مُوسَى فَعَلْتُ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ مَسْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ فِي حَوَاجِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّ يَدَيْهِ وَذَكَرَ سَمَاءَهُ دَسَّ جُلْبِيهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّاهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ السَّجْعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَعْفَرَانٍ

باب ۳۵۹ من شرب وهو واقف على بعيره:

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا إِذَا سَلَتْ إِلَى ابْنَتِي مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّجَ لَبَنٌ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةً عَرَفَةَ مَا حَذَا بِسَدَا

مَشْرِبَةً:

باب ۳۶۰ الذَّيْنِ فَإِلَّا يَمِينَ فِي الشَّرْبِ:

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنَ قَدِ امْتَشَبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَافِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِيَّ وَقَالَ: أَلَا تَرَى الذَّيْنِ؟

باب ۳۶۱ مَنْ يَسْتَأْذِنُ السُّحُلَ مِنْ

عَنْ يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ

الْكَاكِبَ:

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ ابْنِ دَلْيَازٍ عَنْ سَمْعِلَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِثْرَ ابْنِ فَشْرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ خَلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْكَاشِيَةُ فَقَالَ لِلْخَلَامِ: أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أُطْعِمَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْخَلَامُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوذِرُكَ بِمِصْرِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِيدَةٍ:

باب ۳۶۲ الشَّرْبُ فِي الْخَوْصِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَتِي مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۴۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدانِ عرفین میں پھرنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آل حضور (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطے سے ”پاپے اونٹ پر“ کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۳۶۰۔ پیئیں دایہنی طرف سے دودھ چٹا چاہیے

۵۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضرتؐ کے دایہنی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضرتؐ نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دودھ دائیں طرف سے چٹنا چاہیے۔

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی

کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی دایہنی طرف بیٹھ بڑے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضرتؐ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضرتؐ نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو درپچھ (دسے دوں) لڑکے نے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے صحابہ کے معاملہ میں کسی پریشانی نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس چھوٹے لڑکے نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۳۶۲۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے حازم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

کئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضرت اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر شاد ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ پھر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرمؐ نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت کے رفیق نے پیا۔

۳۶۳۔ بچوں کا برہنہ کی خدمت کرنا

۵۸۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ابی کے دانے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پھینک دو، چچا بچہ ہم نے پھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ بلی اور کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

۳۶۴۔ برتن ڈھکتا

۵۸۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبیدہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو اور دن دُوب جائے، تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو)، کہیں کہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دوا دے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو۔

عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ دَامَتْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُجُولُ فِي حَائِطِ لَتِهِ يَبْعَثُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَالْأَلْ كَرْمًا، وَالرَّجُلُ يُجُولُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَبْعَثُ الْمَاءَ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ نَأْطِقُ إِلَى الْعَرِيشِ فَتَكِبُ فِي كَأْسٍ مَاءٌ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِيٍّ لَهُ فَنُشِرَ بِالسَّيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الْإِثْنَيْنِ مَعَهُ

باب ۳۶۳ جَدَمَةُ الصَّغَارِ الْكِبَارِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَا مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا عَلَى الْحَيَّةِ أَسْفَلِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيلُ فَعِيلُ حُرْمَتِ الْخُمُرِ فَقَالَ الْكُفَّهَا فَلَكَفَانَا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ مَا شَرَبْتَهُمْ؟ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خُمُرُهُمْ نَحْنُ مِنْكُمْ أَسْوَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خُمُرُهُمْ

قِيَمَةُ :

باب ۳۶۴ تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ :

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا دُرُجُ عُبَادَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُحُمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتُمْ فَكُفُّوا صَبِيحًا تَكُونُ الشَّيَاطِينُ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ نَادَا وَهَبَ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ فَخَنَوْهُمْ فَأَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ وَادَّكَّرُوا أَسْمَ

اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَنُكُمْ بَابًا مَخْلُوعًا وَلَا أَذً كَرَامًا
فَرَكِبَكُمْ وَأَذْكَرَكُمْ وَأَسْمَأَكُمْ وَخَبَّرَكُمْ وَإِذْنَكُمْ فَاذْكُرُوا
أَسْمَاءَ اللَّهِ وَلَئِنْ تَعَرَّضُوا لِغَلَاظِ شَيْئٍ وَأَطْعَمُوا مَصَابِيحَكُمْ
۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
عَلَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَطْعِمُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا فَتَنَ قَوْمٌ وَعَلِقُوا الْأَبْوَابَ وَ
أَسْهَوْا النَّسَقِيَّةَ وَخَبَّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَخْبِئُوا
قَالَ وَلَوْ جِئْتُمْ بِنُحُودٍ تَعَرَّضْتُمْ عَلَيْهِ ۝

باب ۳۶۵ اخْتِنَانُ النَّسَقِيَّةِ ۝

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي دِيْنَابٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ النَّسَقِيَّةِ يَقْبَلُ أَنْ تَكْمُرُوا أَقْوَاهَا نِسَقًا
۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ اخْتِنَانِ
النَّسَقِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ هُوَ
الْقُرْبُ مِنْ أَقْوَاهُمَا ۝

باب ۳۶۶ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ السَّيْقَاءِ ۝

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْيَاءٍ
فِي صَابِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقَرْيَةِ
أَوْ السَّيْقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَخْرُجَ خَشْبَةً
فِي دَارِهِ ۝

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّيْقَاءِ ۝

کیونکہ شیطان بندہ روزے کو نہیں کھاتا اور اس کا نام لے کر اپنے مشیکڑوں کا
منہ باندھ دو۔ اس کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چھوڑا
میں رکھ کر ہی ڈھک سکے اور اپنے چراغ (سوئے سے پہلے) بجھا دو۔

۸۵۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔
مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو میرا خیال
ہے کہ کہا، خواہ کچھ ہی بھی کے ذریعہ سے ڈھک سکے جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔
۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان
کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عُثْمَةَ نے اور ان سے ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں
اختنات سے منع فرمایا، یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں دمنہ لگا کر پینے سے۔
۵۸۵۔ ہم سے محمد بن معاذ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری
انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ
نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختنات"
سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ اختنات،
منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تجھ میں
چند چھوٹی چھوٹی باتیں زبانا دو۔ جن میں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی نعت
کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو
اپنی دیوار میں کھوڑی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان
کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عکرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا

۵۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو پینے کے (برتن) میں پانی پیتے ہوئے سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجہ کرے اور اگر چھوٹا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا

ہم سے ابو حاتم اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرائل ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نامر بن عبد اللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

۳۶۹۔ سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ حلائل میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو رکاب دیا ہائی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک دیا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے لاشعہ دیا ہے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے اکھاڑ کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہیں آخرت میں ملیں گی۔

۳۷۰۔ چاندی کے برتن

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن ثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے عجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي الْبُتْنِ ۖ

باب ۳۶۷ التَّنَفُّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَمِ بِمِيْنِهِ ۖ وَإِذَا تَمَسَّ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُ بِمِيْنِهِ ۖ

باب ۳۶۸ الشَّرْبُ بِتَنَفُّسٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ ۖ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَابُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَريرةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَنَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا ۖ

باب ۳۶۹ الشَّرْبُ فِي إِنِيَةِ الذَّهَبِ ۖ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ نَاسِئَةً فَأَتَاهُ وَهَّانُ بْنُ قُضَّةٍ فَصَدَّقَهُ مَرَّةً يَوْمَ فَقَالَ إِنِّي لَكُمُ أَرْمِدٌ إِلَّا أَقْبَى تَحْبِيكُهُ يَنْتَبِهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَأُنَا عَنِ الْخُرْمِ وَالْبَيَّاحِ وَالشَّرْبِ فِي إِنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفُصْنَةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ۖ

باب ۳۷۰ إِنِيَةُ الْفُصْنَةِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کر۔ اور زرشیم و دیاسپنا کر۔ کہو یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں !

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے ناقد نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صوفی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں درد بخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی، آنحضرتؐ نے ہمیں بیماری کی ممانعت، جازے کے پیچھے چلنے، چھپکے والے جواب (ریجھک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیں، چاندی میں پینے یا فرمایا اچاندی کے برتن میں پینے، میشر زین یا کجاوہ کے اوپر زرشیم کا گدا کے استعمال اور قسمی اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں زرشیم کے دھماکے بھی استعمال ہوتے تھے، کے استعمال سے اور زرشیم، دیاسپنا اور استبرق پینے سے منع فرمایا تھا۔

۳۶۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نعز نے ان سے سالم فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ کوکل نے عرف کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبکیا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں دو دھکا ایک سپاہ پیش کیا گیا اور آنحضرتؐ نے اسے نوش فرمایا۔

۳۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل بیت میں اس پیالے میں پاؤں کا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قال فَرَجَبَانَا حَذِيقَةً وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّاهِيَةِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِيرَ وَالسِّيَّاحَ فَإِنَّهَا لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ تَاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّوْفِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِنْسَانُ يَشْرَبُ فِي إِنْاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يَجْعَلُ فِي بَطْنِهِ. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ مَقْرِنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِبَيَاذَةِ الْمِرْيَقِ وَاتِّبَاعِ الْخَبَاءِ مَرَّةٍ وَتَشْمِيتِ الْعَالِيسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَإِنْشَاءِ السَّلَامِ وَتَضْيِيقِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُتَشَمِّمِ. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاجِمِ الدَّاهِيَةِ وَشَرَابِ الشَّرَابِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ: أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ وَشَرَابِ الْمَاءِ بَرْدٍ وَالْقَسْبِ وَشَرَابِ الْخَزِيرِ وَالسِّيَّاحِ وَالْإِسْقِيقَةِ.

۳۶۱۔ پینا

بِالْأَنْبِيَةِ الشَّرْبِ فِي الْآخِرَةِ.

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمِّهِ مَوْلَا أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا شَكَوَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَرَدَّةٍ فَبُهِتَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ تَبَنٍ فَشَرِبَهُ.

بِالْمَاءِ الشَّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيَاتِهِ. وَقَالَ أَبُو مَرْوَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا اسْقِيقُ فِي قَدَحٍ

کی، ان سے عیش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عمر کی ناز کا وقت ہو گیا، حضورؐ نے سے بچے ہوئے پانی کے سراہا رہے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، اذوضو کرو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھرتا پھرتا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور پیابھی، میں نے اس کی پر داکے بغیر کرپٹ میں کتنا پانی جاتا ہے۔ خوب پانی پیا، کوئی کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسینؓ اور عمرو بن مروانؓ نے سالم کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ہزارہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ عَمَّشَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ مَا أَتَيْتُنِي مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَكِنَّ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجَلَّ فِي إِيَّائِي فَأَتَى ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَوْحَلَ يَدَاكَ بَيْنَهُ وَفَوَّحَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ تَحَا عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبِرَّةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَوَمَا أَسَاسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ أَلَسَ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ بِرَّةٌ قُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَارْبَعًا مِائَةً ثَمَّ بَعَثَ عَمَّشَ وَعَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَاعْتَمَرُوا مِنْ مَرَّةٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَثَلَاثِينَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ جَابِرٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المرضی

باب ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي نَفَاةِ الرِّجْلِ، وَتَوَسُّعِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَعَمُّلِ سَوْءٍ يُجْزِيهِمْ :

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَشِيئَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةُ يَشَاكُهَا :

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

بیماروں اور طب کا بیان

۳۶۴

مرضی کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد !
”جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کانا بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چبھ جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنظلہ نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ اور

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا حال جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و دلال، تکلیف اور غم سے دوچار ہو تاکہ اسے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد نے ان سے عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال پودے کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ پورا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور ساق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن نوح کے ہال بن علی نے ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہرا جیتی ہے اسے جھکا دیتی ہے چھوڑ دیا سیدھا ہو کر آرایش میں کامیاب ہوتا ہے اور دیگر کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھڑ چھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابو الجہاد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ معنی کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

دَعَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَهَبٍ وَلَا حَمِيمٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى يَسْتَوِلَّ يَسْأَلُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ حَطَايَا كَـ

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امْثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَلْطَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَقِيئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتَقْبِلُهَا مَرَّةً وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ كَالْوَزْرِ زَقَرٌ فَذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اخْتِصَامُهَا مَرَّةً وَوَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ شَأْبٍ كَعْبٌ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مَنِ سَمِعَ عَابِرِينَ يَقُولُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ الْمُؤْمِنِ كَمِثْلِ الْخَلْطَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَّاهَا فَوَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَلَفَّاهَا بِأَنْبُكٍ وَالْمُنَافِقُ كَالْوَزْرِ زَقَرٌ صَبًا وَمُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْخَلْبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَرَّأَ إِلَى اللَّهِ بِمِ

خَبَرًا يُصِيبُ مِلَّةً

بَابُ شِدَّةِ الْمَرْحَلَةِ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيلَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعَشِ

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ
الْوَجْهَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْفَرَسِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيَمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ أَبِي هَيْمٍ
وَسَلَّمَ فِي مَرْثَدٍ وَهُوَ يُؤَمِّلُ وَعَمَّا شَدِيدًا وَقُلْتُ
إِنَّكَ لَتَوَعِّدُكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بَانَ
لَكَ أَحْمَرُ قَالَ أَحْمَرُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ
أَذَى إِلَّا خَافَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا خَافَتْ
وَسَرَى الشَّجَرَةُ

باب ۳۷۶ اشدا الناس بلاء الانبياء ثم
الاول قال قال:

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ ابْنِ عَشْبٍ
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيَمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَهَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤَمِّلُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تَوَعِّدُكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قَالَ: أَحْمَرُ إِنِّي أَمُودُكَ كَمَا
يُؤَمِّلُ رَجُلًا مِنْ مَبْكُوكٍ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَحْمَرَ
قَالَ أَحْمَرُ ذَلِكَ كَذَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى
مَشُوكَةٌ كَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَهُ اللَّهُ بِمَا سَيَّأَتْ بِهِ
كَمَا تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَسَرَى قَهْرًا

باب ۳۷۷ وجوب عيادة المريض:

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطعموا الجائع و
عودوا المريض وفكوا العقال.

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

بیان کی، ان سے اعش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں
عبداللہ بن مسعود نے، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعش نے، انھیں ابوہریرہ
نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے مرض
کے وفات کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔
۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابوہریرہ تمیمی نے، ان سے حارث بن سید
نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت بہت
تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کو بڑا تیز بخار ہے میں نے بھی
کہا کہ یہ بخار آنحضرت کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی گنابے آنحضرت
نے فرمایا کہ ان جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی
وجہ سے اس کے گناہ اس طرح حجاز دینے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے

اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے
اعش نے ان سے ابوہریرہ تمیمی نے، ان سے حارث بن سید نے اور ان سے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ
کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضرت نے فرمایا اے میں نے تجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے۔
جیسے تم میں کے دواؤں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ اس لیے کہ آنحضرت
کا اجر بھی گنابے، فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی
ہے، کائناتوں سے زیادہ تکلیف وہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے
گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت کے پتے جھڑتا ہے۔

۳۷۷۔ مریض کی عیادت واجب:

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے
حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے، ان سے ابوہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ
اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کھانا
کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء بن سہر بن معمر سے سنا۔ ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا۔ میں آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی۔ ریشم دیا، استبرق ریشمی کپڑے پہننے، قسی اور میشرہ (ریشمی کپڑوں کی قمیص) سے منع کیا تھا اور میں حکم دیا تھا کہ ہم جنہ زہ کے پیچھے چلیں، ملعین کی عیادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۳۷۸۔ بے ہوش کی عیادت

۶۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ میں ایک مہاجر ہار پر اتو بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مل کر میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے منو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے آفتہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرتؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۷۹۔ مرگی کے مریض کی فضیلت

۶۱۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابو بکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو دے دیکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ہر دو رکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے۔ امیر سے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر چاہو تو میرے لئے دو رکھیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں ممبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آنحضرتؐ نے دعا فرمائی اس سے اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر، انھیں ابن جریج نے انھیں عطاء بن زبیر کی کہ آپؐ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے

اَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ مَقَرَّنَ عَنِ الْبُرْجَاءِ بْنِ عَزَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَتَمَنَّا نَعْنُ سَبْعًا تَمَنَّا نَعْنُ حَاتِرَ الذَّهَبِ وَلُبْسَ الْحَرِيرِ وَالسَّيَّارِ وَالْأَسْتَبْرَقِ وَعَنِ الْقَبَسِي وَالْمَيْخَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ تَشْتَبِعَ الْجَنَائِزَ وَتَعُوذَ الْمَرْيُوعَ وَتَقْبَسِيَ السَّلَامَ

بَابُ ۳۷۸ عِيَادَةُ الْمَعْنَى عَلَيْهِ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَرْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعُوذُ فِيَّ وَأَجُوبُكَ وَهَلَا شَيْبَانِ فَوَجَدَنِي فِي الْخَبْئِ عَلَى فَوَضَّاءَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَقْبَتْ نَادَا الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْبِضُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

بَابُ ۳۷۹ فَضْلُ مَنْ يَمِيتُ مَوْلًى مِنَ الْبَرِّ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَمْرًا لِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُنْتُ بَلَى، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَلَا أَلْتِ الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِيَّيْ أَهْمُكُمْ وَإِيَّيْ أَكْشَفَ فَأَدْعُو اللَّهَ فِيَّ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكَ فَقَالَتْ أَهْمُكُمْ فَقَالَتْ إِيَّيْ أَكْشَفَ فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ

فَدَعَا

لَهَا

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ زَبْرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سَعْرِ الْكَبَةِ :

۳۸۰ فَضَلُ مَنْ ذَهَبَ نَصْرُهُ :

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَادِ عَنْ هَمْرٍ وَمَوْلَى الْمَطْلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ اللَّهُ قَالَ إِذَا بُنِيتُمْ عِبَادِي بِحَبِيبَةٍ فَضَبِرَ عَوْنُهُ مِنْكُمْ الْحَبِيبَةُ بِرَبِّهِ عَلَيْهِ تَابِعَةٌ أَشْعَثُ مِنْ حَبِيرٍ وَأَبْذَلَ لَوْلَ عَنْ أَنَسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :

۳۸۱ عَادَتِ النِّسَاءُ الدِّجَالَ وَ

عَادَتِ أُمُّ الدَّارِ وَرَجُلَةٌ مِنَ أَهْلِ

الْمُسْجِدِ مِنَ الْأَنْفَارِ :

۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَبَدَلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَتْ : مَا خَلَّتْ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ وَبَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَتْ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْعَصَى يَقُولُ :

كُلُّ أَمْرٍ مُصِيبٍ فِي أَهْلِهِ ، وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَرِّهِ نَعْلِيهِ ، وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أَتَيْتُهُ مِنْهُ يَقُولُ :

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتُ لَيْلَةً ، يَوَادُّ وَحَوْلِي إِذْ هُوَ وَجَلِيلٌ ، وَهَلْ أَبَاؤُنْ يَوْمًا مَاتِيَا بِحَبِيبَةٍ ، وَهَلْ نَبَاؤُنْ فِي شَأْمَةٍ ، وَهَلْ نِيلٌ ؟ قَالَتْ : عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْبَيْتِ الْبَيْتِ نَجِيسًا مَكَّةَ أَوْ

پروہ پر دیکھا ۔

۳۸۰ - اس کی فضیلت جس کی بیانی جاتی رہے ہو ۔

۴۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مطلب کے مولائے ورنے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء کھول کے بارے میں آواز دے ہوں ۔ (یعنی نایا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں ۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضرت کی مراد دونوں نکلیں ہیں ۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابو طلحہ نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

۳۸۱ - عورتوں کا مردوں کی عبادت کو نایام اور رد اور نفی

عہد مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عبادت کو نفی نہیں

۴۱۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے ۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس رعیات کے لیے آئی اور پوچھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے ، بلال آپ کا کیا حال ہے ۔ بیان کیا کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھجور کا توپ پر شعر پڑھا کرتے تھے ، ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور صبح کے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ

عنہ کو جب انادیر اور شہر پر تھے ، کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات داوی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف افرا اور جلیل و مکہ معظمہ کے گھاس ہوں گے ، اور کیا میں کبھی عجز و رکعت کے فاصلہ پر ایک باغ کے پانی پر اتروں گا ۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سانسے دیکھ سکوں گا ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کا اطلاع دی میں نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ، ہمارے ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کرے جتنی مکر کی

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مدد و صانع (دو پیمانے) میں برکت عطا فرما، اللہ اس کا بخیر کہیں اور منتقل کر دے، اسے جہنم میں کر دے۔

۳۸۲۔ بچوں کی عبادت

۹۱۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور اخیل نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا، انے آپ کو کھلو ابھیجا، اس وقت حضور اکرم کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی لبتہ مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضرت ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضرت نے انھیں سلام کھلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔

اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید وار ہو اور صبر کرو صاحبزادی نے سیر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضرتؐ فرزند تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر نبی آنحضرتؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانختی کے عالم میں مبطرب متقی حضور اکرم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرنا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عبادت

۹۱۵۔ ہم سے معالیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی رہائی کے آپس اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم کسی کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو زمین سے فراتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ لیکن اس اعرابی نے آنحضرتؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخیر ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے لیے گا

أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحَّحُوا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْرَها
وَصَاحِبِها وَالْعُلَّ حَسَّها مَا جَعَلِها
بِالْجُحْفَةِ ۝

باب ۳۸۲ عِبَادَةُ الصِّبْيَانِ ۝

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِخَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنِ
أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَلْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَعًا وَأُفِّي تَحْشِبُ
أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حَضَرَتْ فَاشْهَدْنَا مَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
السَّلَامُ وَ يَقُولُ: إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَحْشِبْ وَلْتَصْبِرْ
فَإِنَّمَا سَلْتُ تَقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا دُرُفِعَ الْعَتَبَتِي فِي حَجَرٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ
تَقَامَنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ
وَضَعَهَا اللَّهُ فِي مَكْلُوبٍ مِنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ ۝
وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا

الرَّحِمَاءَ ۝

باب ۳۸۳ عِبَادَةُ الْأَعْرَابِ ۝

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مَعَالِي بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى أَهْرَاجِي يَتَبَوَّأُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَتَبَوَّأُهُ
فَقَالَ لَهُ يَا مَسْ طَهِّرْ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ
فَلَمَّا طَهَّرَهُ كَلَّمَ بَلْ هِيَ حَتَّى تَقُومَ أَوْ تَنُودَ
عَنِّي شَيْئًا كَيْفَ تُزِيدُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَنَعَمْ إِذَا

بَابُ ۳۸۴ عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ :

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا مَّا يَعْبُودُ كَانَ يُحْدِثُ الْمُبَشَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ مَا نَاكَ الْمُبَشَّرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُودُ فَقَالَ أَسْلِمْتُ فَأَسْلَمَ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو طَالِبٍ حَبَاوَكَا السُّبْحَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ

۶۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعْبُدُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِمَعَهُ جَالِسًا فَجَلَسُوا فَيُصَلُّونَ قِيَامًا ، فَأَسَاءَ إِلَيْهِمْ إِنْ جَلَسُوا فَلَمَّا ذَرَعُوا قَالَ : إِنَّ إِلَهَ مَا لَكُمْ لَمُوتُكُمْ بِهِمْ ، فَإِذَا رَكِعْتُمْ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتُمْ فَأَرْفَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ مَسْنُونٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَا صَلَّى صَلَّى مَا عَادَا أَوَّلًا ثُمَّ خَلَعَهُ قِيَامًا

بَابُ ۳۸۶ وَضَعُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَرِيضِ :

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْمُتَنِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّادُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا هَا كَانَ تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَأَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُودُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَدَايَ لَعَنُ أَتْرُكُ إِذَا بَنَيْتُ وَاحِدَةً فَأُذِي ثَلَاثًا مَالِي وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ ؟ فَقَالَ لَا ، قُلْتُ فَأُذِي بِالنَّصِيفِ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہاں ہی ہوگا۔

۳۸۴ - مشرک کی عیادت

۶۱۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵ - کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت

ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۶ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرتے آئے۔ آنحضرت نے انھیں بھیج کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضرت نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقدمہ) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرضی الوفا میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶ - مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸ - ہم سے متنی بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اسے اللہ کے نبی اگر دوست ہو گئی تو میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضرت

وَأَتْرَكَ النَّصْفَ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَأَوْجَعِي
بِالثَّلْثِ وَأَتْرَكَ لِمَا الثَّلَاثِينَ؟ قَالَ؟
الثَّلْثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى
جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَّ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَنْتَ لِمَا
هَجَرْتَهُ، فَمَا زِلْتُ أَحَدًا تَبْرُدُهُ عَلَى كِبَرِي
فِي مَا يُجَالُ إِلَى حَتَّى السَّاعَةِ

یا رب یا رب

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهُ
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَعَكُ دَعَا
شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَبُّ إِلَيَّ أَوْعَكَ كَمَا يُوعَكَ رَجُلٌ مِنْكُمْ
فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمْسِسُهُ أَوْ يَمْسِسُ فَمَا

باب ۳۸

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا مَرَّ بِهِ فَمَسَسْتُهُ، وَهُوَ يُوعَكُ دَعَا شَدِيدًا
فَقُلْتُ إِنَّكَ تُوَعَكَ دَعَا شَدِيدًا، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرِي
قَالَ أَجَلٌ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمْسِسُهُ أَوْ يَمْسِسُ إِلَّا حَاتَتْ
عَنْهُ خَطِيئَاتُ يَوْمِئِذٍ كَمَا حَاتَتْ وَرَقَ الشَّجَرِ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يُعْوِدُ
فَقَالَ لَكَ بَأْسٌ فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ عَدَا بَلْ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر اُدھے کی وصیت کر دوں اور اُدھاپنی
بچی کے لیے اچھوڑ دوں، فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت
کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایک
تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضرت نے اپنا ہاتھ ان کی
پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے سپرے اور سپرے
پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما اور اس
کی ہجرت مکمل کر، حضور اکرم کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جالے کے حصے
پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان
سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت کا جسم چھوا اور
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو بخار تیز بخار ہے، آنحضرت نے فرمایا ہاں مجھے تم
میں کے دوا دہیروں کے برابر بخار چڑھتا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہر
گاہ کہ آنحضرت کو دگنا اجر ملتا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرت
نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گرا رہے۔

۳۸۷۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے۔ ان سے حارث بن سواد نے
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا میں نے آنحضرت کا جسم چھوا، آپ کو
تیز بخار تھا میں نے عرض کی، آنحضرت کو تو بخار تیز بخار ہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ
کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف
پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑکتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑکتے ہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے
گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یرمضی) پاک کرنے والا ہے۔

حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تَفُورُ عَلَى
النَّبُورِ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

باب ۳۸۸ عِبَادَةُ السَّرِيعِ رَاكِبًا وَمَلِيًّا
وَمَدْفَاً عَلَى الْحِمَارِ

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ أَسَمَةَ
ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى رَاكِبٍ عَلَى قَطِيفَةٍ
فَذُكِّيَتْهُ وَأَسَدَفَ أَسَمَةَ وَمَسَاءً لَا يَعُودُ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَةٍ مَدْفَاً حَتَّى مَرَّ
بِمَحَلِّسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ رَسُولٌ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَحَلِّسِ أَخْلَطَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَذْثَانَ وَ
الْيَهُودَ وَفِي الْمَحَلِّسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
غَشِيَتْ الْمَحَلِّسَ غَبَاةُ الدَّائِمَةِ خَشِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنْفَةَ بِرَدَائِهِمْ قَالَ لَا تَغْشِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى
اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
يَاقَا الْمُرَّةَ إِنَّهُ لَا أُحْبِبُ مِمَّا نَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا
فَلَا تَوَدُّنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا وَاسْجِعْ إِلَى رَحِمَتِكَ فَمَنْ
كَانَ قَدْ فَاقَصَصَ فَلْيَبْزِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا فَأَنَا نَحْبُ ذَلِكَ مَا نَسِيتُ
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَانَ يَنْتَازِعُونَ
فَلَمَّا يَزِلُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَجْرُ حَيَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عَنِّي دَابَّتِي فَلَمَّا أَعْطَا اللَّهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو نجار رہے جو ایک بڑے کو مغلوب کر
چکا ہے اور اسے قریب پہنچانے کے رہے گا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ مرضی کی عبادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گھڑے پر کسی کے
پیچھے پیچھے کرنا۔

۷۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن جُبَیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عُقَیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھڑے کی پالان پر نذک کی چادر
ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔
آنحضرتؐ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جنگ
جر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ روز بروز لور ایک مجلس سے گزرے جس میں
عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا عبداللہ ابی (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس
مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور
یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گروہ جب
مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی۔ لور کہا کہ ہم پر گروہ
اڑاؤ۔ پھر آلِ حضورؐ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر واپس آگئے۔ پھر
آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی
نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں
انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچا یا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس
آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔
یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو
پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو میں میں ہو گئی۔
اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش
کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار
ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا
سعد! تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی
طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔
اور اس سے دو گز دور فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے
جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضرتؐ کے وہیز تشریف لانے سے پہلے) اس سببی کے لوگ

اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سر وارنا لیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصورہ کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر برگزیدہ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنکھوں کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

۶۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن، جو مشہور کے صاحبزادے ہیں۔ اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے کسی خیر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔

۳۸۹۔ مرضی کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ٹائے سر" یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی، اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں،

۶۲۴۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی یحییٰ اور ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی یسلی نے اور ان سے حبیب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا، آنکھوں نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے سر کو جو بھی تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں میں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر آنکھوں نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر منڈو دیا۔ اس کے بعد آنکھوں نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

۶۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ ابو ذریا نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن ہلال نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ دوسرے شدید درد کی وجہ سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اٹھو ری سر! ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا دیکھنی تمہارا انتقال ہو گیا تو میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی، افسوس، واللہ میرا خیال ہے کہ آپ میرا مر جاتا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بوی کے بیان گناہیں گے اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہوگا آنکھوں نے فرمایا،

مَا أَطْعَمَكَ دَلْعَابُكُمْ أَهْلَ هَذِهِ الْبَحْرَةِ
أَنْ يَتَوَجَّهَ فَيُعْصِبُوهُ فَلَمَّا دَا ذَٰلِكَ بِالْحَقِّ
الْبَدِيءِ أَطْعَمَكَ شَرْقَ مِثْلِكَ فَذَٰلِكَ التَّنْبِيْ
فَعَلَّ بِهِ مَا سَأَلْتَهُ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَحْمِلُهُ فِي لَيْسَ بِرَأْيِكِ بَعْلٍ وَكَأ
مِثْرٍ ذَوْنٍ

باب ۳۸۹ قَوْلُ الْأَمْرِئِ إِنِّي وَجِيعٌ أَوْ
دَارَ أَسَاةٍ أَوْ اِسْتَدَّيْتُ الْوَجْعَ - وَقَوْلُ
أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسْنِي الصَّرَّ وَ
أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي
يَحْيَى وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
يَسْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّةً
فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ذُو قَدْحَةٍ تَحْتَ
الْقِدْرِ فَقَالَ: أَيُّ ذَٰلِكَ هُوَ أَمَّ اسْبِكَ قُلْتُ نَعَمْ
فَدَا الْخَلْقَ فَنُفِخَتْ شَمُّهُ أَمْرَةً
بِالْفَتْحَةِ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو ذَرِيَّةً وَأَخْبَرَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَٰلِكَ لَوْ
كَانَ وَأَنَا حَتَّى نَاسْتَعْرِضَ لَكَ وَادْعُوا اللَّهَ، فَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَاتَّخِذِي بَاءً وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَبِيبٌ مَوْطِي
وَلَوْ كَانَ ذَٰلِكَ لَخَلَلْتُ أَخْرَجْتُ مِدَّةَ مَعْرَسَا
بَعْضِ أُمَّ وَأَحْبَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَّ أَنْتَ أَمَّا أَسَاةُ لَعَنَ هَمَّتْ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تُرْسِلَ

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنْبِيَهُمْ وَأَعْقَبُ أَنْ يَقُولَ
الْعَاقِلُونَ أَذَاتِي تَمْنَى الْمُتَمَنُونَ نَحْنُ قُلْتُ
يَا بِي اللَّهُ وَكَيْدٌ فَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ كَيْدٌ فَهُمُ اللَّهُ وَيَا بِي
الْمُؤْمِنُونَ ۝

یا بن بن ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الشَّيْبِيُّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ الشَّيْءُ مَتَى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمُ
وَهُوَ يُدْعَاكَ فَمَسِسْتُ فَقُلْتُ إِنَّكَ كَتُوعَكَ
وَهُمَا شَيْءٌ نِدَاءٌ قَالَ أَحَلَّ كَمَا يُدْعَاكَ وَجَلَّانَ مِنْكُمْ
قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصِيبُهُ
أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سِتْرًا لَهُ كَمَا
تَحَطُّ الشَّجَرَةُ وَسُرَّهَا ۝

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الدَّهْرِيُّ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ فِي مَنٍّ وَحَجٍّ اشْتَدَّ فِي
رَمَنٍ حَبَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَّغْ فِي مَا تَرَى وَأَنَا
دُوْمَالٌ وَلَا يَكْرَهِي إِلَّا أَنْتَ يَا أُنَافِقَاقَ
يُشْكِي مَا بِي قَالَ لَكَ قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ كَا، قُلْتُ
الْثَلَاثُ قَالَ : الثَّلَاثُ مُمْسِكٌ أَنْ تَدْعَ وَرَأْسُكَ
أَعْيَانًا حَيْثُ مِنْ أَنْ تَدْعَ لَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَكِنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً
سَبْتَنِي فِيهَا وَحَبَّ اللَّهُ إِلَا
أَحْبَبْتُ عَلَيْكَ حَتَّى
مَا تَجْعَلُ فِي نَفْسِي
أَمْرًا آتِيًا ۝

بیکرمیں خود و دوسریں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے
صحابہ زادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر دوں کہیں ایسا
دہرہ نہ کہنے والے کہیں خلافت دوسرے کو ملنی چاہیے یا خلافت کے
خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے
نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو منظور
نہیں کریں گے یاد رکھو نے یہ فرمایا کہ میں فہم اللہ یا بی المؤمنون ۝

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نعیم نے، ان کے حدیث
بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا میں
نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضرت کو تو بڑا تیز بخار ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ دل
تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضرت کا
اجر بھی دو گنا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی
تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح
بھٹا کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو بھٹاتا ہے۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبد
بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے
اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک
سڑید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ
چکی ہے اسے آنحضرت دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری
وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا وہ تہائی مال صدقہ
کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر ادھا کر دوں، آنحضرت
نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔
اور تم جو خرچ بھی کر دے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود
ہوگی اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بوی
کے منہ میں رکھو گے۔

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَتَىٰ:

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوهُ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَ كُفْرِ انْقِرَاطُ حُسْبَانِ كِتَابِ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاجْتَمَعُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَأُوا يَكْتُبُ لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوهُ بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتُمِرُوا دَلَّغُوا فِي الْخِطَابِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا نَالُ عُبَيْدَ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّيَاسَةَ كُلَّ الرِّيَاسَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ

بَابُ ۴۲۹ مَن ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرْيُفِينَ لِيُدْعَى لَهُ:

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْحَجَّيْبِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِ أُخْتِي وَجِعَ فَسَمُّ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَهْ ثُمَّ تَوَمَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ دَمُونِهِ وَفُتُّ حَلْفَ ظَهْرِي فَتَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوءَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

مِثْلَ رِيَا الْمُحْجَلَةِ:

بَابُ ۴۳۰ مَن مَنَى الْمَرْيُفِينَ النَّوْثَ:

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

۳۹۰۔ مریض کا کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۴۲۸۔ ہم سے ابو ایمن بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے سنا۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عبداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا: لاؤ، میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گھو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضرتؐ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضرتؐ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہِ راست سے نہ گھو۔ اور بعض صحابہ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب آنحضرتؐ کے پاس اختلاف اور بحث ہو گئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرمؐ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱۔ مریض بچے کو، اس کے لیے دعا کرنے لے جانا۔

۴۲۹۔ ہم سے ابو ایمن بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی آپ امحیل کے صاحبزادے ہیں، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھانجے کو درد ہے، حضور اکرمؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دوڑوں شانوں کے درمیان دیکھی، یہ مہر نبوت مجد عروس کی گھنڈی جیسی تھی۔

۳۹۲۔ مریض کی موت کی تمنا

۴۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

ابْنِ أَبِي نَسْرٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
مِنْ حَبْرٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْهِ مَا عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْ
إِذَا كَانَتْ الْمَوْتَ خَيْرًا لِي ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي جَارِ حِرِّ قَالَ دَخَلْنَا
عَلَى خَبَّابٍ لَعُودٍ ۝ وَكَانَ رَاكِنًا سَبْعَ لَيَّاتٍ
قَالَ: إِنَّ أَحْمَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَقُوتُوا وَ
لَهُمْ تَنْقُصُهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَهْبَيْنَا مَا لَا عُدَّةَ
لَهُ مَوْفِعًا إِلَّا السُّدَّابَ، وَلَوْ كُنَّا أَنْ أَلْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْنَا أَنْ نَتَّخِذُوا بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُ بِهِ شَعْرًا أَتَيْنَا مَرَّةً أُخْرَى وَ
هُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ
يُؤَجَّرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفَعُهُ إِلَّا
فِي شَيْءٍ يُجْعَلُهُ فِي هَذَا
الْتَّرَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا عَمَلُهُ
الْجَنَّةَ نَالُوا وَلَا آتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَ
لَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَ فِي اللَّهِ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ
فَسَيَدُودًا وَكَأَنَّ بَوَاوِلَهُ يَمْتَنِينَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتَ
إِنَّمَا مُحْسِنًا فَكَلَّمَهُ أَنْ يَرُدَّ وَخَيْرًا وَإِنَّمَا مُسِيئًا
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَادٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ثَابِت بَاتِي فِي حَدِيثِ بَيَانِ كِي اَوْرَان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو
اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی گئے تو
یہ کہنا چاہیے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے
زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کرے۔

۴۳۱۔ ہم سے آدم بن حاتم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب
رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے سپید میں اسات
دارغ لگوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حالی میں رخصت ہوئے کہ
دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے دمال و دولت اتنی پائی کہ جس
کے خرچ کرنے پر ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی
نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا
تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی
دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کو ہر اس چیز پر ڈاب ملتا ہے جسے
وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دوبارہ وغیرہ) میں محفوظ کر
کے رکھتا ہے؛

۴۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان
سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔
صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا: نہیں امیر
بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے
عمل میں ایسا نہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت
کی تمنا نہ کرے، کیونکہ ماوہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور
اصافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کرے۔

۴۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عباد بن عبداللہ بن زہری نے بیان کیا
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفا میں)
اور فرما رہے تھے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور حقیق
اعلیٰ سے مجھ کو دعا دیجئے۔

۳۹۳۔ رضی کے لیے عبادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت
سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ "اے اللہ! سعد کو
شفاعت فرما" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۴۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے،
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی
مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مرضیٰ آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ
یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا
عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔
ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمر بن ابی قیس اور ابراہیم بن
طہان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابوالفضلی
کے واسطے سے کہ "جب کوئی مرضیٰ آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا، اور جبریت
بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالفضلی نے، انھوں نے بیان
کیا کہ "جب آنحضرتؐ کسی کے مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے۔"

۳۹۴۔ مرضیٰ کی عبادت کرنے والے کا دمنو۔

۴۳۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن مکہ نے، کہا کہ
میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے
وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے
مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے دشا کلام ربان اور بیٹے کے
سوا، میں تو بر میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۴۹۵۔ جس نے دبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۴۳۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف

مکی اللہ علیہ وسلم وہو مستبند الخ
یقول: اللہم اغفر لی وارض لی واخلق لی
بالرضیۃ

۳۹۳۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ وَقَالَتْ
عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا - اللَّهُمَّ
اسْتَبْ سَعْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
هَوَانَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مَرِيضًا أَوْ أَقْبَلَ بِهِ
قَالَ: أَذْهَبَ النَّاسُ رَبِّ النَّاسِ اسْتَفِ وَأَنْتَ
اسْتَفِ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ
سَقَمًا. قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ
طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَآبِي الْفَضْلِ
إِذَا أَقْبَلَ بِالْمَرِيضِ أَوْ قَالَ جَرِيءًا عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ أَبِي الْفَضْلِ وَحَدَّثَنَا إِذَا أَقْبَلَ
مَرِيضًا.

۳۹۴۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَّ عَلَيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ
فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَغَفَلْتُ فَقُلْتُ
لَا يَذُوبُنِي إِلَّا كَلَامُكَ فَكَلِمَةُ الْمِيرَاثِ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ

۳۹۵۔ دُعَا بِدَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِو بَكْرٍ وَبَدَلُ مَا لَكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ شَهَ الْحُمَى يَقُولُ: هـ

كُلُّ أَمْرٍ مُمْصَبٌ فِي أَهْلِهِ: وَالْوَتُّ أَوَّلُ مَنْ يَشْرِكُ تَعْلَهُ: وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَذْفَعُ عَقِينَتَهُ مُقُولٌ هـ

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْكَةَ بَوَادٍ وَخَوَلِي إِخْبِرْ وَحَبِيلٌ

وَهَلْ أَسَادُنُ يَوْمًا مَيَاةَ حَبْنَةٍ وَهَلْ تُبْدُونُ لِي شَامَةً وَكُفَيْلٌ قَالَتْ عَالِيشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْيَمِينِ الْمَدِينَةِ لَحَبْنًا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحْبَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَوَدَّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْحُجْفَةِ: هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الطَّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً: هـ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الذُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرَا بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَطَا عَنْ أَبِي سَرَّاجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً: هـ

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يَبْغِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوْ الْمَرْأَةُ يَبْغِي الرَّجُلَ: هـ
۴۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا الْمُصْطَلِبُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

لَا تَعْلَمُ - تَوَابُكُورِ ادر بلال رضی اللہ عنہما بخاری میں مذکور ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا سوالہ صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جتنے کے تنہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار آتا تو عین آواز سے یہ اشعار پڑھتے: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخرا اور حبیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجنن کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شام ادر طہیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سانسے دیکھ سکوں گا یا بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضرتؐ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضرتؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں عزیز کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں اپنے وطن (مکہ) کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو محبت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے اسے جحفہ میں منتقل کر دے۔: ہـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طِبِّكَ مُتَعَلِّقُ أَحَادِيثِ

۳۹۶ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۴۳۷ - ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالحسن زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ - کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن معقل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بن

حضرت رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو دیرینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۴۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پچھنا نگو لانے اور آگ سے داغے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور یحییٰ نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پچھنا نگو لانے کے متعلق۔

۴۴۰۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سرج بن یونس ابو حاتم نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے، پچھنا نگو لانے، شہد پینے اور آگ سے داغے میں، اور یہ اپنی امت کو آگ سے داغے سے منع کرتا ہوں۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اسٹغالی کا ارشاد اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۴۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔ ۴۴۲۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن عسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا، اگر تمھاری واول میں کسی میں بھدائی ہے تو پچھنا نگو لانے یا شہد پینے اور آگ سے داغے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہوا، اور میں آگ سے داغے کو پسند نہیں کرتا۔

مُعَوِّذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا نَغَرُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَقُوا انْقَوْمَ وَنَحْدَمَهُمْ وَنَوَدُّوا الْفَتْلَى وَالْحَرْصَى إِلَى الْمَدِينَةِ -

باب الشفاء في ثلاث -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِحُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ حُجْبٍ وَكِتَةِ نَابٍ وَانْهَى أُمِّئِي عَنْ الْبُكِيِّ رَفَعَ الْحَدِيثُ، وَرَوَاهُ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ كَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ السَّيِّئِ مَنِئِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحُجْبِ -

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سِرَجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ حُجْبٍ أَوْ شَرْبِ عَسَلٍ أَوْ كِتَةِ نَابٍ وَانْهَى أُمِّئِي عَنْ الْبُكِيِّ -

باب الشفاء بالفسل وقول الله تعالى فيه شفاء للناس -

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ الْخَوَافَ وَالْعَسَلَ - ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلٍ الْعَسِيلِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ حَبِيبٌ فَنُفِئْ شَرْطَةَ حُجْبٍ أَوْ شَرْبَةَ عَسَلٍ أَوْ كِتَةَ نَابٍ -

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْأَوْليَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَوَكَّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَحْلَةً إِلَى الْبَيْتِ مَسَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَجِي بَطْنُكَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَقَى النَّاسَ نَبِيَّهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَكَاةُ فَقَالَ فَقُلْتُ فَقَالَ: مَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا مَسْقَاةً فَبَرَأَ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ امی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المکرمل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ حکم کے مطابق میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن مسکین ابو الروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو باری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی بجز عنایت فرمائیے اور ہمارے کھانے کا انتظام فرمائیے۔ پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ میری آپ دوا خواہ ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے جڑ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پو جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرمؐ کے طرف سے کو قتل کر دیا اور اونٹ مانک کر لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور جیسا کہ انھوں نے چاہا ہے کے ساتھ کیا تھا آپؐ نے بھی ان کے ساتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر داوی میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔

۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

بَابُ الدَّاءِ بِالْبَاءِ الْوَجِلِ ۖ

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ مَسْکِیْنٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَا سَاكَانَ بِهِمْ سَقَمٌ فَأُلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَدْبَانًا وَاطْعَمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، فَأُلُوا إِنَّ الْمَدَائِنَةَ وَخِمَةَ... فَأَنزَلَهُمُ الْعَرَّةَ فِي دُرُوبَتِهِ، فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا فَتَلَّوْا رَاعِي الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا سَا قُوا دَوْدَا فَبَعَثَ رَحْلًا ثَارِيهِمْ فَنَقَطَ أَيْدِيَهُمْ دَارِجُهُمْ وَسَرَّ أَعْيُنَهُمْ فَذَابَتْ الرَّحْلُ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا أَلَا مَرَّ هُنَّ يَلْبَسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَامٌ فَلَبَغْنِي إِلَى الْحَجَّاجِ قَالَ لِيَسْبِرْ: حَدَّثَنِي بِأَسَدَةَ عَقُوبَةَ عَمَاتِبَةُ الْبَيْتِ مَسَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شُهُ جَمَلًا فَتَبَلَّغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَذِدْتُ أَنَّكَ لَمْ يُخَدِّ شُهُ ۖ

بَابُ الدَّاءِ بِأَلْوَالِ الْوَجِلِ ۖ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا
فَالْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَسْقُوا بِدَائِعِهِمْ لَيْسَ بِالْإِبِلِ فَيَسْتَمِ بَدَا مِنْ
الْبَاطِنِ وَأَبْوَالُهَا فَاحْجُوا بِدَائِعِهِمْ فَتَنَبَّ بَدَا مِنْ
الْبَاطِنِ وَأَبْوَالُهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَيْدَاهُمْ
فَقَتَلُوا السَّرَاعِيَّ وَسَاقُوا الرَّيْلَ قَبْلَ أَنْ يَبْتَنِيَ مَتَى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجَبَّتْ
بِهِمْ فَتَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْرَجِلَهُمْ وَسَبَرَ
أَعْيُنَهُمْ - قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ -

باب الحبة السوداء

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُمَيْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْبُخَرِ
فَمَرَّ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
مَرِيضٌ فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ
هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا فَأَسْحَقُوا نَحْمًا فَطَرُوا هَا فِي أَفْئِهِمْ
بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذَا الْحَبَابِ وَفِي هَذَا
الْحَبَابِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَوْلُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا
۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ

باب الثلثينة بشرط

۶۴۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرسہ کے) کچھ لوگوں
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ وہ آنحضرت کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ
اور پیشاب پیئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور
اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو اونٹوں نے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو مالک سے گئے جنھوں کو کرم کو جب اس کا علم
ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا جب انھیں لایا گیا تو آنحضرت کے
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں پلائی بھیر
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ حدود
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (جو میں اس طرح کی کسر کی ممانعت نازل ہو گئی)
۴۰۲ - کلونجی - ۶

۶۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن
حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابی جرحہ
اشعرہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ لہذا
ہم سے کہا کہ انھیں رسیاہ لانے (کلونجی استعمال کرنا) اس کے پانچ یا سات
دانے لے کر پیس لو۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ہار کر دناک کے اس طرف اور
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کلونجی
بہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں بہر بیماری
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔
اور سیاہ دانے کلونجی کو کہتے ہیں۔

۴۰۳ - درین کے لیے تبیین

۶۴۸ - ہم سے جہان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یوسف بن زید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے، کعبہ بن اشرف رضی اللہ عنہما ہمارے لیے اور میرے کے سرکاروں کے لیے تبیین (روا، دودھ اور شہد ہمارے لکھا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تبیین مرین کے دل کو اُلم پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۴۳۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تبیین کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مرین کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

۴۴۰۔ ناک میں دوا ڈالنا

۴۵۰۔ ہم سے محلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنچا لگایا، اور پھنچا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈالوائی۔

۴۵۵۔ دریائی کسٹ ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک

ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشطت"

یعنی زرعہ میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے

"قشطت" پر پڑھتے تھے۔

۴۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبید اللہ سے کرم قیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، صحت کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب ٹھیس چبائی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نوکر کو لے کر آیا کرتا تھا کہ اس کو پھر کھنخور کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو کھنخور نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۴۵۶۔ کس وقت پھنچا لگایا جائے۔ ابوسعوی رضی اللہ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ لِلْمَرِيضِينَ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْعَالِيَةِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّبْيِينَ نَجْمٌ فَإِذَا الْمَرِيضُ وَذَلِكَ هَبًا يَجْعَلُ الْخَرْنَ ۶۳۹- حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَّبْيِينِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبُعْبُضُ الشَّافِعُ؛

باب ۳۳ السُّعُوطُ ۶

۶۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَدَّادٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَقْبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامُ اجْرًا وَاسْتَعَطَ ۶

باب ۳۴ السُّعُوطُ بِالْفَسْطِ الْعِنْدِ حَيَّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ

وَالْكَافُورِ مِثْلُ كَشَطَتٍ، تَزَيْغَتْ وَقَرَأَ

عَبْدُ اللَّهِ فَشَطَتَ ۶

۶۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَعْلَبِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَيْنَةَ - قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ عَنْ مَعْبُودِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بْنِ مَحْزَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَلِكَ الْعُودِ الْجَبْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَاءَ: يَسْتَعِطُّ بِهِ مِنَ الْعُدَّةِ وَكَدِّهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَ بِي لَحْدًا يَا مُحَمَّدُ كُلِّ الطَّعَامِ قَبَالَ عَلَيْكَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَدَسَّ عَلَيْهِ ۶

باب ۳۵ أَمَّا سَاعِدَةُ بْنُ كَيْسَمٍ، وَاخْتَجِمَ

۱۔ اس سے ہیں مراد حقیقی فاسات الجنب (نورس) نہیں۔ بلکہ سیہ میں غلیظہ اور فاسد یارح کے جمع ہوجانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ نقل استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے نیز یہ اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

ابُو مُوسَى لَيْسَ :

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِعٌ -

بابُ الْحَجَمِ فِي السَّعَةِ وَالْإِحْطَامِ قَالَهُ ابْنُ مَجِيَّةٍ :

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ عَنْ طَارِئِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُرٌّ -

بابُ الْحَجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ :

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَامِ فَقَالَ : اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَمِيَّةٍ : وَاعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوْلَاهُ فَنَحَفَفُوا عَنْهُ : قَالَ : إِنَّ أَثْمَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبُحْرِيُّ ، وَقَالَ : لَا تَحْذَرُوا صَبِيئًا مِنْكُمْ يَا لَعَنَ مِنْ الْعُنُوتِ : وَ عَلَيْكُمْ

بِالْقُسْطِ :

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمرُو بْنُ عُمَرَ : أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَنَّ عَصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَكَذَا الْمُقْتَمَ ثُمَّ قَالَ : لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ فِيهِ شِفَاءً :

بابُ الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ :

رات کے وقت پچھنا لگوا یا تھا :

۴۵۲۔ ہم سے ابو معر نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوبر نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرہ نے ابو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوا یا اور آپ روزہ سے تھے ۔

۴۰۷۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا ۔

۴۵۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے ان سے طارئ اور عطائے نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوا یا ۔

۴۰۸۔ بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا ۔

۴۵۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی ، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پچھنا لگوانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جاکر کسے یا نہیں ؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوا یا تھا ۔ آنحضرت کو ابو طیب نے پچھنا لگوا یا تھا ۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا ۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج حرقم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور درمیانی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حق اور ناک کے درمیان کا دروغالب) میں ورو کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو ، بلکہ کست سے علاج کرو ۔

۴۵۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی ۔ ان سے بکر نے حدیث بیان کی ان سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متعین کی عیادت کے لیے تشریف لائے ۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ، آنحضرت نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے ۔

۴۰۹۔ سر میں پچھنا لگوانا

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لمی جبل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوا یا، آنحضرتؐ اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا، یہ پچھنا آپ نے سر کے اردو کی وجہ سے لگوا یا تھا جو لمی جبل نامی پانی پر آب کو بڑا تھا۔ اور محمد بن سواد نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن بان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمھاری دو اٹیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مصلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں ایک ہڈی کے نیچے آگ جلا رہا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنَةِ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِلَحْيٍ جَمَلٍ مِنْ طَرَفَيْ مَكَّةَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ - وَكَانَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ -

بِأَنَّهُ الْحَجُّ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَ الْمَصْدَاجِ

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ حَزِيمٌ مِنْ وَجْهِ كَانَ يَمُوءُ يُقَالُ لَهُ لَحْيٌ جَمَلٌ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي رَأْسِهِ مِنَ الشَّقِيقَةِ كَأَنَّكَ يَهُ -

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ غَنِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ حَبِيٍّ شَرِبَتْهُ فَسَلِّ أَوْ شَرَطَتْهُ فَخُجِّمِ أَدْلَدَاةً مِنْ نَارٍ ذَمَّ أَحِبُّ أَنْ أَكْتُوبَ -

بِأَنَّ الْحَقَّ مِنَ الْأَدْوِيَّةِ

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هَوَّابٍ عَجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدُ يُبَيِّتُهُ وَإِنَّا أَوْفَدُ مَحْتَبِ بَرْمَةٍ

مٹا اور جوئی میرے سر سے گر رہی تھی (احرام باندھ رہے تھے) انھوں نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کپڑے تھیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور کفارہ کے طور پر (تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲ - جس نے داغ لگوایا یا دوسرے کو داغ لگایا۔

اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

وَالْعَمَلُ بَيْنَا ثُمَّ عَنِ رَأْسِي فَقَالَ: أَيُّوْذُكَ هُوَ أَمْكَ تَلْتُ نَعْمُ قَالَ فَاخْلُقْ وَصَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَذًا طَعِمَ سَيْفَةً أَوْ ائْتَمَّ سَيْفِيكَ. قَالَ أَيُّوْبُ لَأُؤَدِّيَ بِأَمْرِيهِ مَبْدَأًا ۖ

باب ۱۲ مَنِ اتَّوَلَّى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَ

فَضَلَ مِنْ لَحْمٍ سَكَنَ ۖ

۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَفَافُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْفَيْسَلِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِقَاقٌ دَفَعِي مَقْرُوطَةَ حُجَّيْمٍ أَوْ لَدَاغَةً بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا أُجِبْتُ أَنْ أَسْتَوِي ۖ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ قَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَكَ رَجِيَّةٌ إِلَيَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَّرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ فَجَعَلَ النَّبِيَّ وَالنَّبَاتَانَ تَيْدِي وَنَ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى دَفَعِي سَوَادَ عَظِيمٍ قُلْتُ مَا هَذَا؟ أَمِثِي هَذِهِ؟ قِيلَ هَذِهِ أَمْوَسِي وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرِي إِلَى أَلْفِ قَتْلٍ فَإِذَا سَوَادُ يَمْلِكُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرِي هَهُنَا هَهُنَا فِي آفَاتِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَكَ الْأُفُقَ قِيلَ هَذِهِ أُمْتُكَ وَ مَيْ خَلَّ الْحَبَّةَ مِنْ هَذَا وَ سَبَّحُونَ النَّبَا بَعِيدٍ حَبَابٌ ثُمَّ دَخَلَ لَحْمٌ مَبِينٌ لَهُمْ فَأَقَامَ الْقَوْمُ وَقَالُوا لَحْنُ السَّابِقِينَ أَمْثًا يَا لَلَّهِ وَانْتَبَهَا رَسُولُهُ فَذَنُّهُمْ أَوْ أَوْلَا ذُنَا النَّبِيِّ وَلَهُ دَاغِي الْإِسْلَامِ

۴۱۰ - ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن سلیمان بن غنیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھماری دو لوگوں میں مشتاق ہے تو کھپا لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو بھی پسند نہیں کیا۔

۴۱۱ - ہم سے عمران بن میسوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بداد زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کس چیز پر جھار پھونک صحیح نہیں حصین نے بیان کیا کہ ابھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور لعین نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا انھیں میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں، کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ان کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو ان کی پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق ہیں، میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام ان کی پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ (ایسے جرمی) داخل ہو گئے اور کچھ وصاحت نہیں فرمائی کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے، لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَاتَا وَلَبَدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هَذَا الَّذِينَ لَا يَسْتَوُونَ وَلَا يَتَّقُونَ وَلَا يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عَكَشَةُ بْنُ حُجْرٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ أَحَدٌ فَقَالَ: أَمِمْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عَكَشَةُ

۴۶۲: بن

باب الاثم والكحل من

الرممدين عن ام عطية

۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَهُ قُوَيْحَ تَرُدُّجُهَا فَاسْتَلْكَ عَلَيْهَا فَنَدَّ كُرْدُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا إِلَهُ الْكُهْلِ وَآلَتَهُ يُحَافُ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَعَنُ كَاتَمَتْ إِحْدَاهُ أَكُنْ تَمَكَّتْ مَبْتَلِيهَا فِي شَرِّ أَحَدٍ سَمِعَا أَوْ فِي أَحَدٍ سَمِعَا فِي شَرِّ مَبْتَلِيهَا فَبَاذَ امْرَأَتُهَا رَمَتْ بَعْدَهُ فَلَا أَرْبَعَةَ اسْتَهْبِ وَغَثَوَاهُ

۴۶۳: بن

باب الحبة الم - وقال عفان

حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَبِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دَاحِي وَلَا حَيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا مَغَمًّا وَلَا فَرًّا مِنَ الْمُجْدَدِمِ كَمَا تَغِيرُ مِنَ الْأَسَدِ

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اسی لیے ہم سب صحابہؓ اودہ لوگ میں یا ہمارے وہ اولاد میں جو اسام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہابی سب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپؐ ہمارے تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (باحتساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، نال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کو علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۱۳- آنکھ آنے پر اللہ درمہر کا استعمال، اس باب میں

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی کتب حدیث میں ہے۔

۶۶۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زنا عادت میں) ان عورت کی آنکھ دھکنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے سرمر کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرمر آنکھ میں دھکایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطو ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زنا و جاہلیت میں عادت گزارنے والی تم عورتوں کو لینے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ، اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پردہ میں گئی پھینک کر داتی تھی، پس چار بیٹے اس دن تک سرمر نہ لگاؤ۔

۴۱۴- حزام۔ اودھان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مبداء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اراض میں تعدیہ، بدفالی حمامہ اور صفر محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا، کوئی اسل نہیں ہے۔ (اور ان حضورؐ کا یہ بھی ارشاد یہ ہے کہ) حزام کی بیماری دالے سے اس طرح بھاگ جیسے شیر سے بھاگتے ہوئے

فَاتَتْهُ لَحْمٌ

بَشِيرٌ كَرِهٌ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ عَنْهُ مِنَ الْعَذْرَةِ فَقَالَ: عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَى وَكَفَى بِهَذَا الْعَبْدِ عَلَى كَيْفِكَ بِهَذَا الْعَوْدِ الْعِنْدِي فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْقُطُ مِنَ الْعَذْرَةِ وَكَيْفُكَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ۔ بَيْنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَهُ بَيْنَيْنِ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ بِسُفْيَانَ فَاتَتْ مَعَهُمْ أَيْقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ۔ قَالَ لَحْمٌ يُحْفَظُ أَعْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ۔ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْعِلْمَ هَرَجِيْبَكَ يَا لَاحُصْبِجٍ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِفْشَاءً يَعْزِي سَفَحَ حَنَكِهِ بِأَضْبَعَةٍ وَكَمْ يَقُولُ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ يُونُسَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا تَقَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْشَدَّ وَجْهَهُ اسْتَأْذَنَ أَمْرًا وَاحِدًا فِي أَنْ تَيْمُمَ فِي حَيْبِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ وَحْبَيْنِ لِحُطِّ رَجُلَةٍ فِي الْأَرْضِ مِنْ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَأَخْرَجَ أَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْأَخْرَجَ النَّبِيُّ لَحْمٌ تَسْتَمِعُ عَائِشَةُ: قُلْتُ لَا۔ قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دو اڑالی جلتے ماوروی دیکھتا رہا گا، اللہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔ ۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہیں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (دھتور) ہو گیا تھا۔ اور اس کی تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عذرہ سنہری (دست) ہے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات ادراس سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چھایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضرت نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ عمر "اعلقت علیہ" (علی کے صدمہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے صدمہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دبائے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقتوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (ممن المرت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھنا بھرنے اور آشور ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضرت نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزرنے کی اجازت اپنی دوسری اذواج سے مانگی جب اجازت ملی گئی تو آنحضرت دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک نے زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا، میں نے کہا کہ میں نہیں سزا یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرتؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے گزریں۔ شاید میں رگوں کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ مجھے آنحضرتؐ کو ہم نے ایک لگن میں بیٹھایا، حجر آنحضرتؐ کی زد پر مجھ پر دھندھو رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضرتؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالے گئے۔ آخر آپؐ نے یہاں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ حجر آنحضرتؐ صحابہؓ کے جمع میں گئے، انھیں مناز پر بٹھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸۔ عذرہ ۶

۶۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسدیری رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپؐ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپؐ نے اس لڑکے کو عذرہ (چھوڑ) کا علاج نالوہا کر کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو لوہا کر دیتیں پہنچتی ہو، انھیں چاہیے کہ ہر مرض میں عود سہندی کا استعمال کیا کر کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات العجب کی بیماری بھی ہے۔ (عود سہندی سے) آنحضرتؐ کی مراد کست تھی، یہی عود سہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علفت علیہ" دلی کے صلہ کے ساتھ)

۴۱۹۔ دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے البرسید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا پیدہ چھوٹا ہے یا شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی اس روایت کی متابعت نے شعبہ کے

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ يَتَوَضَّأُ وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعَهُ: هَبْنِي وَأَعْلَى مِنْ سَبْعٍ قَرِيبَ لَمْ تَحُلْ أَوْ لَيْتُمْ لَعَلِّي أَهْبَدُ إِلَى النَّاسِ. كَانَتْ فَاجْلِسْنَا فِي غَضَبٍ لِحَقِيقَةِ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضِبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرِيبِ حَتَّى جَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا، فَكَانَ دَخَرٌ إِلَى النَّاسِ فَضَلَّ لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ ۝

باب العُدَّة ۶

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْسَنِ بْنِ سَدْبَةَ - أَسَدُ حَزِيمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أَحْتَمُ عَكَاشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَدَّ عَرْنُ أُولَاهُ وَكَانَ يَهْدِي الْعِلَاقَ عَلَيْهِمْ جَهْدًا الْعُودَ الْهِنْدِيَّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْعِيَةٍ مِمَّا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَاسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عُلِفَتْ عَلَيْهِ ۝

باب دَوَاءِ الْمُسْطُونِ ۶

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْتَعِمْ عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِنْ سَقَيْتَهُ كَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

شُعْبَةُ ۶

واسطہ سے کی۔

۴۲۰۔ صفحہ کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۴۶۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبداللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارض میں تشدید، صفحہ اور حمار کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح و صاف اور چمکنے لگتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگ جاتا ہے، انھوں نے اس پر فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت ذہری نے ابوسلمہ اور سنن ابن ابی سنان کے واسطہ سے کی۔

۴۲۱۔ ذات الجنب۔

۴۷۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن ابی شیبہ نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے ذہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن، جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ ذہری کہہ رہا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تاؤدبا کر علاج کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا، اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تاؤدبا کر لو گیت پہنچا تی ہو۔ عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ عود ہندی سے کس تھی جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۴۷۱۔ ہم سے عازم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کراوب سنجینی کے سلسلے ابو قتادہ کی مکھی ہوئی حدیث پر بھی گئی، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوقحافہ کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنی گئی تھیں۔ ان مکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابو طلحہ

بَانِيَةُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتَا السُّلْطَانُ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً، فَقَالَ أَخْرَافِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّصْلِ كَأَهْمَاءِ الظُّبَا؟ فَيَا فِي التَّبَعِيرِ الْأَجْرِبِ كَيْدُ حُلٍ بَيْنَهُمَا فَيُجْرِمُهَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ: سَأَلَ وَالْزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَنَانِ ابْنِ أَبِي سَنَانٍ:

بَانِيَةُ ذَاتُ الْجَنْبِ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ مَعْشَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَالِغَيْنِ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحْتُ عَكَاشَةَ بْنِ مَحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَهْمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بَيْنَ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعَدْمَةِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ مِنْهُ وَالْعَدْلَ فِي عَنَانِكُمْ وَجَهْدَ الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سُبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ يَعْنِي الْقَسْطَ: قَالَ وَهِيَ لَعْنَةُ:

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَزَامُ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ ذُرِّي عَلَى أَتَوْبٍ مِنْ كُتَيْبٍ أَبِي مَلَكَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثْتُهُمْ وَمِنْهُ مَا ذُرِّي عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ زَيَاةً وَكَوَاكِبًا أَجُودَ طَلْحَةَ بَيْدًا: وَقَالَ مَالِكُ بْنُ مَسْرُورٍ عَنْ أَتَوْبٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَدْرَى رَسُولُ

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے نامہ سے دعا تھا۔ اور عباد بن مسعود نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے البوقلاہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان کی تکلیف میں جھاڑنے کی اجازت بخشی، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے دعا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابوطلحہ انس بن نضر اور زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دعا تھا۔

۴۶۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۴۶۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عمار بن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے البرحانم نے اور ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ (جنگ احد کے موقع پر) تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور طاہر رضی اللہ عنہ آپ کے چہرہ مبارک سے خون و صورتی تھیں پھر حبیب اللہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آراہے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رکا۔

۴۶۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۴۶۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے سجاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (کو جب بخار آتا تو) فرات سے کراے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ہشام نے ان سے طاہر بنت مندثر نے کہ اسما بنت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا عورت کے سایہ آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا مکتوب من الہاب ان مکتوب من الحمة والذن قال انس مکتوب من ذات الجنب و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی و شہدا فی ابوطحہ و انس بن النضر و زبیر بن ثابت و ابوطحہ کوا فی

باب ۲۲۲ حرق الخصر لیستہ اللہ

۴۶۲۔ حدثنی سعید بن عفیر عن یحییٰ بن قاری عن البرحانم عن سہل بن سعدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لما کسرت علی راسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیضة و اذی و جعہ و کسرت ربا عینہ و کان یحیی یختلف بالما فی الجنب و عادت فایمہ فغسل عن وجہہ اللہ فلما ات فایمہ علیہا السلام یزید علی الماء کثیرا عبد اللہ حمیر فاحرقہا و العتہ علی حمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

باب ۲۲۳ النسی من فیہ جعہ

۴۶۳۔ حدثنی یحییٰ بن سلیمان عن یحییٰ بن سعید عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: النسی من فیہ جعہ فاطفئوها بالنار و قال نافع و کان عبد اللہ یقول اکشف عنا الریحہ

۴۶۴۔ حدثنی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ہشام عن فایمہ بنت المنذر ان اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کانت اذا اتیت بالمزاة و حنت فاعوضها اخذت الماء فصببت بینما و بین جبینہا و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مہران تبرؤا بالما و ۴۶۵۔ حدثنی محمد بن مثنیٰ عن یحییٰ بن سعید

هَيْكَلٌ خَبِيرًا فِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَشَى مِنْ حَيْلِ جَهَنَّمَ
فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ

٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخُشْيُ مِنْ فِرِّ
جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا هَاطِلًا ۖ

بِأَعْيُنِنَا ۖ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَزْوَاجِهِ لَبِئْسَ مَا كَانُ يَفْعَلُ ۚ

٧٤٤- كَذَّبْنَا عَنْبِيَا كَاهِنًا عَلَىٰ بُنِ حَتَّادٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ رَجِيحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كَانَ أَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُمْ أَنَّ نَاسًا أَقْبَرُوا جَالِدَ قَيْسَ
عَمَلٍ وَعُرْيَتَهُ قَتَدَ مُوَأَمِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوا بِإِسْلَامِهِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ
اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَكُوجٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ وَ
اسْتَوْخَمُوا الْمَذْبُوحَةَ وَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي ذُرٍّ وَبِرَاجٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ
يَخْرُجُوا مِنْهُ فَمَشَرُوا مِنْ أَلْبَانِيَا وَأَبْوَاهِيَا
فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ فَكَفَرُوا
بِعَدَاةِ إِسْلَامٍ وَقَتَلُوا رَاجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَسَاقُوا الْوَالِدَ وَدَهَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ الطَّلَبَ فِي نَازِرِهِمْ وَأَمَرَهُمْ فَمَشَرُوا
أَعْيُنُهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَبَدَّلُوا فِي نَاحِيَةِ
الْحَرَّةِ حَتَّى سَأَلُوا عَلَى خَالِبِهِمْ ۝

باب ۲۲ مائیدہ کَر فی الطَّاعُون

٤٦٨- حَدَّثَنَا حَضْرَبْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاعِبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ
بْنَ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ سَرِيدٍ يُحَدِّثُ
سَعْدَ بْنَ السَّيِّدِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخاری جہنم کی صحابہ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۶۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحسن نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عمار بن رافع نے ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخیر جنم کی بھاپ میں سے ہے، ایسے سے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۲۲۴۔ جوالیسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۷۷۔ ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ریح نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی قبیۃ بکمل اور عرب کے کھڑوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے مقابلہ میں گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم وحشی و بے تربیت ہیں اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے، ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں دراصل مدینہ کی طرح (ہے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آتی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ دھو اور پیشاب پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے استداد اختیار کیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر بھاگ پڑے، جب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں لٹائی پھر دی گئی، ان کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے نہیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۴۲۵۔ طاعون سے متعلق روایتیں

۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو ایمن بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد و منیٰ اللہ عنہ کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

جنگ طاعون کی وبا، چھوٹ پڑی ہے تو دہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا چھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے لگومچی مت رحیب بن الی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابوسعید بن سعید سے کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ اے۔

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمد بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام مصر پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابو عبد اللہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں چھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا چھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیہ مذہ جماعت آپ کے ساتھ ہیں اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا بالانفا کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا، ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فوج مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلاؤ، میں انھیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ ابو عبد اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ مال، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی تقدیر کی طرف۔ کیا تمھارے پاس اور طریق

سَمِعَ بَارِزِينَ وَأَمْسَتْ بِمَا فَلَ
خَرَجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ
أَنْتَ سَمِعْتَهُ بِحَبَاتٍ
سَعْدًا وَلَا تَنْكَرُ
مَالِ نَعْمَةٍ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِمَصْرَ لَقِيَهِ أَصْرَاءُ الْأَخْزَاجِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحُبَرِاجِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ حَدَّثَ وَقَعُ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ إِذَا دَخَلْنَا الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَا هُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ حَدَّثَ وَقَعُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هَذَا خَرَجْتُ لِمَرَّةٍ وَلَا تَرَى أَنَّ تَرْجِعَ عَنْهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى أَنَّ نَقَبْتَ قَبْلَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا إِلَى الْأَنْصَارِ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ لِقَمًا مِنْ تَشْيِئَةِ قَوْمِي مِنْ قِبَلِ جَرَّةِ الْفَيْجِ فَدَعَوْهُمْ فَكَلَّمَهُمْ خِلَافَ مَا عَلَيْهِمْ رَجُلَانِ فَقَالُوا: تَرَى أَنَّ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا نَقَبْتَ قَبْلَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَتَذَى عُمَرُ فِي النَّاسِ لَقِيَ مُصَبِّحًا عَلَى ظَهْرٍ فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحُبَرِاجِ: أَفِيضُوا مِنِّي هَذَا يَا اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ تَوَعَّدُوا قَالُوا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ: نَعَمْ: نَقَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ

اور تم انھیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لگے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک ”علم“ ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (دوبار کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وہاں آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہوئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کثر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے حب مقام سرع میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم دوبار کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وہاں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ ابوہام نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمعی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

إِلَى قَدِيرِ اللَّهِ، أَسَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَّطَتْ وَأَوْبَالُهَا عَذُوًّا تَأْتِي أَحَدًا هُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى حَبْدٌ مَبَّةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَغَبْتَ الْخَفْبَةَ سَاعَيْتَهَا بَعْدَهَا اللَّهُ؟ قَالَ نَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي تَبَعٍ حَاجِبِهِ فَقَالَ: إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا أَعْلَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِرَ مَنٍ فَلَا تَقْتُلُوا مَوَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ مِنْ دَأْسَتُ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَا رَأْيَتُهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَمْرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْعَ تَلَعَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْتُلُوا مَوَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَا رَأْيَتُهُ ۝

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمَّرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ لَدَيْنِي النَّبِيُّ السَّيِّمُ وَلَا الطَّاعُونُ ۝

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَمَاءٍ؟ قُلْتُ مَنِ الطَّاعُونُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُوتُ تَهْبِئَةٌ وَالْمَطْعُونُ

شہید

باب ۲۲۶ اَجْرُ الصَّائِرِ فِي الطَّاعُونَ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي النُّفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَخْبَرَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ عَدُوًّا يَبْعُثُكَ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَيَجْعَلُكَ اللَّهُ رَحْمَةً لِمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَهْجُمُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَيْدٍ مَا يَدْرِي تَعْلَمُ أَنَّكَ لَنْ يَصِيبَكَ إِلَّا مَا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا عَمَلًا لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَّهِينَ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ

دَاوُدَ

باب ۲۲۷ اِذْقُ بِالْقُرْآنِ وَالْمَعْوِذَاتِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَامٌ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِرَاقَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمَعْوِذَاتِ فَلَمَّا قُتِلَ كُنْتُ أَفْنُثُ عَلَيْهِ يَهْنُ وَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسِهِ كَبْرُكَهَا، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يُنْفِثُ قَالَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى مِثْلِ جَوْشَمِ يَمْسُحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

باب ۲۲۸ اِذْقُ فِي بَيْتِ تَحِيَّةِ الْبَابِ وَبَيْنَ كُرْعَيْنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُثَوِّكِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذُوا عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

مرنے والا شہید ہے۔

باب ۲۲۶ طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی ان سے دَاوُد بن ابی النفرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بُریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا (مافان تو مول پر) بھیجتا پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہ جائے جہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسے شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت کرنے والوں کے واسطے سے کی۔

باب ۲۲۷ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفا میں اپنے اور معوذات سورہ الفلق، انسان اور سورہ اخلاص کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے آنحضرتؐ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ آنحضرتؐ کس طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو پھرے پر پھیرتے تھے۔

باب ۲۲۸ سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ

عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوشمرہ نے ان سے ابوالثعلبی نے، ان سے ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی کچھ درجہ اس قبیلہ

فَلَمْ يَغْنَرْهُمْ فَبَيْنَنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لَمِيعٌ
سَيِّدًا أُولَئِكَ فَقَالُوا هَذَا مِنْكُمْ مِنْ دَوَامٍ
أَوْ سَرِاقٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمْ تَقْتُلُوا هَذَا وَلَا تَقْتُلُوا
حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْدَةً فَجَعَلُوا لَهُ
قِطْعَةً مِنَ الشَّاةِ لِيَجْعَلَ يُغْنِرُ أَبَاهُ الْقَتْلَانِ
وَيُحْيِيَهُ بِزَادِهِ وَيَتَقَدَّ عُيْدًا وَمَا تَوَدَّ
يَا بَشَاءَ فَقَالُوا لَا تَأْخُذْهُ حَتَّى فَسَالَ
النَّيْمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ
فَضَحِكًا وَقَالَ ، وَمَا أَذْرَاكَ أَلْتَمَا
رُفْقِيهِ حَذُّوهُمَا وَاضْبُوهُمَا

إِلَى سَيِّدِهِ :

٥٤٥

باب ۴۲۹ الشَّرْطُ فِي مَرْقِيَةِ قِطْعَةِ الْقُرْآنِ

٤٨٤ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُشْرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ
مَدَوْنِيٌّ يَوْمُئِذٍ بَنِي يَزِيدٍ الْكِرَاءُ، قَالَ
حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي مَلِكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَصْرًا مِّنْ
أَهْلِ كِتَابٍ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا
بِمَاءٍ فِيهِ خَرْدَلٌ يَخُورُ، وَاسْتَلْبِثُوا فَعَرَفُوا
لَهُمْ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ
مِنْ سَائِيٍّ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِمَا تَحْتَ الْكِتَابِ عَلَى
سَائِيٍّ فَبَدَأَ نَجَاءً بِالشَّيْءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا
ذَلِكَ، وَقَالُوا اخْذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَقًّا فَعَمُوا

المدينة فقالوا يا رسول الله خذ فلي كتاب الله خذ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخونا اخذ فمعه اجرا

بِأَنفِكَ مِ قِبَةِ الْعَيْنِ :

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ

کے سردار کو بھڑکنے کاٹ لیا۔ اب قید والوں نے ان حضرات صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دروایا کوئی جھاڑنے والا ہے، صحابہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت مکہ میں جھاڑیں لگے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقرر کرو وچنانچہ ان لوگوں نے چند بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کاٹھوک بھی اس جگر پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر عقوق کے چھینے بھی پڑجاتے ہیں اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قید والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب ان حضور سے پوچھا تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے: ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔

۴۲۹۔ حصار نے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷۔ ہم سے سیدان بن معنارؓ ابوجہر باہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعشر یوسف بن یزید ابوالوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخیس ابواماک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن سلیم اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قبیۃ میں ایک بچہ کا کاٹا ہوا۔ (الدین یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا قبیۃ کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھڑپے والا ہے؟ قبیۃ میں ایک شخص کو بچہ نے کاٹ لیا ہے چنانچہ صحابہؓ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اٹھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰۔ نظر نگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے خر دی۔ کہا۔

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حکم دے کر نظر لگ جانے پر قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کر لی جائے۔

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن وحب بن علیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زریب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور قتل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیری کے واسطے سے کی۔

۶۸۳۱۔ منظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آل صفور نے گودنے سے منع فرمایا۔

۶۸۳۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱۔ ہم سے عروسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری سے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَانُ هُمَا الْعَيْنُ ۖ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا حَارِبَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: أَسْتَرْقُوا لَهَا مَا فِيهَا النَّفَرَةُ وَقَالَ عُقَيْلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ ۖ

بَابُ ۳۱ أَلْعَيْنُ حَقٌّ ۖ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ النُّشْمِ ۖ

بَابُ ۳۲ رُقِيَةُ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرُ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَةِ مِنَ الْحَمَةِ فَقَالَتْ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقِيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۖ

بَابُ ۳۳ بَابُ ۳۴

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴ چوبیسواں پارہ

یا ۴۳۳۔ رُقِیَّةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَاعِبٍ الْأَدِیْنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَازِمَةَ إِنْ شَتَّكَیْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أُرَاكَ بِرُقِیَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَلَّھُمَّ رَبِّ النَّاسِ مُذْهِبُ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِی لَدُنَّا فَايَا إِلَھِ أَنْتَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا ۝

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَبِیءٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سَفِیَانُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شَاعِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِیہِ بِمَنْحَرٍ یَبْدُو الْیَمْنِ وَیَقُولُ أَلَلَّھُمَّ رَبِّ النَّاسِ اذْهَبِ الْبَاسَ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِی لَدُنَّا شِفَاءُ إِلَھِ شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا۔ قَالَ سَفِیَانُ حَدَّثْتُہَا مِنْ مَقْصُورٍ حَدَّثَنِی عَنْ بُرَہِیْمٍ عَنْ مُسَرِّوْقٍ عَنْ عَاشِئَةَ خُزَیْمَةَ ۝

۴۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا: ابو حازمہ! میں نے یہ طبیعت غراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کبوں دم میں تم پر وہ دعاء کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے! تکلیف کو دور کرنے والے! شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، ترے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے حبشہ دیہاتوں پر تعویذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا واسنہا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے: اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے! تکلیف کو دور کرنے والے! شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے، حیرت انگیز شفاء کے سوا کوئی شفاء حقیقی نہیں، ایسی شفاء (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منقولہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۴۹۵۔ محمد بن احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نفی حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے یہ تکلیف کو دور کرے اسے لوگوں کے ہاتھ پر تیرے ہی ہاتھ میں تھا ہے نیز اسے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۴۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرلیض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اس کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تنھوک کے ساتھ ہمارے مرلیض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۴۹۷۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تنھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مرلیض کو شفا دے۔“

۴۹۸۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ صالح خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حکم برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و نا پسند ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر ہمارے سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔

۴۹۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویس نے حدیث بیان کی، ان سے

۴۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَا حَدَّثَنَا الْمُصَرِّعُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِي يَقُولُ أَمْسَحُ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِمِدْرَةِ الشَّعَاوِ لَدَا كَاشِفَ لَهُ إِلَهَ أَلْتِ ۖ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا بِرِيقَتِكَ: بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۴۹۷۔ حَدَّثَنِي مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ: تَرْجُو أَرْضِنَا: وَرِيقَتِكَ بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

بِاسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا: وَرِيقَتِكَ ۖ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا شَكَّ هَهُ فَلَْيَنْفِتْ حِينَ يَسْتَقِظُ مَلَأَتْ مَرَاتٍ وَتَتَعَوَّدُ مِنْ شَرِّهَا فَأَتَمَّادَتْهَا ۖ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتَ لَدَا الرَّؤْيَا أَثَقَلْتَ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتَ

هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا

بِاسْمِ اللَّهِ ۖ

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ

سلمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قیل حواضہ احد اور محوذین (قل العوذ رب الناس والخلق) سب پر کھردم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹے۔

۶۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شریحہ عن ابی المتوکل عن ابی سعید ان وھطاً بین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم انطلقوا فی سفرة سافرہ حتی نزلوا بخی من احیاء العرب فاستضافوہم فابوا ان یضیفوہم فلدغ سبب ذلک الحی فسعوا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فقال بعضهم لولا انیتہم ہولاء الشھط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یتکون عند بعضهم شیء فأتوہم فقالوا یا ایھا الشھط ان سیدنا لیدغم سعینا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فھل عند احد منکم شیء فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولکن واللہ لقد استغنفتنا کذ فکم تضيفونا فما انا براق تک حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوہم علی قیطیع من العنیم فانظن فجعل ینقبل ویقرأ الحمد بکرم رب العالمین حتی لکانما نشط من عقاب فانطلق ینشی ما بہ قلبہ قال ما وھوہم جعلہم الذی صالحوہم علیہ فقال بعضهم انیتہم فقال

۶۰۰۔ حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل حدیثنا ابو حواری عن ابی شریحہ عن ابی المتوکل عن ابی سعید ان وھطاً بین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم انطلقوا فی سفرة سافرہ حتی نزلوا بخی من احیاء العرب فاستضافوہم فابوا ان یضیفوہم فلدغ سبب ذلک الحی فسعوا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فقال بعضهم لولا انیتہم ہولاء الشھط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یتکون عند بعضهم شیء فأتوہم فقالوا یا ایھا الشھط ان سیدنا لیدغم سعینا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فھل عند احد منکم شیء فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولکن واللہ لقد استغنفتنا کذ فکم تضيفونا فما انا براق تک حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوہم علی قیطیع من العنیم فانظن فجعل ینقبل ویقرأ الحمد بکرم رب العالمین حتی لکانما نشط من عقاب فانطلق ینشی ما بہ قلبہ قال ما وھوہم جعلہم الذی صالحوہم علیہ فقال بعضهم انیتہم فقال

۶۰۰۔ حدیثنا موسیٰ بن اسماعیل حدیثنا ابو حواری عن ابی شریحہ عن ابی المتوکل عن ابی سعید ان وھطاً بین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم انطلقوا فی سفرة سافرہ حتی نزلوا بخی من احیاء العرب فاستضافوہم فابوا ان یضیفوہم فلدغ سبب ذلک الحی فسعوا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فقال بعضهم لولا انیتہم ہولاء الشھط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یتکون عند بعضهم شیء فأتوہم فقالوا یا ایھا الشھط ان سیدنا لیدغم سعینا لہ بکل شیء ولا ینفعہ شیء فھل عند احد منکم شیء فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولکن واللہ لقد استغنفتنا کذ فکم تضيفونا فما انا براق تک حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوہم علی قیطیع من العنیم فانظن فجعل ینقبل ویقرأ الحمد بکرم رب العالمین حتی لکانما نشط من عقاب فانطلق ینشی ما بہ قلبہ قال ما وھوہم جعلہم الذی صالحوہم علیہ فقال بعضهم انیتہم فقال

الْبَیِّنَاتِ لَا تَفْعَلُوا حَتَّىٰ تَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذْكُرْكُمْ الْبَیِّنَاتِ كَانَ فَنَنْظُرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدْ مَوَّاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذْكُرْكُمْ وَاللَّهُ ، فَقَالَ : وَمَا يَذْكُرُكُمْ أَفَظَرُّكُمْ ؟ أَصَبَّكُمْ وَهَمُّوا وَاصْبِرُوا إِلَىٰ مَعَكُمْ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۵ سَبْرُ الرَّاقِي الْأَوْجَعِ بَيِّنَاتِ الْمَمْنَى

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيَّابُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِمَسْحَةِ يَمِينِهِ أَوْ يَمِينِ النَّبِيِّ النَّاسِ وَاشْفَى أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا فَتَذْكُرْتُهُ لِمَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عِيَّابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۶ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الْبَیِّنَاتِ فَيُحْنُ فِيهِ بِالْمَعْوَذَةِ فَلَمَّا قَتَلَ كُنْتُ أَنَا نَفِثُ عَلَيْهِ بِهَيْبَةٍ فَأَمْسَمُ بِبَيِّنَاتِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شُبَّانٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

باب ۳۷ مَنْ لَسَّ بِرَقٍ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ مُسَدِّدٍ

کہ پھر معاذہ کے مطابق تنبیذ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، لیکن جنہوں نے جھارٹھا انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں اپنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں انہوں نے ہمیں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جاسکتا ہے تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۴۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے ان سے مسلم نے ان سے سُرُوق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرنے وقت واہنا ہاتھ پھرتے تھے، رادر دعا پڑھتے تھے (تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، اسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے) (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۴۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں الزہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہو گیا تو آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے انہوں نے کافہ آپ کے جسم پر پھرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ انہوں نے کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر انہوں کو چہرے پر پھرتے۔

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔

۴۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن مسدد نے حدیث

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
حُبَيْبٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْكُلُومُ، فَجَلَّ بَيِّنُ
النَّبِيِّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلَانِ
وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ
أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادَ الْعَبِيدِ اسْتَدَّ الْأُخْفَ
فَوَجَّهْتُ أَنْ تَكُونَ أُمِّي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى
وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ فَإِنَّ سَوَادًا
كَثِيرًا اسْتَدَّ الْأُخْفَ فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا
وَهَكَذَا فَإِنَّ سَوَادَ الْكَثِيرِ اسْتَدَّ الْأُخْفَ
فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ
أَلْفًا يَخْلُقُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ
النَّاسُ وَلَمْ يَبْقَ لَهُمْ، مَتْنٌ أَكْرَأُ أَصْحَابَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا
عَنْ قَوْلِهِ نَافِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا أُمَّتِيَا لِلَّهِ
وَمَسْئُولِي وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ يَوْمًا قِيلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ
لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرُ قَوْنٌ وَلَا يَكْتُمُونَ
وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ
مُحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ أَخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا؟
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ؟

باب الطَّيْرَةِ ۵

۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَنَّ
عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامٌ
عَدَاوِي وَلَا طَيْرَةٌ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے
پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی
گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف
ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری
جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی
جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ
یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت
ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس
نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں
نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری
امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں
حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے
گئے اور آنحضرتؐ نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپؐ میں اس
کے مستحق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری سپدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعض
سم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں بچا
مرا وہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے
جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھار چھوک کرتے اور نہ داغ لگاتے
بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل
کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض
کی میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے

۴۳۸- شگون۔

۶۰۴- مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمرؓ
ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں تقدیر کی کوئی
اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں
ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر نال ہے صحابہؓ نے عرض کی نال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے؛

۲۳۹۔ نال

۷۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر نال ہے۔ پوچھا کہ نال کیا ہے؟ یا رسول اللہؐ؛ فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے سلیمان ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کی کوئی اصل نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی نال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۲۴۰۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، انھیں اسراہیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے خبر دی، انھیں ابوسالم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، حامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۲۴۱۔ کہات

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ذہیل کی دو عورتوں کے بارے میں خبروں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر چھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ حاملہ دوسری فریق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَبِيعَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

باب الفال

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَبِيعَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عُدْوَى وَلَا طَبِيعَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ الصَّالِحَةُ الْحَسَنَةُ؛

باب لا حامه

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا اسْرَاهِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي سَالِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عُدْوَى وَلَا طَبِيعَةَ وَلَا حَامَةَ وَلَا صَفْرَ؛

باب الکھامۃ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ فِي إِمْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَلٍ اقْتَتَلَا فَوَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَفَتَكَتْ وَلَدًا هَالِكًا فِي بَطْنِهَا نَاخَتَهُمَا إِلَى الْإِثْمِ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ

أَنْ دُمِيَّةَ مَا بِي بَطْنَهَا عُرِّيَتْ عَيْنًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ
وَلِيَ الْمَرْأَةَ السَّيِّئَةَ عَرِمْتُ كَيْفَ أَغْرَمْتُ رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا
اسْتَمْعَلَ؟ فَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَرِهَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
رَمَتَا بَعْضُاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ حَبِيبَتُهَا
فَقَعَتْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ
أَوْ وَلِيدَةً - وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْحَبَشِينَ
يُقَاتِلُ فِي بَطْنِ أُمِّ بَعْرَةَ عَيْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
قَضَى عَلَيْهِ أَيْفَ أَغْرَمَ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَمْعَلَ؟ وَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ تَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
مَنْ الْكَلْبِ وَكَمَرِ النَّبِيِّ وَحَلَوَانِ الْكَاهِنِ ۝

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَخْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عُزْرَةَ بْنِ الرَّحْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ ۝ فَقَالُوا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْمَلُ حَيْثُ نُونًا أَوْ حَيَا نَاسِيًا فَيَكُونُ
حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْجَسْبِ
فَيَقْرَأُ فِي أَوَّلِ وَلَدِهِ فَيَخْطُفُونَ مَعَهَا بَائِتَ كَذِبَةٍ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّةً الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

نیٹ کے بچہ کا تاون ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاون واجب
ہوا تھا۔ اس کے دل نے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاون کیسے
دوں۔ جس نے دکھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز
ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاون نہیں ہر سکتا حضور اکرم
نے اس پر فرمایا، کری شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۰۔ یہ ہے تنبیہ حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ابن
شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابورہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں
تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر سے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا
جنین گر گیا۔ آنحضور نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاون میں بیٹے جانے
کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا، اس کے
تاون کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دینے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاون
دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاون آخر کیوں دوں جس نے دکھایا، نہ پیا، نہ بولا
اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاون نہیں ہر سکتا۔
آنحضور نے فرمایا کری شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۱۔ یہ ہے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے
اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت،
زنائی اجرت اور کاهن کے دکھات کی وجہ سے بیٹے والے اہل بیت سے منع فرمایا تھا۔

۱۲۔ یہ ہے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیری، انھیں زہری نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن
زبیر نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کچھ لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاهنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ
اس کی کوئی نیا دہنیدہ، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! لعین اوقات وہ ہمیں
ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر یہ صحیح
ہوتا ہے، اسے کاهن کسی جنت سے حاصل کرتا ہے، وہ جنت اپنے دست
کاهن کے کان میں ڈال جاتا ہے، دسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر اور پھر
یہ کاهن اس کے ساتھ سو بھڑٹا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان
سے عبد الرزاق نے مرسل بیان کیا۔ "کلمۃ من الحق" پھر مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور نے

ثُمَّ بَلَغْنِي أَنَّهُ اسْتَدَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

بِالْبَحْرِ السَّحَرِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَ
لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ
السَّحَرَ كَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَذُو
وَمَا سَأَوْتُمْ وَمَا يَعْلَمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا
إِنَّمَا عَنُ مِثْقَةٍ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ
مِنْهُمَا مَا يَفْعَلُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ
مَرْءِهِمْ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ
أَحَدٍ إِلَّا يَأْذُنُ اللَّهُ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ
عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ
فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - وَقَوْلُهُ
تَعَالَى: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ
آفَى - وَقَوْلِهِ: أَفَنَّا نَكُونُ السَّحَرِ
وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - وَقَوْلُهُ يُخَيِّلُ
الْبَصِيرَ مِنْ سِحْرِهِمْ إِنَّمَا سَعَى - وَ
قَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ -
وَالنَّفَّاثَاتِ: السَّوَا حَبِرَ تَسْحَرُونَ
تَعَلَّمُونَ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي رُسَيْنٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسَرُ
بْنُ الْأَعْمَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ
وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ
لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لِكُنْهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ
يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنَّ اللَّهَ أَفْأَنِي نِيْمًا اسْتَعِينَهُ
فِيهِ؟ تَأَنَّى رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَ

۲۲۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ شیطان ہی کفر
کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتا اور اس علم کی بھی جو بائبل
میں دو فرشتوں حاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ
دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بناتے تھے جب تک یہ
ذکرہ دیتے کہ تم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ
اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے
جس سے وہ بدلتی ڈالتے، مراد اس کی پیروی کے درسیان،
حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ پہنچا سکتے
مگر ال ارادہ الہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں
نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ
خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت
میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جادوگر کہیں
جائے کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا جان لو جو
کہ تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان کی
رسیاں اور لاشیں اموسٰی کے خیال میں ان کے جادو کے زور
سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دور پھر رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد: اور اگر تم پر پڑھ پڑھ کر بھوکے والیوں سے
النفاثات یعنی جادوگر نیاں۔ تسحرودن، ای نعمون۔

۱۳۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے
خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ بنی رزین کے ایک شخص لیسر بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضرتؐ کسی چیز کے متعلق خیال
کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام دیکھا ہوتا۔ ایک
دن باراد نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرتؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے
اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے
جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا، میرے پاس دو
شخص فرشتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے، ایک میرے سر کی طرف
کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْآخِرُ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُهُمَا
رَجُلٌ السَّحَابُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّعَهُ؟
قَالَ، لِيَبِيدُ بَنُ الدُّعُومِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ وَجُفْتُ طَلْعَ غُفْلَةٍ ذَكَرَ
قَالَ وَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ فِي بَيْتِهِ دُرْدَانٌ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِهِمْ فَخَبَّرَهُ
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَا هَا نَقَاعَةُ الْحَيَاءِ أَوْ كَأَنَّ
مُكُوفٌ وَسُخْرِيَّاتُ رُؤُوسِ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَلَا أَسْخَرُ جَبْدَهُ قَالَ قَدْ عَافَا فِي اللَّهِ فَكَيْفَ
أَنْ أَسْخَرُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُ شَرًّا فَأَمَرَهُمَا حَتَّى فَنَتْ
تَابِعَهُ أَجْبَاسًا مَسَّةً وَأَبُو حَنْمَةَ وَأَبْنُ أَبِي
السَّرَّادِ عَنْ هِشَامٍ - وَقَالَ اللَّيْثُ وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ هِشَامٍ فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ - يُقَالُ الْمَشَاطَةُ
مَا يُخْرِجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مِشَطَ، وَالْمَشَاقَةُ مِنَ
مَشَاقَةِ الْكَلْبِ؟

باب ۳۳ الشُّرُكِ وَالسِّحْرِ مِنَ الْمُؤَيَّقَاتِ

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّقَاتِ الشُّرُكِ وَالسِّحْرَ

باب ۳۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ - وَقَالَ

قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ
طَبٌّ أَوْ يُؤَمِّلُ عَنْ امْرَأَةٍ أَفِيحِلَّ عَنْهُ أَوْ
يُنْشَرُ قَالَ لَا يَأْسُ بِهِ إِلَّا بِمَصْلَحَةٍ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ وَلَهُ مِثْلُهُ
عَنْهُ

۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عُمَيْرَةَ يَقُولُ أَوَّلَ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلِ عُرْدَةَ عَنْ عُرْدَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

پوچھا ان صاحب راخفروہ کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر
جاد و ہراس ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لعین بن
اعمر نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ کے بال میں جوڑ کھجور
کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب
دیا کہ درد ان کے کنوئیں میں۔ پھر اخفروہ اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ
تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی لیا
(سرخ) تھا جیسے مہندی کا پتھر ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے
سر اور پر کا حصہ شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول
اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ اخفروہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے
پس برائی کو ڈالوں۔ پھر اخفروہ نے اس کے مشق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا
گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ، ابو عمرو اور ابن ابی الزناد نے مشام کے
واسطے سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا۔ فی
مشط و مشاقہ۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں
اور المشاقہ۔ مشاقہ امکان سے مشتق ہے۔

۴۴۳ - شرک اور جادو تباہ کرنے والی چیزیں ہیں۔

۱۴۴ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الغیث اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کرنے والی
چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

۴۴۳ کیا جادو کو نکال جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا

کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس
کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باز نہ دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے
ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ
کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا
ہے وہ ممنوع نہیں۔

۱۴۵ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے
سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان
کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث اہل عروہ نے عروہ کے واسطے سے بیان کی، اس

لیے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنے اپنے اذواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے انہیں ہرگز نہ بھینچا تھا۔ میں نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا اثر ہو۔ اچھنخور نے کہا کہ میں نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس دھڑشتے اُسے ایک کمرے کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرے میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (اچھنخور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ بسید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زید کی ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ در کھجور کے خوشے میں جو دروان کے کونٹوں کے اندر رکھے ہوئے تھے کچے تھے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اس کونٹوں پر تشریف لائے اور جادو انڈر سے نکالا۔ اچھنخور نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطا نوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کونٹوں میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

۳۳۵- حبادو

۱۶- مریم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ان سے ابراہام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرًا حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ قَالِ سَفِيَانٌ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ خَدَّاهُ فَنَا فِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَاخِي وَجَلَدَنِي فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ السَّائِسِيُّ عِنْدَ رَأْسِي بَلَا خَيْرَ مَا بَالَ الرَّجُلُ قَالِ مَطْبُوبٌ قَالِ وَمَنْ طَبَّهُ قَالِ لَبِيدُ بْنُ أَعْقَمٍ رَحِلُ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ رُبُّهُ خَلِيفٌ يَهُودِيٌّ كَانَ مَنَاقِبًا قَالِ وَفِينَا؟ قَالِ فِي مَشْطٍ وَمَشَاقِبَةٍ قَالِ وَآيِن؟ قَالِ فِي جُفٍّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ رَعُوفَةَ فِي بَيْتٍ ذُرَّاءُ قَالَتْ فَأَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبُرْدَةُ الَّتِي أُرْسِلَتْهَا وَكَانَ مَا هَذَا نَقَاعَةُ الْخِيَارِ وَكَانَ تَخْلَعُهَا رَأْسِي الشَّيْطَانِ قَالِ مَا سَتُخْرِجُ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَتَلَوَّنِي فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَآكَرُكَ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا

پارہ ۲۳ السحر

۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرًا حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱- اسی معنوں کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شرب ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ محبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو باز نہ آتا، استعمال کرتے ہیں، اچھنخور پر بھی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی تصحیح سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَتْهُ لِيَحْيَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ
يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ
وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللَّهُ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ
أَشْعَرْتُ يَا عَاشِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ آمَنَ فِي
فِي مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ أَيْمَنِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي
ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا بِصَاحِبِهِ مَا رَجَعَ الرَّجُلُ
قَالَ مُطْبُوبٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَّه؟ قَالَ لَيْسَ
بُنُ الْإِصْصِيمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَّاقٍ، قَالَ
فِي مَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفٍّ طَلْعَةٍ
ذِكْرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي مِثْرٍ ذِي
أَسْرٍ وَأَنْ، قَالَ خَذْ هَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَنَا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبُشَيْرِ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَحُلُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَاشِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ مَاءَهَا تَقَامَةُ الْحَيَاةِ
وَلَكَ أَنْ تَحُلُّهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَا خَرَجَتْ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَى اللَّهُ وَ
شَفَى فِي دَخَشِيَّتِ أَنْ تُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِثْرَهُ
شَرًّا وَآمَرِيهَا قَدْ فَنَتْ؟

باب ۴۴ من البیان بسحر

۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ وَدَّعَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْتَرِيقِ فَنَظَبَا
فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنْ
تَجَعَلَ الْبَيَانُ لَسِحْرًا

باب ۴۵ من البیان بسحر

۴۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ مَرْقَانٌ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنه عن بيان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ
تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کرچکے ہیں، حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی
ایک دن آنحضرت میرے بیان تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے
تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ! ہمیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی
تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات
ہے، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و
میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور
دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان
صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔
پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لعین بن اعصم یہودی نے
پوچھا، کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ اور بال میں جو زکھور کے خوشے میں
رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے
کنوٹ میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوٹ پر
تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ
دائیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان تشریف لائے اور فرمایا لا واللہ! اس
کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت
شیاطین کے سرور جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے
کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی
اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کبیں اس کی دیر سے لوگ کسی برائی
میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۲۶- بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۴۱۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں زید بن اسلم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد
مدینہ منورہ کی مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی
تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں
بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "مَنْ
تَجَعَلَ الْبَيَانُ لَسِحْرًا" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۲۷- عجمہ (مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۴۱۸- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ حیدرہ عجمہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک ذہر اور حادہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ ”سات کھجوریں“۔

۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے ذہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ حادہ۔

۲۲۸۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابویسر نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعویذ، صغیر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ہوتا ہے، لیکن ایک عارض زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی عارض لگا دیتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے عارض لگائی تھی؟ اور ابویسر سے روایت ہے، انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں دے جائے۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی سے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تعویذ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابویسر بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَعَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَ قَالَ عَلَيْهِ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ

۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْطَبَعَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

باب ۲۲۸ لَا هَامَةَ

۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَغَفَى وَلَا هَامَةَ ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي التَّرْمِلِ كَأَنَّهَا الرِّطْبَاءُ فَيَمْلَأُ بِطَمَهِمَا الْبَعِيرُ الْأَجْرُبُ فَيَجُوجُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْ أَعْدَى الْأَدَلَّ دَعْنِ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَدُّهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُؤْمِرٌ عَلَى مُصَبِّحٍ وَ أَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْأَدَلِّ قُلْنَا لَكُمُ خُبْرَاتٌ أَنَّهُ كَمَا عَدْوَى فَزَطْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ، فَنَسِيَ حَدِيثًا عَنِّي

اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر نا افسانی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (یعنی جو صحیح)

باب ۲۱۹ لا عَدْوٰی

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ ابْنِ شَيْبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُذْرَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طَبِیْرَةَ إِنَّمَا الشُّوْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالنَّارِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰی. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْمِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِیْبِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّانُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰی، فَقَامَ أَغْرَابِيُّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الْبِئْسَالِ أَمْثَالِ الطَّبَاخِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْجَرَبُ فَتَجَرَّبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَنْ أَغْدَايَ الرَّوْلِ؟

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طَبِیْرَةَ وَيُعْجِبُ مَا نَقَلَ قَاتِلُزَادَمَا النَّعْلُ قَالَ كَلِمَةً طَبِیْبَةً

باب ۲۲۰ مَا يُدْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

۶۲۴۔ امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) سوخت تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۶۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ اندر رست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے، اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو بیت میں بہن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خادش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خادش ہو جاتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خادش لگائی تھی؟

۶۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے اور شگون نہیں ہے۔ ابجہ قال مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، قال کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۶۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر میں نہ جانے کتنے احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کی انھوں

دقیقہ صفر ۳۱۳ء دو ایک ایک معنائیں بیان کرتی ہیں اور ان میں تضاد کا کوئی سوال نہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ان مسامحات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو دم پڑتا ہے اسی سے بچنے کے لیے حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ دم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اداام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَبِمَا سَمُّوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا بِمِثْلِكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْجُوكُمْ قَالُوا أَبُو نَافِلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُكُمْ بَلْ أَبْجُوكُمْ فَلَنْتُمْ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَيَرْمُتُ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أُمِّيْنَا، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا بَسِيرًا ثُمَّ تَخْلَفُونَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْشَوْا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلَفُكُمْ فِيهَا أَحَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمَّ فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا لَسْتَ تَرَاهُ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَرَيْتُكَ :

باب شُؤْبِ السِّمِّ وَاللَّذَائِمِ وَ

بِمَا يُجَابُ مِنْهُ :

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب خیر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری درمیں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضرتؐ اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو جتنا چاہو سب آنحضرتؐ کے پاس جمع کئے گئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اسے ابوالقاسم بھرا آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمہارا حجاج کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا حجاج تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اسے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پوچھ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے حجاج کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پوچھ لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ دائرہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے ہوں گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۶۲۵۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے

خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۶۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

بیان کیا کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سپاڑے اپنے آپ کو لڑا خود کشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہری لڑا خود کشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے کوسے کے کسی ہتھیار سے خود کشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشر ابوہریرہ نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجرہ کھجوریں کھالے اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

۶۵۲۔ گدھی کا دودھ

۶۲۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابودریس خولانی نے اور ان سے ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شاہ نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابودریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے منو کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے تپے (انگل بیروغیر میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؛ ابودریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البزہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت سے معلوم نہیں ہے۔ البزہ درندوں کے تپے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابودریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

ذَكَوَانٌ مُّجَدِّثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّيِّمِيِّ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مِثْرَ دُمَيٍّ فِيهِ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَمَلَّ نَفْسَهُ بِجَدِيدٍ فَإِذَا خَلَدَ فِيهِ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ بِجَدِيدٍ يَمُوتُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَلْدُ أَفِيهَا أَبَدًا ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ عَجْرَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرَةٌ

بِالْبَابِ الثَّانِي

۶۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشِيعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دُمَيٍّ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ ابْنُ زُهَيْرٍ: ذَلِكَ أَسْمَعُهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَرَأَيْتُ اللَّيْثَ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَرَأَيْتُهُ هَلْ تَمَوَّضًا أَوْ تَشْرِبَ الْبَابِ الْأَثْنِ أَوْ مَرَاةَ السَّبْعِ، أَوْ أَجْوَالَ الْأَيْلِ، قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْلَامِيُّونَ يَمُوتًا أَوْ ذَنْبًا فَلَا يَمُوتُونَ بِذَلِكَ بَأْسَهُ مَا مَا الْبَابِ الْأَثْنِ فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْزَدَ لَا نَهَى، وَآمَّا مَرَاةَ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشِيعِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ دُمَيٍّ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ ۝

باب ۲۵۳ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْلُومٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا جَنَاحَهُ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس

باب ۲۵۴ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خَيْلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسْ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خَيْلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَرَبِيعُ بْنُ أَسْلَمٍ يَخْبَرُونَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خَيْلَةً :

باب ۲۵۵ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خَيْلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خَيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَذَوُّرَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسْتَرَجَعِي يَسْتَرِجَعِي إِلَّا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی ربیع کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لباس

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے ؟ (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور پہنو اور صدقہ کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے ۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں (جو چاہو پہنو ، بھر لیکو وچھڑیں زہول ، فضول خرچی اور تکبر) ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (قیامت کے دن) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی موانع البیِّنات جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور توحید	ڈاکٹر سید سعید عثمانی
قرآن نامہ از ترجمین و تفسیر	ڈاکٹر مفتی انیس قادی
نظائر القرآن	مولانا عبدالرشید عثمانی
قاموس القرآن	ڈاکٹر قرین العتایدی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب الرحمن
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر بیہدائم	۳ جلد
جامع ترمذی	۱۰ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۱۰ جلد
سنن نسائی	۱۰ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۱۰ جلد ۱۰ حصے
مشکوٰۃ شریف مترجم عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۱۰ جلد
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح	۱۰ جلد
مناہج برقی بیہدائم مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب	۱۰ جلد
تقریر بخاری شریف	۴ حصے کامل
تحریر بخاری شریف	۱۰ جلد
تفہیم السنن	۱۰ جلد
شرح البیہق فی تفسیر القرآن	۱۰ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں